جنات اور جادو
کے سربستہ راز

جنات اور جادو
کے سربستہ راز

جنات اور جادو
کے سربستہ راز
روحانی وظائف کے ذریعے اپنا علاج خود کیجیے

روحانی وظائف کے ذریعے اپنا علاج خود کیجئے
پانچواں ایڈیشن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عمیر صدیقی

معروف روحانی معالجین

استاد بشیر احمد، مولانا عزیز الرحمن یزدانی، صوفی عبدالحمید اور صوفی کشور رحمان

کے مجربات پر مشتمل

جنات اور جادو کے سربستہ راز

اور ان کے اثرات بد سے بچاؤ کے روحانی وظائف

تحقیق و تصنیف:

عبداللہ طارق ڈار

جنات اور جادو کے سربستہ راز

اور ان کے اثراتِ بد سے بچاؤ کے روحانی وظائف

تحقیق و تصنیف

عبداللہ طارق ڈار

ادارہ عمر پبلی کیشنز

نام کتاب : جنات اور جادو کے سربستہ راز

تحقیق و تصنیف : عبداللہ طارق ڈار

ناشر : ملک عباس اکبر اعوان

منتظم ادارہ عمر پبلی کیشنز منصورہ ملتان روڈ لاہور

فون: 042-5435667

مطبع : میٹرو پرنٹرز لاہور

طبع اول : 2001ء

طبع دوم : 2002ء

طبع سوم تا چہارم : 2003ء

طبع پنجم : جولائی 2004ء

طبع ششم : جنوری 2005ء
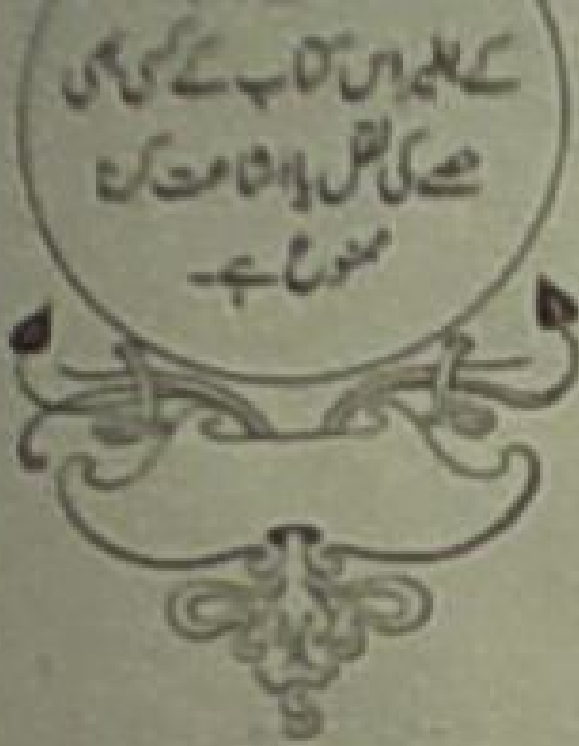
طبع ہفتم

طبع دوم : 2002ء

طبع سوم، چہارم : 2003ء

طبع پنجم : جولائی 2004ء

طبع ششم : جنوری 2005ء

طبع ہفتم : مارچ 2006ء

طبع ہشتم : مارچ 2008ء

قیمت : -/200 روپے

ادارہ معارف اسلامی منصورہ ملتان روڈ لاہور 042-5432419

دی بک ڈسٹری بیوٹرز کراچی فون: 021-2787137

اسلامی کتاب گھر خیابان سرسید راولپنڈی فون: 051-4830451

اولڈ بک کارنر بیرن پلازہ کمرشل مارکیٹ راولپنڈی

ملک اولڈ بک کمیٹی چوک راولپنڈی

انتساب

اخلاص کی دولت سے مالا مال

جناب بلال قمر بھٹ

کے نام

جو دلوں کو مسخر کرنے کا فن جانتے ہیں

مولانا عزیز الرحمان یزدانی

صوفی کشور رحمان

عرض ناشر

محترم قارئین!! ایک طویل عرصے کی محنت، خوبصورت کتاب کی شکل میں آپ کے سامنے ہے۔ جس سلسلے کا آغاز "خواتین میگزین" اور بعد ازاں "روزنامہ انصاف لاہور" اور روزنامہ اوصاف اسلام آباد میں اس عزم کے ساتھ کیا گیا تھا کہ لوگوں کو نام نہاد پیروں اور جعلی عاملوں سے نجات دلائی جائے اور ان تک قرآن و حدیث سے ماخوذ اذکار پہنچا دیے جائیں تاکہ کوئی بھی فرد بالخصوص خواتین گھر بیٹھے خود معلوم کر کے اپنے روحانی مسئلے کا علاج کر سکیں۔ یہ پیشکش خصوصاً خواتین کے لیے ایک نادر تحفہ سے کم نہیں ہے کیونکہ طبقہ نسواں نسبتاً جلد وہم کا شکار ہو جاتا ہے۔ ان پڑھ خواتین ہی نہیں بلکہ بعض اوقات تعلیم یافتہ خواتین بھی توہم پرستی کا شکار دکھائی دیتی ہیں۔ اور یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ نام نہاد پیروں اور جعلی عاملوں کا شکار بھی یہی طبقہ زیادہ تر ہوتا ہے۔ ایسے بہت سے واقعات منظر عام پر آ چکے ہیں کہ بعض اوقات ان خواتین کی دولت ہی نہیں گئی، بلکہ عزت بھی سلامت نہیں رہتی۔

یہ واضح رہنا چاہیے کہ تمام عامل جعلی نہیں ہوتے لیکن نیک عامل حضرات کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ بانی "خواتین میگزین" مولانا رضاء اللہ ذوقی بھی بہت بڑے عالم اور عامل تھے۔ ان سے ہزاروں افراد نے فیض اٹھایا ہے۔ ان کے وظائف اور عمل قرآن و حدیث سے اخذ کردہ تھے۔ [illegible] کے سید سعید احمد شاہ کا معاملہ بھی یہی تھا۔ امیر جمعیت اہل حدیث ضلع گوجرانوالہ مولانا عزیز الرحمان یزدانی اور ان کا پورا خاندان علماء اور عاملوں کا خاندان ہے۔ وہ قرآن و حدیث سے ماخوذ وظائف کے ذریعے لوگوں کا علاج کرتے ہیں۔

یہ کتاب انشاءاللہ شکوک و شبہات اور توہم پرستی کے زہر کا تریاق ثابت ہوگی۔ کوشش کی گئی ہے کہ اس کتاب میں تمام اہم روحانی مسائل کا حل پیش کر دیا جائے۔

توہم پرستی، جعلی عاملوں اور نام نہاد پیروں کے خلاف جہاد کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ یہ کتاب ہر گھر کی ذاتی لائبریری کا حصہ بن جائے۔ اس کام کو انشاءاللہ ہم ہر صورت میں انجام دیں گے۔

عباس اختر اعوان

پیش لفظ

میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھ ناتواں کو ہمت اور استقامت عطا کی۔ جس کی بدولت
آج یہ کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب میں سورۃ جن کے باکمال عامل صوفی عبدالحمید اور
ماہر روحانی عملیات مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی اور پراسرار علوم کے سابق ماہر استاد بشیر احمد اور ایک ناکام
عامل صوفی کشور رحمان نے اپنے سابقہ تجربات کی روشنی میں ان نام نہاد عاملوں کے چہروں سے نقاب
اتارنے کی کامیاب کوشش کی ہے، جو سادہ لوح اور پریشان حال لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے
ہیں اور انہیں گمراہ کن اور شرکیہ وظائف کے ذریعے شیطان سے مدد طلب کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔
"جنات اور جادو کے سربستہ راز" جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب میں موجود انٹرویوز پراسرار
علوم کے ان سربستہ رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں جن تک عام آدمی کی رسائی ممکن نہیں تھی۔

اس کتاب کی اشاعت سے جہاں اور بہت سے لوگ استفادہ کریں گے، وہاں ایسے افراد کو بھی اپنی
[illegible] ناکام خواہشات کی تکمیل کے لیے جنات کو تسخیر

"جنات اور جادو کے سربستہ راز" جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کتاب میں موجود انفرادی پہلو اسرار علوم کے ان سربستہ رازوں سے پردہ اٹھاتے ہیں جن تک عام آدمی کی رسائی ممکن نہیں تھی۔

اس کتاب کی اشاعت سے جہاں اور بہت سے لوگ استفادہ کریں گے، وہاں ایسے افراد کو بھی اپنی اصلاح کا موقع ملے گا جو راتوں رات امیر بننے یا اپنی بے لگام خواہشات کی تکمیل کے لیے جنات کو تسخیر کرنے کے شوق میں مبتلا ہیں۔ اس قسم کے شائقین کو بعد میں کن اذیت ناک مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اس کی تمام تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔

اس کتاب کی تکمیل میں محترم عباس اختر اعوان صاحب کی ذاتی دلچسپی اور توجہ نے قدم قدم پر میرا حوصلہ بڑھایا۔ جبکہ میرے بزرگ شیخ غلام حسین صاحب نے بخوشی اس کتاب کی پروف ریڈنگ کی ذمہ داری قبول کر کے میری مشکلات کو کم کر دیا۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری لغزشوں سے درگزر فرما کر ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور میری اس کاوش کو قبول فرما کر میرے لیے اس کتاب کو صدقہ جاریہ بنا دے۔ آمین

عبیداللہ طارق ڈار

جذبات کا اظہار شاید میرے دل کے بوجھ کو کچھ کم کر دے۔ سو پہلے میں شکریہ ادا کروں گا جس کی بنا پہ

عزیز دوست عمران مبارک اور نواز جٹ مرحوم کا کہ جن کی رفاقت نے مجھے صحافت کے شعبے میں قدم

جمانے کا حوصلہ عطا کیا۔ عابد نواز (فوٹو جرنلسٹ، ڈیلی ٹائمز لاہور) کا کہ ہر مرتبہ احسان کر کے بھول جا

ہے، میرے ہمدم دیرینہ قیصر حیات چوہدری کا کہ جس نے مجھے انسانوں کی غلطیوں سے درگزر کرنے

سبق سکھایا، خدمات دین کے جذبے سے سرشار حافظ امجد فاروق کا کہ جو بھی ان سے ملتا ہے انہی

ہو کے رہ جاتا ہے، رنگا رنگ طبیعت کے مالک شاعر و آرٹسٹ سلیم وکی کا جو بہت سی خداداد صلاحیتوں

مالک اور ایک ذات میں کئی وجود رکھتا ہے۔

عادل عظیم چوہدری کا جو نرمی کا جواب نرمی اور سختی کا جواب بھی نرمی سے دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ دو

ضمیر پرویز اقبال چوہان جو دشمنوں کو معاف کرنے میں بہت وسیع القلب واقع ہوئے ہیں۔ مجسمہ شرا

میاں وقاص نظام ایڈووکیٹ جنہوں نے منافقت کرنا سیکھا ہی نہیں، یاروں کے یار محمد وسیم حج جو تعلقات

رکھ رکھاؤ کے قائل نہیں، پروفیسر حافظ محمد احسان حسن کے قیمتی مشوروں سے بھی مستفید ہوتے ہیں۔ ارشد

دیر کا کہ جن کا میرے دل میں انتہائی احترام ہے اور انسانیت کا درد رکھنے والے معروف شاعر ہمدم ازنیر کا۔

میں بہت خوش نصیب ہوں جو مجھے ایسے دوستوں کا ساتھ نصیب ہوا۔ میں دل کی گہرائیوں سے صحافتی حلقوں میں احترام کے بلند منصب پر فائز میرے یہ محسن جنہوں نے میری خامیوں کے باوجود اپنی محبتوں، چاہتوں اور نوازشوں سے مجھے زندگی بسر کرنے کا ڈھنگ سکھا دیا۔

قرض تو ایک قرض ہے جسے خود ہی ادا کرنا پڑتا ہے۔ مجھ پر بھی کچھ قرض ہے جو میں ادا کرنا چاہتا ہوں اور وہ قرض میرے ان محسنوں کا ہے جنہوں نے صحافت کے شعبہ میں قدم قدم پر میری رہنمائی کی۔ صحافت ایک ایسا شعبہ ہے جس میں بے لوث رہنمائی اور تعاون کرنے والے مخلص افراد کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ صحافت کی اس پر خار وادی میں طویل عرصہ گزارنے کے دوران مجھے بہت سے عظیم صحافیوں کی رفاقت میں کام کرنے کا موقع ملا اور میں نے ان سے بہت کچھ سیکھا۔ میری خواہش تھی کہ اگر کبھی موقع ملا تو ان ہستیوں کا ذکر ضرور کروں گا جن کی رفاقت، صحافت کے میدان میں میرے لیے سنگ میل ثابت ہوئی۔ اب قرض ادا کرنے کا یہ موقع اس کتاب کی بدولت مجھے میسر آ گیا۔

مجھے صحافت کے شعبہ سے وابستہ ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ روزنامہ "جرأت" کے ایڈیٹر محترم عرفان اطہر صاحب کے سائے میں کام کرنے کا موقع ملا۔ ان کے حسن اخلاق نے مجھے بہت متاثر کیا اور اس کے بعد محترم عباس اختر اعوان صاحب کی رفاقت میں کام کرنے کا موقع ملا۔ انہوں نے

ایڈیٹر محترم عرفان اطہر صاحب کے ساتھ کام کرنے کا

متاثر کیا اور اس کے بعد محترم عباس اختر اعوان صاحب کی رفاقت میں کام کرنے کا موقع ملا

جس انداز سے میری حوصلہ افزائی اور رہنمائی کی اس نے مجھے شعبہ صحافت کے ساتھ مخلص

دیا۔ انہوں نے میرے ساتھ جو تعاون کیا، میں اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔

اس کے علاوہ سابق ڈپٹی ایڈیٹر روزنامہ ''انصاف'' لاہور محترم محمد عثمان صاحب جو ان دنوں

''جیو ٹی وی'' میں فرائض سرانجام دے رہے ہیں، انہوں نے تصنیف وتالیف کے لیے میری

رہنمائی کی۔ ان کے خلوص ومحبت سے مجھے آگے بڑھنے کا حوصلہ ملا۔

میں روزنامہ ''اوصاف'' اسلام آباد کے دو دوستوں جناب اشفاق ساجد میگزین انچارج، جناب محمد عبد

تبسم میگزین ایڈیٹر، جناب امتیاز ودیا میگزین سیکشن اور جناب احمد لطیف ڈپٹی ایڈیٹر روزنامہ '' کو

اسلام آباد کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے معاشرے سے جہالت اور گمراہی کے خاتمے کے

لیے روحانی وظائف پر مشتمل معروف روحانی معالجین کے انٹرویوز کی اشاعت میں تعاون کرکے

لوح عوام کو اصل حقائق سے آگاہ کیا۔

جناب عاصم نعمانی کے تاثرات

"جنات اور جادو کے سرپرست ولا"

روحانی وظائف کے ذریعے اپنا علاج خود کیجئے"

یہ دو لائنیں کتاب کا عنوان ہیں۔ یہ کتاب کیا ہے؟ عنوان خود ہی بول رہا ہے کہ کتاب میں کیا کچھ
موجود ہے۔

ہمارے ملک میں جنتر منتر تعویذ دھاگے کا کاروبار اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ بھیک مانگنے والوں کی جو
اس قدر نہ ہوگی جتنی کہ ان جعلی عاملوں کی ہے۔ اس بناء پر معاشرے میں توہمات، وہم، شکوک و شبہات
کی فضا بڑی تیزی کے ساتھ پروان چڑھ رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں ہوشیار لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔
کتاب کے مصنف عبیداللہ طارق ڈار ہمارے نہایت مہربان اور مخلص خیر خواہ ہیں۔ انہوں نے اپنی
کتاب مجھے عنایت فرمائی جسے پڑھ کر میں حیران ہوں کہ ہمارے ملک میں کس طرح عوام بے چارے
دھوکہ کھا رہے ہیں......

کتاب مجھے عنایت فرمائی اسے پڑھ کر میں حیران ہوں کہ ہمارے ملک میں کس طرح توہم [illegible]

ہو کر نکھار رہے ہیں...... مزید حیرانی اس پر ہے کہ ایک فرد عبداللہ طارق ذاتی تنہا کوششوں سے [illegible]

کے آگے بند باندھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس میں برادریوں، خاندانوں، ہمسایوں میں کدورت، تعصب، حسد

وغیرہ کا خوب چلن ہے۔ اگلا قدم ایک دوسرے کو گرانے اور نقصان پہنچانے کا ہوتا ہے اور اس کے لیے

مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ اس قسم کی وارداتیں شہروں میں کم اور دیہاتوں میں زیادہ ہوتی

ہیں۔ روحانی وظائف کے ذریعے پراسرار علوم کے منفی اثرات کا علاج کرنے والے لوگ بہت کم ہیں

نیم خواندہ اور اناڑی زیادہ ہیں۔ جس کی وجہ سے مزید خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

اللہ پاک کی توفیق سے صاحب کتاب اپنی مخلصانہ کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔ جو لوگ جادو

اور جادو کی حقیقت کو جاننے اور غلط راستے پر لے جانے والے پیشہ ور افراد سے بچنا چاہتے ہیں وہ اس

کتاب کا مطالعہ کریں تو ان پر حقیقت واضح ہو جائے گی۔

اخبارات ورسائل کے تبصرے

روزنامہ نوائے وقت، لاہور

ہمارے معاشرے میں جادوگروں اور نام نہاد عاملوں نے خاصا فتنہ وفساد بپا کر رکھا ہے۔ پہلے سے پریشان حال معصوم لوگوں کی معصومیت اور مجبوریوں کا فائدہ اٹھا کر جادوگر اور عامل اپنی دکانداری چمکا رہے ہیں۔ لوگوں کی جیبیں خالی اور اپنی جیبیں بھر رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں ایسی کوششوں کی اشد ضرورت کو پورا کرنے کے لیے عبیداللہ طارق ڈار میدان عمل میں اترے ہیں اور انہوں نے اپنی کتاب "جنات اور جادو کے سربستہ راز" میں شیطانی علوم کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے اور جعلی عاملوں کے حربے بے نقاب کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ سے ثابت دعاؤں اور وظائف کے ذریعے تمام قسم کی پریشانیوں کا حل پیش کیا ہے۔ "جنات اور جادو کے سربستہ راز" تمام پریشان حال لوگوں کی پریشانیاں دور کرنے میں ممد ومعاون ثابت ہو سکتی ہے۔ ۲۶۰ صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت

اختلاف سے ... ہے تمام ... پریشانیوں کا ... کیا ہے۔ جنات اور جادو کے سربستہ راز ...
حال لوگوں کی پریشانیاں دور کرنے میں ممد و معاون ثابت ہو سکتی ہے۔ ۲۴۰ صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت
۱۲۰ روپے ہے۔ اسے القرآن عربک پبلیکیشنز، منصورہ ملتان روڈ لاہور (فون 5435667) نے بڑے اہتمام
سے شائع کیا ہے۔ (خ ی ۔ ۱۱ مئی ۲۰۰۳ء سنڈے میگزین)

روزنامہ جنگ، لاہور

عبیداللہ طارق ڈار کی تحقیق پر مبنی کتاب "جنات اور جادو کے سربستہ راز" شائع ہو گئی ہے۔ یہ کتاب
روحانی معالجین کے انٹرویوز پر مشتمل ہے جس میں انہوں نے اپنے تجربات کے علاوہ روحانی وظائف
کے ذریعے علاج تجویز کیا ہے۔ کتاب کا موضوع اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں توہم پرستی کو منفرد
انداز میں دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (18 جولائی 2003ء)

روزنامہ خبریں، لاہور

زیر نظر کتاب جنات، جادو اور ان جعلی عاملوں کے بارے میں ہے جو توہم پرستی کو فروغ دے رہے
ہیں۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ نام نہاد جعلی عاملوں کا شکار طبقہ نسواں ہے۔ جن کے بارے میں بہت

"جنات اور جادو کے سربستہ راز"

روحانی وظائف کے ذریعے اپنا علاج خود کیجیے

یہ دو لائنیں کتاب کا عنوان ہیں۔ یہ کتاب کیا ہے؟ عنوان خود ہی بول رہا ہے کہ کتاب میں کیا کچھ موجود ہے۔

ہمارے ملک میں جنتر منتر تعویذ دھاگہ کا کاروبار اتنا وسیع ہو گیا ہے کہ بھیک مانگنے والوں کی بھرمار اس قدر نہ ہوگی جتنی کہ ان جعلی عاملوں کی ہے۔ اس بناء پر معاشرے میں توہمات، وہم، شکوک و شبہات کی فضا بڑی تیزی کے ساتھ پروان چڑھ رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں ہوشیار لوگ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

کتاب کے مصنف عبیداللہ طارق ڈار ہمارے نہایت مہربان اور اللہ خیر خواہ ہیں انہوں نے اپنی کتاب مجھے عنایت فرمائی جسے پڑھ کر میں حیران ہوں کہ ہمارے ملک میں کس طرح عوام بے چارے دھوکہ کھا رہے ہیں۔۔۔۔ مزید حیرانی اس پر ہے کہ ایک فرد عبیداللہ طارق ڈار تن تنہا گمراہیوں کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس میں برادریوں، خاندانوں، ہمسایوں میں کدورت، بغض، حسد

کتاب مجھے عنایت فرمائی جسے پڑھ کر میں حیران ہوں کہ ہمارے ملک میں کس طرح عوام بے چارے دھوکہ کھا رہے ہیں۔۔۔۔ مزید حیرانی اس پر ہے کہ ایک فرد عبید اللہ طارق ڈار تن تنہا گمراہیوں کے سیلاب کے آگے بند باندھنے کی کوشش کر رہا ہے۔

جس دور سے ہم گزر رہے ہیں اس میں برادریوں، خاندانوں، ہمسایوں میں کدورت، بغض، حسد وغیرہ کا خوب چلن ہے۔ اگلا قدم ایک دوسرے کو گرانے اور نقصان پہنچانے کا ہوتا ہے اور اس کے لیے مختلف طریقے اختیار کیے جاتے ہیں۔ اس قسم کی وارداتیں شہروں میں کم اور دیہاتوں میں زیادہ ہوتی ہیں۔ روحانی وظائف کے ذریعے پراسرار علوم کے منفی اثرات کا علاج کرنے والے لوگ بہت کم ہیں، نیم خواندہ اور اناڑی زیادہ ہیں۔ جس کی وجہ سے مزید خرابیاں پیدا ہو رہی ہیں۔

اللہ پاک کی توفیق سے صاحب کتاب اپنی مخلصانہ کوشش میں کامیاب رہے ہیں۔ جو لوگ جنات اور جادو کی حقیقت کو جاننے اور غلط راستے پر لے جانے والے پیشہ ور افراد سے بچنا چاہتے ہیں وہ اس کتاب کا مطالعہ کریں تو ان پر حقیقت واضح ہو جائے گی۔

اخبارات و رسائل کے تبصرے

روزنامہ نوائے وقت، لاہور

ہمارے معاشرے میں جادوگروں اور نام نہاد عاملوں نے خاصا فتنہ و فساد بپا کر رکھا ہے۔ پہلے سے پریشان حال معصوم لوگوں کی معصومیت اور مجبوریوں کا فائدہ اٹھا کر جادوگر اور عامل اپنی دکانداری چمکا رہے ہیں۔ لوگوں کی جیبیں خالی اور اپنی جیبیں بھر رہے ہیں۔ ایسے ماحول میں ایسی کوششوں کی اشد ضرورت کو پورا کرنے کے لیے عبید اللہ طارق ڈار میدان عمل میں اترے ہیں اور انہوں نے اپنی کتاب "جنات اور جادو کے سربستہ راز" میں شیطانی علوم کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے اور جعلی عاملوں کے حربے بے نقاب کیے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ سے ثابت دعاؤں اور وظائف کے ذریعے تمام قسم کی پریشانیوں کا حل پیش کیا ہے۔ "جنات اور جادو کے سربستہ راز" تمام پریشان [illegible] ثابت ہو سکتی ہے۔ ۲۶۰ صفحات پر مشتمل کتاب کی قیمت

۱۴۰ روپے ہے۔ اسے اذان سحر پبلی کیشنز، منصورہ، ملتان روڈ، لاہور (فون 5435667) نے بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ (خ۔ی ــــ ۱۱ مئی ۲۰۰۳ء سنڈے میگزین)

روزنامہ جنگ، لاہور

عبداللہ طارق ڈار کی تحقیق پر مبنی کتاب "جنات اور جادو کے سربستہ راز" شائع ہو گئی ہے۔ یہ کتاب روحانی معالجین کے انٹرویوز پر مشتمل ہے۔ جس میں انہوں نے اپنے تجربات کے علاوہ روحانی وظائف کے ذریعے علاج تجویز کیا ہے۔ کتاب کا موضوع اس اعتبار سے اہم ہے کہ اس میں توہم پرستی کو منفرد انداز میں دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ (18 جولائی 2003ء)

روزنامہ خبریں، لاہور

زیر نظر کتاب جنات، جادو اور ان جعلی عاملوں کے بارے میں ہے جو توہم پرستی کو فروغ دے رہے ہیں۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ نام نہاد جعلی عاملوں کا شکار طبقہ نسواں ہے، جن کے بارے میں بہت

سے واقعات منظر عام پر آ چکے ہیں۔ ان پڑھ خواتین ہی نہیں بلکہ بعض اوقات تعلیم یافتہ خواتین بھی توہم پرستی کا شکار دکھائی دیتی ہیں۔ مذکورہ کتاب کے ذریعے ان خواتین کو جعلی عاملوں سے نجات دلانا اصل مقصد ہے۔ اس کتاب کی اشاعت سے جہاں اور بہت سے لوگ استفادہ کریں گے وہاں ایسے افراد کو بھی اپنی اصلاح کا موقع ملے گا جو راتوں رات امیر بننے یا اپنی بے لگام خواہشات کی تکمیل کے لیے جنات کو تسخیر کرنے کے شوق میں مبتلا ہیں۔ اس معاملے سے دلچسپی رکھنے والوں کو اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔ (۱۶ مارچ ۲۰۰۳ء سنڈے میگزین)

روزنامہ پاکستان، لاہور

جنات اور جادو کے سربستہ راز، بنیادی طور پر روحانی وظائف پر مبنی تصنیف ہے لیکن مصنف نے کتاب میں "مریضوں" کے احوال اور اسرار بھی بیان کیے ہیں جن سے بعض پراسرار باتوں سے پردہ اٹھا ہے۔ کتاب کی اشاعت کا مقصد عوام کو جعلی پیروں اور خودساختہ عاملوں سے محفوظ کرنا اور یہ تعلیم و ترغیب دینا ہے کہ وہ نماز پانچ وقت ادا کریں اور اپنے مسائل کے حل کے لیے روحانی عمل بھی خود ہی کریں۔ عبداللہ طارق داد تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتاب ایسے انداز میں تحریر کی ہے کہ بڑی

ور ترغیب دیتا ہے کہ وہ نماز پانچ وقت ادا کریں اور
کریں۔ عبداللہ طارق ڈار تحسین کے مستحق ہیں کہ انہوں نے کتاب ایسے انداز میں تحریر کی ہے کہ جس
اہم باتیں تجربات اور سچی کہانیوں کی صورت میں سامنے آ گئی ہیں اور ساتھ ہی قاری کو یہ تعلیم بھی ملتی ہے
کہ وہ کس روحانی یا دنیاوی مسئلہ کے حل کے لیے کون سے ذکر و اذکار کرے اور کونسا عمل کرے۔ یہ بات
باعث طمانیت ہے اور یہ بہت خوب بھی ہے کہ وہ نماز کی تلقین کرتے ہیں اور واضح کرتے ہیں کہ نماز کے
بغیر دعا کا مستجاب ہونا مشکوک ہوتا ہے، گو دعائیں قبول کرنے والی اس کی ذات ہے جس کا کوئی شریک
نہیں۔ روحانی معالجہ کے سلسلہ میں کتاب عام افراد خصوصاً خواتین کے لیے ایک نادر تحفہ ہے۔ کتاب
عمدگی سے طبع کی گئی ہے اور اس کی افادیت کے مدنظر اس کی قیمت بہت ہی مناسب ہے۔

روزنامہ انصاف، لاہور

زیر تبصرہ کتاب "جنات اور جادو کے سربستہ راز" عام لوگوں خصوصاً خواتین کے لیے ایک نادر تحفہ
سے کم نہیں ہے۔ کیونکہ خواتین نسبتاً جلد وہم کا شکار ہو جاتی ہیں اور جادو ٹونے، تعویذ گنڈوں کے چکروں
میں پڑ کر اپنے شوہروں کے خون پسینے کی کمائی کو ضائع کر دیتی ہیں بلکہ اس میں تعلیم یافتہ خواتین بھی برابر

کی شریک ہوتی ہیں اور ہمارے ملک میں اصلی اور صحیح عامل حضرات کی تعداد بہت کم ہے جس کی وجہ سے
نام نہاد جعلی پیروں کا قبضہ ہو چکا ہے۔ اس کتاب میں چیچہ وطنی کے سید سعید احمد شاہ امیر جمعیت اہلحدیث
ضلع گوجرانوالہ مولانا عزیز الرحمان یزدانی جیسے نامور علماء وفضلاء کا طریقہ علاج بتایا گیا ہے۔ ان کا پورا
خاندان ہی علماء اور عاملوں کا خاندان ہے اور یہ قرآن وحدیث سے ماخوذ وظائف سے مسائل کا شکار
خواتین ومرد حضرات کا علاج کرتے ہیں۔ یہ کتاب توہم پرستی اور جعلی عاملوں کے خلاف ایک جہاد کی
حیثیت رکھتی ہے۔ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا بہت ضروری ہے کیونکہ ایسے ڈپریشن زدہ ماحول میں جب
لوگ رات دن پریشانیوں اور مصیبتوں میں گزار دیتے ہیں ان سب سے نجات حاصل کرنے کا روحانی
طریقہ موجود ہے۔ "جنات اور جادو کے سربستہ راز" کتاب میں موجود انٹرویوز میں پراسرار علوم کے ان
سربستہ رازوں سے پردہ اٹھایا گیا ہے جن تک عام آدمی کی رسائی ناممکن ہے۔

سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ اس کتاب میں سورۃ مزمل کے باموکل عامل صوفی عبدالحمید اور
ماہر روحانی عملیات پراسرار علوم کے سابق ماہر استاد بشیر احمد اور ایک ناکام عامل صوفی کشور رحمان کے
ساتھ تجربات بیان کیے گئے ہیں، جن کی رو سے نام نہاد جعلی پیروں اور عاملوں کے چہروں سے نقاب

اجا ـے کی کوشش کی گئی ہے۔

یہ کتاب لوگوں کے لیے ایک نعمت سے کم نہیں، جس سے استفادہ کر کے وہ اپنے مسائل سے قرآن و حدیث کے وظائف کے ذریعے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں اور اس کتاب کو آج ہر گھر میں موجود ہونا چاہیے۔ (تبصرہ: رابعہ عظمت ـــــ سنڈے میگزین ۲۲ جون ۲۰۰۳ء)

ماہنامہ اردو ڈائجسٹ، لاہور

توہم پرستی اس دور میں زیادہ نظر آتی ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے ہر شخص چاہتا ہے راتوں رات امیر بن جائے، معاشرہ میں اس کو اعلیٰ مقام دیا جائے اور وہ بلا خوف و خطر ساری خواہشات کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکے۔ اسی خواہش کے پیش نظر وہ نام نہاد عاملوں کا سہارا تلاش کرتا ہے۔ خواتین سادہ لوحی کی بنا پر جعلی پیروں کا نشانہ بنتی ہیں۔ مال و دولت کے ساتھ ساتھ بعض دفعہ عزت بھی لٹ جاتی ہے۔ یہ ہمارے معاشرے کا سب سے بڑا المیہ ہے۔ ان میں مرد حضرات بھی شامل ہیں۔

خواتین میگزین کے مدیر منتظم جناب ملک عباس اختر اعوان صاحب نے اس مسئلہ کی سنگینی کو شدت سے محسوس کرتے ہوئے طویل عرصہ کی محنت کے بعد کتاب "جنات اور جادو کے سربستہ راز" شائع کر کے ایک نیک کام کی بنیاد ڈالی ہے۔ تاکہ خواتین گھر بیٹھے قرآن وحدیث سے ماخوذ اذکار کر کے اپنے مسائل خود حل کر کے گھر کو امن وسکون کا گہوارہ بنا دیں۔ انہوں نے سب سے پہلے اس سلسلہ کا آغاز اپنے میگزین نے کیا۔ بعد میں لاہور اور اسلام آباد کے دوسرے اخبارات نے بھی اس کی پیروی کی۔ عبداللہ طارق ڈار صاحب صحافت سے منسلک ہیں۔ انہوں نے روحانی معالجین کے انٹرویوز پر مشتمل کتاب لکھ کر عوام الناس کو جعلی نام نہاد عاملوں سے بچانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

کتاب میں سورۃ مزمل کے باکمال عامل صوفی عبدالحمید اور ماہر روحانی عملیات مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی اور ہاسرار علوم کے سابق ماہر استاد بشیر احمد اور ایک ناکام عامل نے ان درندہ، شقی القلب لوگوں کے چہرے سے نقاب اتارنے کی کوشش کی ہے جو لوگوں کو بے وقوف بنا کر ان سے دولت ہتھیا لیتے ہیں۔ لوگوں کی پریشانیوں، ناکامیوں سے فائدہ اٹھا کر ان کی عزت سے کھیلتے ہیں۔ اس کتاب کو پڑھنے کے بعد ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ روحانیت کا طلسم اور اس کے اسرار سامنے آئیں گے۔ خال خال ہی ایسے نیک لوگ ہیں جو عوام الناس کو بغیر کسی لالچ کے فیض

کے بعد ان کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ روحانیت کا طلسم اور اس کے اسرار سامنے آ گئیں گے۔ ممکن ہے کم ہی ایسے نیک لوگ ہیں جو عوام الناس کو بغیر کسی لالچ کے فیض یاب کرتے ہیں۔ قلیل عرصہ میں اس کتاب کا پانچواں ایڈیشن منظر عام پر آ رہا ہے۔ جو اس کی مقبولیت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

کتاب کی ابتداء سوہدرہ کے صوفی عبدالحمید مرحوم کے تعارف سے کی گئی ہے۔ وہ عملیات کی دنیا میں کیسے آئے؟ سورہ مزمل کا با موکل وظیفہ کیسے کیا؟ عملیات میں درود ابراہیمی کی اہمیت، جنات اور جادو کی پہچان کا آسان طریقہ، ان سے نجات کا سورۃ بقرۃ کا عمل ہے۔ پھر استاد بشیر احمد کا ذکر ہے۔ اگر جنات انسانی شکل میں نمودار ہوں تو ان کی شناخت کا طریقہ، جنات سے کام لینے کے طریقے، عاملوں کے ذریعے پسند کی شادی کرنے کا انجام، کالا علم کیا ہے؟ سورۃ بقرۃ کی فضیلت۔ نذر و نیاز صرف اللہ کے لیے ہے۔ نیلی چھتی عیکھنے سے انسان پاگل کیوں ہو جاتا ہے۔ جادو کے ذریعے میاں بیوی میں نفرت کے اثرات سے نجات پانے کا طریقہ، کاروبار پر بندش توڑنے کا طریقہ، ہر قسم کی پریشانی اور تنگ دستی سے نجات حاصل کیجیے، آیت الکرسی کی فضیلت، سورۃ فاتحہ کا فیصلہ کن عمل، نظر بد اور اس کا حل، نظر نیک انسان کو بھی لگ جاتی ہے۔ جادو ٹونے کے علاج کی شرعی حیثیت، مولانا عزیز الرحمن یزدانی کے حوالے

سے جنات غیب کا علم نہیں جانتے۔ استخارہ کیسے کیا جائے؟ کتاب کے آخر میں صوفی کشور سلطان کا انٹرویو ہے۔ انہوں نے پراسرار علوم پر دسترس حاصل کرنے کے لیے 45 سال اپنی زندگی کو داؤ پر لگائے رکھا۔ صرف اس امید خام پر کہ کبھی تو مراد بر آئے گی۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر خاص عنایت کی۔ انہوں نے سابقہ غلطیوں سے توبہ کرلی اور صراط مستقیم کی راہ اپنالی۔ ان کی داستان پڑھ کر قلب پر اثر ہوتا ہے اور خدا کی وحدانیت پر ایمان پختہ ہو جاتا ہے۔ وہی ہر شے پر قادر مطلق ہے۔ کوئی اس کے کاموں میں دخل نہیں دے سکتا۔

موضوع کے اعتبار سے کتاب منفرد ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نیت سے صفحہ قرطاس پر رقم کی گئی ہے کہ لوگوں کو صحیح عقیدے کی طرف راغب کیا جائے۔ ان کو جعلی پیروں فقیروں سے نجات دلائی جائے۔ مصنف عبیداللہ طارق ڈار صاحب اور ناشر ملک عباس اختر اعوان صاحب مبارک باد کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے اس مسئلہ کی سنگینی کی طرف غور کر کے کتاب کو شائع کیا۔ جلد مجلد ہے۔ کاغذ سفید۔ عمدہ طباعت و کتابت سے آراستہ کتاب کی قیمت چنداں زیادہ نہیں۔ اس کتاب کو ضرور خریدیے۔ پڑھیے اور لوگوں کو تحفے میں دیجیے۔ (تبصرہ نگار: صغیرہ بانو شیریں ..... جون 2004ء)

پڑھے اور لوگوں کو گھٹے میں ڈالتے ہے۔ ...

ماہنامہ ترجمان القرآن، لاہور

جنات اور جادو ٹونا ایسے موضوعات ہیں جو معاشرے کے ہر طبقے میں اور کسی نہ کسی حوالے سے گھر گھر موضوعِ سخن بنتے ہیں۔ بدقسمتی سے جہالت اور توہم پرستی کے سبب کئی گھرانے جعلی عاملوں اور نام نہاد پیروں کے ہاتھوں مدتوں استحصال کا شکار رہتے ہیں۔ ایسے مصائب کے تدارک کے لیے عبیداللہ طارق ڈار نے زیرِ نظر کتاب پیش کی ہے۔

عرصہ ہوا، مصنف نے عملیات کے موضوع پر مضامین کا ایک سلسلہ شروع کیا تھا۔ انہیں بے شمار خواتین و حضرات نے دردناک اور رقت انگیز خطوط لکھے جن میں اپنے مصائب کا ذکر کیا۔ یہی خطوط اس کتاب کا محرک بنے۔ کتاب بنیادی طور پر بعض روحانی عاملین کے مصاحبوں (انٹرویوز) پر مشتمل ہے۔ انہوں نے جنات، کالے علوم، روحانی عملیات، جعلی عاملین، خواتین کے توہمات جیسے موضوعات کے بہت سے پہلوؤں پر بھرپور روشنی ڈالی ہے، نہایت خوب صورت پیرائے میں قارئین کی راہنمائی بھی کی

کتاب میں عمومی دلچسپی کے کئی پہلوؤں سے پردہ اٹھایا گیا ہے۔ جنات کو قابو میں لانا، جنات اور عامل کے رابطے کے طریقے، جادوئی علوم کی حقیقت، کاروبار پر جادو کے اثرات، آگ باندھنا، جنات کہاں رہتے ہیں؟ کیا کھاتے ہیں اور ان کا حلیہ کیا ہوتا ہے؟ تعویذات کے اثرات کیوں کر زائل کیے جا سکتے ہیں؟ دعاؤں کی قبولیت کیسے ممکن ہے؟ وغیرہ ۔۔۔ کتاب میں ایسی دعاؤں اور قرآنی آیات کے وظائف بھی بتائے گئے ہیں، جن کے ذریعے، مصنف کا خیال ہے کہ خواتین و حضرات اپنے مسائل خود حل کر سکتے ہیں۔ یہ کتاب شکوک و شبہات اور توہم پرستی کے زہر کا تریاق بھی ہے۔

(تبصرہ ۔۔۔ عبداللہ شاہ ہاشمی ۔۔۔ شمارہ ستمبر ۲۰۰۳ء)

فرائیڈے اسپیشل

قرآن حکیم اور شریعت مطہرہ کی روشنی میں جنات کے وجود اور جادو کی حقیقت سے انکار ممکن نہیں۔ لیکن ہمارے معاشرے میں جہالت اور اوہام پرستی نے اسے جو رنگ دے دیا ہے، اس نے معاشرے کے ایک بڑے حصے کو مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح اس شعبے میں بھی جعل سازوں کا ایک بہت بڑا گروہ پیدا ہو چکا ہے جو لوگوں کی

لیکن ہمارے معاشرے میں جہالت اور اوہام پرستی نے اسے جو رنگ دے دیا ہے اس نے معاشرے کے ایک بڑے حصے کو مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا کر رکھا ہے۔ زندگی کے دوسرے شعبوں کی طرح اس شعبے میں بھی جعل سازوں کا ایک بہت بڑا گروہ پیدا ہو چکا ہے جو لوگوں کی پریشانیوں سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھوں سے انہیں لوٹ رہا ہے۔ یہ نام نہاد عامل اور جعلی پیر فقیر بذریعہ اخباری اشتہارات یا اپنے ایجنٹوں کے ذریعے سادہ لوح عوام کو اپنے دام میں پھانستے ہیں اور پھر ان کی ہر حقیقی، فرضی اور خود ساختہ پریشانی اور بیماری کا سبب جادو، ٹونے، کالے علم اور جنات کی کارستانی کو بتاتے ہیں اور پھر اس جادو ٹونے کے توڑ کے نام پر بظاہر عملیات اور فی الحقیقت لوٹ مار کا ایک کبھی ختم نہ ہونے والا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ لوٹ کھسوٹ کا یہ چکر اس خوب صورتی سے چلایا جاتا ہے کہ اچھے خاصے کھاتے پیتے لوگ کنگال ہو جاتے ہیں مگر اس شیطانی چکر سے جان چھڑانے کی سوچ ان کے ذہنوں میں پیدا نہیں ہو پاتی۔ مال و دولت تو ایک طرف، بہت سے لوگ اس کھیل میں اپنے گھرانوں کی عزت و ناموس جیسی متاع گراں مایہ سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں جبکہ بعض حالات میں کئی لوگ جان تک سے گزر جاتے ہیں۔ لوگوں کے جان و مال اور عزت و آبرو سے کھیلنے کا یہ گھناؤنا کاروبار کھلے بندوں

جاری ہے۔ عملیات اور تعویذوں کے زور پر تمام مسائل پلک جھپکنے میں حل کرنے کے یہ دعویدار عامل ہر گلی، محلے اور بازار میں اپنی پراسرار دکان سجائے لوگوں کی جہالت اور سادہ لوحی سے فائدہ اٹھانے اور انہیں بے وقوف بنا کر عمر بھر کی جمع پونجی سے محروم کرنے کا دھندا سرعام چلا رہے ہیں، مگر حکمران ان سب سے آنکھیں بند کیے عیش و عشرت میں مگن ہیں یا جان بوجھ کر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

ان حالات میں عبیداللہ طارق ڈار کی "جنات اور جادو کے سربستہ راز" کے نام سے منظر عام پر آنے والی یہ کاوش یقیناً قابل ستائش ہے، جس میں مصنف کے اپنے الفاظ میں انہوں نے ان نام نہاد عاملوں کے چہروں سے نقاب اتارنے کی کامیاب کوشش کی ہے جو سادہ لوح اور پریشان حال لوگوں کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں گمراہ کن اور شرکیہ وظائف کے ذریعے شیطان سے مدد طلب کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ اس کتاب کی اشاعت سے جہاں اور بہت سے لوگ استفادہ کریں گے وہاں ایسے افراد کو بھی اپنی اصلاح کا موقع ملے گا جو راتوں رات امیر بننے یا اپنی بے لگام خواہشات کی تکمیل کے لیے جنات کو تسخیر کرنے کے شوق میں مبتلا ہیں۔ اس قسم کے شائقین کو بعد میں کن اذیت ناک مراحل سے گزرنا پڑتا ہے، اس کی تمام تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔ یہ کتاب دراصل اسی وحشت کی

میں لگے ہیے جنات کو تسخیر کرنے کے شوق میں مبتلا ہیں۔ اس قسم کے شائقین کو بعد میں کن اذیت ناک

مراحل سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس کی تمام تفصیل اس کتاب میں موجود ہے۔ یہ کتاب دراصل اسی دشت کی

سیاحی کرنے والے بعض علماء کرام اور روحانی ماہرین کے انٹرویوز پر مشتمل ہے۔ یہ انٹرویوز پہلے سلسلہ وار

ماہنامہ "خواتین میگزین" روزنامہ "انصاف" اور روزنامہ "اوصاف" میں شائع ہوتے رہے اور قارئین

میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد انٹرویو نگار نے انہیں مرتب کر کے کتابی صورت دے دی اور یوں ان

کی افادیت کو مستقل حیثیت حاصل ہوگئی ہے۔

کتاب میں شامل انٹرویوز میں عبیداللہ طارق ڈار نے علماء کرام اور حقیقی روحانی ماہرین کے طویل

تجربات و مشاہدات کو رقم کرنے کے ساتھ ساتھ موضوع کے نہایت حساس پہلوؤں پر بھی جرأت مندانہ

استفسارات اور سوالات کے ذریعے اپنے قارئین کو زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کرنے، ان کی

الجھنوں کو دور کرنے اور معاملے کی حقیقی صورت کو واضح کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ کتاب میں

قرآن حکیم، احادیث نبویؐ اور علماء کرام کی آراء کی روشنی میں مسئلے کی شرعی حیثیت بھی کھول کر بیان کی گئی

ہے اور ان بے شمار پریشانیوں، تکالیف، مسائل اور اوہام، جو عام طور پر تعویذ گنڈوں، جادو ٹونے اور

نام نہاد علم و دیگر عملیات کا نتیجہ تصور کیے جاتے ہیں۔ جن سے نجات کے لیے مختلف اوراد و وظائف بھی

درج کیے گئے ہیں، جن میں سے اکثر قرآن و حدیث سے ماخوذ ہیں اور ہر طرح کے شرکیہ افعال و اقوال سے پاک ہیں اور ان کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ ان سے استفادہ کے لیے کسی عامل کامل یا پہنچے ہوئے پیر کے پاس جانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر مومن و مسلمان مرد و عورت نہایت آسانی سے ان اوراد و وظائف اور دعاؤں کے ذریعے اپنی اصلاح اور اپنے مسائل خود حل کرنے کے راستے پر گامزن ہو سکتا ہے۔ "جنات اور جادو کے سربستہ راز" کو لاہور کے معروف اشاعتی ادارے اذان سحر پبلی کیشنز نے خاص اہتمام سے شائع کیا ہے۔ مضبوط جلد کے ساتھ کتاب ہاتھی اور رنگین سرورق سے مزین ہے۔ معاشرے کو خود ساختہ پیروں، فقیروں اور نام نہاد عاملوں کے چنگل سے چھڑانے کے لیے ضروری ہے کہ نہ صرف یہ کتاب زیادہ سے زیادہ گھروں اور لائبریریوں تک پہنچائی جائے بلکہ تحقیق و جستجو پر مبنی اس قسم کی مزید کتب بھی تصنیف و تالیف اور اشاعت کے مراحل سے گزر کر عام قارئین تک پہنچتی رہیں۔

(تبصرہ حامد ریاض ڈوگر ۔۔۔ شمارہ مئی 2004ء)

اذان سحر ڈائجسٹ، لاہور

ازان بحر ڈائجسٹ، لاہور

انسان نے ہر زمانے میں کائنات کی موجودات پر فکر و تدبر کیا ہے۔ خواہ یہ موجودات مادی ہوں یا غیر مادی مرئی ہوں یا غیر مرئی محسوس ہوں یا غیر محسوس۔ انسان کے ذوق جستجو نے ان کے حقائق کو معلوم کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ پردے کے پیچھے جھانکنے کے اس اشتیاق کی بدولت، بلکہ سچ تو یہ ہے کہ انسان کے اس تجسس کی بدولت، بہت سے علوم و فنون معرض وجود میں آئے ہیں۔ یہ علم حیوانات (Zoology) علم نباتات (Botany) حیاتیات (Biology) ارضیات (Gology) فلکیات (Astronomy) عضویات (Physiology) علم التشریح (Anotomy) علم زراعت، صنعت و حرفت وغیرہ۔۔۔۔ انسان کے اس ذوق تجسس کا مظہر ہی تو ہیں۔ یہ علوم تو وہ ہیں جن کا تعلق مادی دنیا سے ہے۔ جہاں تک غیر مادی دنیا کا تعلق ہے اس کے بارے میں بھی انسان کی جستجو کچھ کم نہیں رہی ہے۔ یہ علم الہیات، روحانیت، اشراقیت، نفسیات، مسمریزم اور ٹیلی پیتھی وغیرہ ان سب کا تعلق غیر مرئی کائنات کے تجسس سے ہی تو ہے۔ اور یہ کہنا شاید غلط نہ ہو کہ غیر محسوس دنیا کے بارے میں انسان کا جتنا تجسس رہا ہے، اتنا مادی دنیا کے متعلق نہیں رہا۔ اس لیے کہ عام لوگ بھی اس تجسس میں مبتلا رہے ہیں اور اس وقت بھی

کے انکشافات، تو اس کی ہی جولان گاہ رہے ہیں اور اب بھی ہیں۔

انسانوں میں حقائق کی تلاش میں سرگرداں اہل علم و ہنر نے اپنے مشاہدات اور تجربات کو بنی نوع انسان کے سامنے بیان کرتے ہوئے جہاں ان کو، ان انکشافات میں شریک کرنے کی کوشش کی ہے وہاں ان کو ایسے حجابات سے بھی خبردار کیا ہے جو جستجو کی راہ میں حقیقت کو اوجھل رکھنے کا باعث بنتے ہیں۔ چنانچہ ان موضوعات پر بے شمار کتابیں منصۂ شہود پر جلوہ گر ہو چکی ہیں۔

غیر مرئی کائنات میں سے جنات کی دنیا انسان کی دلچسپی کا زیادہ مرکز رہی ہے، اس لیے کہ عام لوگوں کو اس سے اکثر واسطہ رہتا ہے۔ البتہ اس دنیا میں بہت سے رہزن بھی ہیں اور رہبر بھی۔ یہ رہزن لوگوں کی نفسیاتی اور غیر نفسیاتی کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر انہیں مال و زر سے لے کر، عزت و ناموس تک سے محروم کر دیتے ہیں اور ان کو اپنے نام نہاد تقدس میں جکڑ کر مسحور کر لیتے ہیں۔ جب کہ یہ رہبر آگاہی اور انذار کا فریضہ سرانجام دیتے ہیں۔ اور انسانوں کو اہل ہوس کی چیرہ دستیوں سے بچانے کے لیے سرگرم عمل رہتے ہیں۔ میری رائے میں "جنات اور جادو کے سربستہ راز" کتاب بھی انہی رہبروں میں سے ایک ہے۔

اس کتاب کی ایک خوبی تو یہ ہے کہ اس میں ایسے اصحاب فن نے اس غیر مرئی دنیا کے مخفی گوشوں کو

اس کتاب کی ایک خوبی تو یہ ہے کہ اس میں ایسے اصحاب فن نے اس غیر مرئی دنیا کے خفیہ گوشوں کو بے نقاب کیا ہے جو خود واقفان اسرار ہیں اور جنہوں نے اس دشت کی سیاحی میں اپنی زندگی وقف کر رکھی ہے۔ خاص طور پر مولانا عزیز الرحمٰن یزدانی اور ان کے خاندان کو تو میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ ان کو اس فن میں کاملیت اور سند کا درجہ حاصل ہے۔

اس کی دوسری خوبی یہ ہے کہ اس میں "عاملوں" کے طریقہ واردات اور ان کی سیاہ کاریوں کو بڑی جرأت کے ساتھ آشکارا کیا گیا ہے۔

اس کی تیسری خوبی یہ ہے کہ اس میں اشرار کی شرانگیزیوں سے دفاع کے لیے قرآن و سنت کے طریق علاج کو اختیار کیا گیا ہے۔ جس سے اس کی استناد اور ثقاہت میں اور اضافہ ہو گیا ہے۔

اس کی چوتھی خوبی یہ ہے کہ اس کے مطالعے سے عام آدمی کے دل میں بھی شر اور اشرار کے خلاف ایک جرأت اور بے خوفی پیدا ہوتی ہے۔ جس سے "عاملوں" کی اجارہ داری (Monopoly) پر ضرب کاری پڑتی ہے۔

مجھے اس اعتراف کے اظہار پر مسرت ہو رہی ہے کہ میں نے بھی اس کتاب سے بہت سی مفید اور کارآمد معلومات حاصل کی ہیں اور مجھے امید ہے کہ ہر قاری کے دل میں اس کتاب کے لیے اسی طرح کا جذبہ ممنونیت پیدا ہوگا۔ جس طرح کا میرے دل میں ہوا ہے۔

(مولانا عبیداللہ عبید، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ — شمارہ جولائی 2003ء)

تعارف

صوفی عبدالحمید مرحوم

سادہ طبیعت، باوقار اندازِ گفتگو، عقیدہ توحید پر سختی سے کاربند، بلند حوصلہ اور خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال صوفی عبدالحمید صاحب کی بزرگ شخصیت نے پہلی ملاقات ہی میں مجھے اپنا گرویدہ بنا لیا۔ وزیر آباد کے نواحی قصبہ سوہدرہ سے تعلق رکھنے والے عامل باعمل صوفی عبدالحمید صاحب اپنے علاقے میں حاجی عبدالمجید حمید گھڑی ساز کے نام سے جانے جاتے تھے۔ صوفی صاحب کی روحانی صلاحیتیں شاید کبھی منظرِ عام پر نہ آتیں اگر محترم عزیز الرحمٰن یزدانی صاحب اپنے ایک انٹرویو میں ان کا تذکرہ نہ کرتے۔

ضعیف العمر صوفی عبدالحمید صاحب کی عمر اندازاً 76 برس کے قریب ہوگی۔ مگر دورانِ گفتگو ان کا مضبوط لب ولہجہ اور متاثر کن اندازِ بیان کسی ایسے پرجوش نوجوان، مبلغ دین کا پیکر معلوم ہوتا تھا جو انتہائی انہماک اور خلوصِ نیت کے ساتھ درس و تدریس کے فرائض انجام دینے میں مصروف ہو۔

مضبوط لب ولہجہ اور متاثر کن انداز بیان کسی ایسے پرجوش نوجوان مبلغ دین کا پیکر معلوم ہوتا تھا جو انتہائی انہماک اور خلوص نیت کے ساتھ درس وتدریس کے فرائض انجام دینے میں مصروف ہو۔

عام افراد تک بلا معاوضہ صحیح روحانی طریقہ علاج کا علم پہنچانے کا عزم اور پراسرار علوم کی حقیقت جاننے کے دوران مجھے ہر قسم کے عاملوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ لیکن صوفی عبدالحمید صاحب کی شخصیت اور ان کے روحانی طریقہ علاج کو دیکھ کر میرے دل سے یہ آواز آئی کہ "شکر ہے، جیتے جی میری بھی کسی ولی اللہ سے ملاقات ہوگئی۔" میں اس بات سے بہت زیادہ خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ نے میرے جیسے گنہگار کو صوفی صاحب کا انٹرویو کرنے کی سعادت سے نوازا۔

صوفی صاحب نے عمر کے آخری حصہ میں بھی روحانی وظائف کی طویل دہرائی کی عادت کو ترک نہیں کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی جب کوئی جنات اور جادو کے ہاتھوں پریشان حال مریض ان کے پاس پہنچ جاتا ہے تو انہیں اس مریض کا علاج کرنے میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔

جب کوئی عامل مسلسل محنت وکوشش کے ذریعے کسی روحانی مرض کا علاج کرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو پھر اس کی خواہش ہوتی ہے کہ تجربات سے حاصل ہونے والا یہ علم صرف اس کی ذات تک ہی محدود رہے۔ یہی وجہ ہے کہ عامل حضرات اپنے طریقہ علاج کی ہوا نہیں لگنے دیتے۔ وہ نہیں چاہتے کہ

درست رہنمائی نہیں کرتے۔ انہیں یہ خوف ہوتا ہے کہ اگر ہر شخص خود ہی علاج کرنے کے قابل ہو گیا تو پھر انہیں کون پوچھے گا۔ اس کے برعکس صاحب کردار اور باعمل مسلمان اپنے روحانی تجربات و مشاہدات کو چھپا کر رکھنے کی بجائے انہیں خلق خدا کی خدمت میں پیش کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جہاں صوفی صاحب کو اور بہت سی خوبیوں سے نوازا تھا وہاں انہیں یہ توفیق بھی عطا کی ہے کہ وہ کسی بھی مریض سے روپیہ یا فیس طلب نہیں کرتے تھے۔

پیشہ ور عامل حضرات نے مسلسل پروپیگنڈے کے ذریعے غیر محسوس اور انتہائی منظم انداز میں یہ نظریہ مستقل عام کر دیا ہے کہ وظائف کے ذریعے روحانی امراض کا علاج عام انسان کے بس کی بات نہیں۔ عوام اس قدر سادہ ذہن کے مالک ہیں کہ انہیں کسی طرح یقین ہی نہیں آتا کہ وہ خود بھی علاج کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان صفحات میں بتائے گئے وظائف پر عمل کرنے کی بجائے قارئین اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ ان کی صاحب انٹرویو سے ملاقات کرائی جائے۔

میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مجھے ان کا انٹرویو کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ صوفی عبدالحمید صاحب نے کمال فراخ دلی سے اپنے 50 سالہ تجربات و مشاہدات سے ہونے والے روحانی تجربات کو تفصیل

کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان صفحات میں بتائے گئے وظائف پر عمل کرنے کی بجائے قارئین اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ ان کی صاحب انٹرویو سے ملاقات کرائی جائے۔

میں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھتا ہوں کہ مجھے ان کا انٹرویو کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ صوفی عبدالمجید صاحب نے کمال فراخ دلی سے اپنے 50 سالہ تجربات ومشاہدات سے ہونے والے روحانی تجربات کو تفصیل کے ساتھ خلق خدا کی رہنمائی کے لیے پیش کر دیا تھا کہ ہر خاص وعام ان تجربات سے فائدہ اٹھا کر اپنے مسائل از خود حل کرنے کے قابل ہو جائے۔

صوفی صاحب کی ایک عادت نے مجھے بہت متاثر کیا۔ صوفی صاحب کی زندگی میں اگر ان کی مغفرت کے لیے کوئی دعا کرتا تو ان کو بہت خوشی ہوتی۔ اس کا اندازہ مجھے اس وقت ہوا کہ جب ان کے انٹرویوز کی ریکارڈنگ میں نے مکمل کر لی تو اجازت لینے سے پہلے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی صحت اور تندرستی کے لیے دعا کی تو انہوں نے مجھے فوراً روکا اور فرمانے لگے کہ آپ میرے لیے یہ دعا نہ کریں بلکہ یوں کہیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف کرے۔ مجھے بہت حیرانی ہوئی لیکن میں نے ان کی خواہش کو مقدم جانتے ہوئے فوراً یہ الفاظ ادا کر دیے کہ "اللہ تعالیٰ آپ کے گناہ معاف فرما دے۔" یہ الفاظ سنتے ہی خوشی سے ان کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہو گئی۔

صوفی صاحب کے انٹرویوز کے دوران مجھے بارہا ان سے تبادلہ خیال کا موقع ملا۔ تو مجھے اندازہ ہوا کہ وہ ہر کسی کے ساتھ بے لوث تعاون پر ہر وقت تیار رہتے تھے۔ ایک مرتبہ میں نے ان سے سوال کیا کہ جب آپ فی سبیل اللہ روحانی علاج کا اعلان کریں گے تو کہیں بہت زیادہ مریضوں کی تعداد آپ کے لیے پریشانی کا باعث نہ بن جائے۔ کیا آپ اتنا وقت نکال سکیں گے؟ کہیں یہ نہ ہو کہ آپ مریضوں کی آمدورفت سے تنگ آجائیں؟ تو صوفی صاحب مرحوم مسکرا کر فرمانے لگے کہ مجھے تو ان لوگوں کے آنے سے خوشی ہوگی۔ مجھے کوئی ذہنی کوفت نہ ہوگی۔ مگر افسوس کہ اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ زندگی نے انہیں اتنی مہلت نہ دی کہ وہ اپنے ارادوں کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے اور ان کی وفات سے ہزاروں لوگوں کا ان سے ملاقات کا شوق دل میں رہ گیا۔

صوفی صاحب عملیات کی دنیا میں کیسے آئے:

عملیات کی دنیا سے وابستگی کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا: ''میں بہت چھوٹا تھا جب میرے والدین فوت ہوگئے۔ اس لیے میں نے ہوش سنبھالتے ہی کام کی طرف توجہ دی اور بہت جلد چند ایک کاموں کو سیکھ کر باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہوگیا۔ مجھے ملک سے باہر دو سال کویت میں بھی کام کرنے کا موقع ملا لیکن بالآخر میں نے گھڑی سازی کے پیشے کا انتخاب کیا۔

ایک کاموں کو سیکھ کر باعزت زندگی گزارنے کے قابل ہو گیا۔ مجھے ملک سے باہر دو سال کویت میں بھی کام کرنے کا موقع ملا، لیکن بالآخر میں نے گھڑی سازی کے پیشے کا انتخاب کیا۔

عمر کے ابتدائی دور میں ہی مجھے عملیات کو سیکھنے کا شوق پیدا ہوا۔ شروع شروع میں، میں نے کتابوں سے پڑھ کر بہت سے عملیات سیکھ لیے۔ مثلاً انگوٹھے پر سیاہی لگا کر موکلات کو حاضر کرنا اور ان سے کام وغیرہ لینا۔ کاروبار کی مصروفیات کے باوجود میں نے عملیات کو سیکھنے کی کوشش بطور شغل جاری رکھی۔

میری درخواست پر صوفی عبدالحمید صاحب نے اپنے سال ہا سال کے تجربات و مشاہدات سے حاصل ہونے والے روحانی وظائف کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا۔ صوفی عبدالحمید صاحب کے پیش نظر ان وظائف کو بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اپنا علاج خود کرنے کے قابل ہو جائیں۔ اس کتاب میں جو وظائف آپ کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں، اگر یہی وظائف اور طریقہ علاج کسی پیشہ ور عامل کے پاس ہوتے تو وہ کسی قیمت پر انہیں شائع کرنے پر آمادہ نہ ہوتا۔

میں نے سورۃ مزمل کا باموکل وظیفہ کیسے کیا:

یہ آج سے 36 سال پہلے کی بات ہے۔ ان دنوں میری گھڑی سازی کی دکان پر ایک عامل آیا

کرتے تھے۔ انہوں نے بہت سارے عمل کیے ہوئے تھے۔ خاص طور پر وہ سورۃ مزمل کے باموکل عامل تھے۔ اس کے علاوہ ان کے پاس جنات کو جان سے مارنے کے بہت سے عجیب و غریب عمل تھے۔ یہاں تک کہ وہ بعض اوقات سرکش جنات کو ہمیشہ کے لیے درختوں میں ٹھونک دیا کرتے تھے۔ ایک دن وہ دکان پر بہت خوش گوار موڈ میں بیٹھے تھے کہ میں نے انہیں اپنی دلی خواہش سے آگاہ کرتے ہوئے کہا کہ مجھے جنات کو تسخیر کرنے کا بہت شوق ہے۔ میرے جذبات کو دیکھتے ہوئے انہوں نے مجھے سورۃ مزمل کے باموکل وظیفے کا طریقہ سمجھا کر اجازت دے دی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ روزانہ باوضو ہو کر تہجد کی نماز میں گیارہ مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنی شروع کر دو۔ انشاء اللہ سورۃ مزمل کے موکل تمہارے قابو میں آ جائیں گے۔ انہوں نے مجھے یقین دہانی کرائی کہ فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ اس عمل کے دوران تمہیں کسی قسم کا نقصان نہ پہنچے گا۔" اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت زیادہ قوت ارادی سے نوازا ہے۔ کوئی بھی کام کرتا ہوں، میری کوشش ہوتی ہے کہ وہ جلد از جلد مکمل ہو جائے۔ اس عادت کی بنا پر میں نے استاد کے بتائے ہوئے طریقے پر یعنی روزانہ 11 مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنے کی بجائے روزانہ 41 مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنے سے عمل کا آغاز کر دیا۔

اس عمل کے دوران میں نے استاد کی نگرانی کی پرواہ نہیں کی۔ کیوں کہ اللہ کے فضل سے میر...

کے بتائے ہوئے طریقے پر یعنی روزانہ 11 مرتبہ سورۃ مزمل پڑھنے کی بجائے روزانہ 41 مرتبہ پڑھنے

پڑھنے کے عمل کا آغاز کر دیا۔

اس عمل کے دوران میں نے استاد کی نگرانی کی پرواہ نہیں کی۔ کیونکہ اللہ کے فضل سے میرا ارادہ بہت مضبوط ہوتا ہے۔ جب میں کسی کام کو کرنے کا فیصلہ کر لوں تو پھر نتائج کی پرواہ کیے بغیر اس کام میں کر کے ہی دم لیتا ہوں۔ میں نے اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے کسی بھی خطرے کی پرواہ کیے بغیر روزانہ 41 مرتبہ سورۃ مزمل کی پڑھائی جاری رکھی۔ مجھے جنات کو جلد از جلد قابو کرنے کا بہت شوق تھا۔ مزید چند دن بعد میں نے سورۃ مزمل کی پڑھائی 41 مرتبہ سے بڑھا کر 82 مرتبہ کر دی۔ اس عمل کو کرنے میں روزانہ تقریباً دو گھنٹے صرف ہوتے تھے۔ دس بارہ دن کے بعد ہی میری امید بر آئی۔ ہوا یوں کہ ایک رات تہجد کے وقت میں سورۃ مزمل کا عمل کرنے میں مصروف تھا کہ مجھ پر غنودگی کی سی کیفیت طاری ہو گئی۔ اس حالت میں مجھے دو ہیولے نظر آئے۔ ایک سفید اور دوسرا کالے کپڑوں میں ملبوس تھا۔ دونوں نے اپنے چہرے چھپا رکھے تھے۔ وہ دونوں میرے سامنے آ کر بیٹھ گئے۔ ان کے اور میرے درمیان نہ تو کوئی بات چیت ہوئی، نہ انہوں نے کوئی مطالبہ کیا اور نہ ہی شرائط وغیرہ طے ہوئیں۔

کامیاب ہو گیا ہوں۔ میرے ذہن میں ہی نہیں تھا کہ موکلات اتنی جلدی میرے زیر اثر ہو جائیں گے۔ میں نے سورۃ مزمل کا عمل جاری رکھا۔ اور اس دوران روزانہ موکلات کی حاضری بھی ہوتی رہی۔ لیکن میں آخری وقت تک لاعلم ہی رہا کہ میں سورۃ مزمل کا باموکل عامل بن گیا ہوں۔

موکلات کی حاضری اور چڑیل کی ہلاکت:

سورۃ مزمل کے موکلات کی عملی کارکردگی دیکھنے کا واقعہ اتفاقیہ طور پر پیش آیا۔ اس کے بعد مجھے علم ہوا کہ میں سورۃ مزمل کا باموکل عامل بن چکا ہوں۔ پہلا واقعہ ایک شادی والے گھر میں پیش آیا۔ ہمارے گھر کے قریب ہی ایک شادی کا پروگرام تھا۔ شادی والے گھر سے ایک لڑکے نے آ کر مجھے بتایا کہ میری پھوپھی کے سر میں شدید درد ہو رہا ہے۔ مہربانی فرما کر آپ ہمارے گھر میں آ کر انہیں دم کر دیں۔ میں اس کے ساتھ ان کے گھر گیا اور مریضہ پر سر درد کا دم کرنے کی نیت سے سورۃ الناس پڑھ کر پھونک ماری۔ مگر بجائے اس کے کہ اسے آرام آتا، اس کے جسم میں ایک چڑیل حاضر ہو گئی اور مریضہ کو دورہ پڑ گیا۔ وہ چڑیل بہت ہوشیار تھی۔ حاضر ہوتے ہی کہنے لگی کہ آپ کسی خوش فہمی میں نہ رہیں، میں آپ کے قابو آنے والی نہیں۔ میں نے اسے کہا کہ ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔ مگر میں بہت جلد ہی تم سے دوبارہ ملوں

[illegible] ہے کہ آپ کی [illegible] میں آپ کے
قابو آنے والی نہیں۔ میں نے اسے کہا کہ ٹھیک ہے اب تم جاؤ۔ مگر میں بہت جلد ہی تم سے دوبارہ ملوں گا۔

واپس آ کر میں نے اپنے ایک جاننے والے مولوی صاحب سے رابطہ کیا اور انہیں تمام صورتحال سے آگاہ کیا۔ وہ روحانی علاج میں کافی مہارت رکھتے تھے۔ انہوں نے مجھے تسلی دی اور کہنے لگے کہ فکر کی کوئی بات نہیں۔ اس چڑیل کا مستقل علاج کر دیں گے۔ ان کے پاس ایک بہت زبردست اور مجرب تعویذ تھا۔ جس کے ذریعے وہ جنات کو جلا کر بھسم کر دیا کرتے تھے۔ دوسرے دن ہم نے اس چڑیل کا ستیاناس کرنے کا پروگرام بنایا۔ وقت مقررہ پر میں اور مولوی صاحب شادی والے گھر پہنچ گئے۔ انہوں نے مٹی کی ایک چھوٹی ہنڈیا منگوائی۔ اس میں پاؤ بھر دال ماش (چھلکے والی) اور ایک مربع فٹ کا تقریباً ہوا تعویذ جو وہ اپنے ہمراہ لائے تھے۔ اس تعویذ پر کچھ پڑھ کر پھونک ماری اور اسے مٹی کی ہنڈیا میں رکھ دیا۔ اس کے بعد انہوں نے ہنڈیا پر ڈھکن رکھ کر چکنی مٹی کے ساتھ اچھی طرح لپائی کر کے اس کا منہ بند کر دیا تاکہ اندر سے کوئی چیز باہر نہ نکل سکے۔ اب انہوں نے اس مٹی کی ہانڈی کو ہلکی آنچ پر رکھ دیا اور کچھ پڑھ کر ہنڈیا پر پھونک ماری تاکہ چڑیل اس میں سے نکل کر بھاگ نہ سکے۔

ہنڈیا کو آگ پر رکھنے کے کچھ ہی دیر بعد اندر سے آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ جیسے کوئی چیز ابل رہی ہو۔ ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے ہنڈیا کے اندر سے خون کے قطرے ابل ابل کر باہر گرنا شروع ہو گئے۔ حالانکہ ہنڈیا کے ڈھکن کو بہت مضبوطی کے ساتھ بند کیا گیا تھا۔ یوں وہ چڑیل جل کر بھسم ہو گئی اور عبرت ناک انجام کو پہنچی۔ گھر والوں کو یقین ہو گیا کہ ہماری جان اس چڑیل سے چھوٹ گئی ہے۔ اس عمل کے بعد مریضہ کی حالت سنبھل گئی اور دوبارہ کسی آسیب نے اس کو تنگ نہ کیا۔

ایک آوارہ گرد جن سے ملاقات:

میرا ایک بیٹا اسلام آباد میں رہتا ہے۔ اس کی ساس کے سر میں بہت شدید درد شروع ہو گیا۔ اس کا شوہر ڈاکٹر تھا۔ انہوں نے بہت دم وغیرہ کرائے لیکن نتیجہ بے سود ۔۔۔۔ ان کی تمام محنت رائیگاں گئی۔ سر درد کے اس مرض کے ہاتھوں وہ بہت پریشان تھے۔ ایک دن کسی نے ان سے کہا کہ آپ کے تو اپنے قریبی عزیز دم کرتے ہیں۔ آپ ان سے علاج کیوں نہیں کراتے؟ انہوں نے مجھ سے رابطہ کیا اور وہ کہنے لگیں "چاچا جی دم کر دیں" میں نے کہا "کس مرض کے لیے؟" وہ کہنے لگیں "سر میں شدید درد ہوتا ہے۔"
میں نے اپنے چھوٹے لڑکے سے ...

"چاچا جی! دم کر دیں" میں نے کہا "کس مرض کے لیے؟" وہ کہنے لگیں "مریض شدید دردِ معدہ ہے۔"
میں نے اپنے چھوٹے لڑکے سے گڑ منگوا کر دم کیا اور انہیں دے دیا اور ساتھ ہی بتا بھی دیا کہ اسے نہار منہ
کھانا ہے۔ جب دوسری صبح نہار منہ مریضہ نے گڑ کھایا تو ایک جن حاضر ہو گیا۔ وہ جن کیا حاضر ہوا ان
کے گھر میں ایک زلزلہ آ گیا۔ وہ بھاگے بھاگے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ کے علاج سے
آرام آنے کی بجائے نیا مسئلہ کھڑا ہو گیا ہے۔ میں نے انہیں حوصلہ دیا کہ میں اس کا بھی آ کر علاج کرتا
ہوں۔ میں اپنے گھر سے ہی ان کے گھر کا محاصرہ کر کے روانہ ہوا۔ میں نے سات مرتبہ سورۃ مزمل پڑھ کر
تصور میں ہی ان کے گھر کا حصار اس لیے کھینچا کہ میرے وہاں جانے پر کہیں وہ جن بھاگ نہ جائے۔
محاصرہ کرنے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہ جن چاہے کتنی ہی بلندی پر یا کتنا ہی دور کیوں نہ ہو، قابو میں
آ جاتا ہے۔ جب میں ان کے گھر پہنچا تو تمام اہل خانہ بہت پریشان تھے۔ "جن" نے ان کے گھر کا سارا
سامان الٹ پلٹ دیا تھا۔ میرے عزیز و اقارب مجھے مخاطب کر کے پوچھنے لگے کہ آپ جنات کا علاج
کیسے کریں گے؟ میں نے انہیں تسلی دی کہ میں نے ان کو عملیات کے ذریعے جکڑ لیا ہے، اس لیے گھبرانے
کی ضرورت نہیں۔

جب میں نے پڑھائی شروع کی تو معلوم ہوا کہ اس گھر میں ایک نہیں

جنات نے یہ وعدہ کر لیا کہ آئندہ ان گھر والوں کو تنگ نہیں کریں گے۔ معاف کر دیا۔ اس کے بعد اللہ کے فضل سے میری عزیزہ کو دوبارہ کبھی سر درد کا مسئلہ پیش نہ آیا۔

سرکش جنات کے لیے میرا پیغام ہی کافی ہے:

ان واقعات کے بعد مجھے اپنی صلاحیتوں کا علم ہوا اور یوں میں نے سورۃ مزمل کے عمل سے بہت کام لیے۔ جس طرح گھر بیٹھے مجھے آسانی کے ساتھ روحانی عملیات پر دسترس حاصل ہوئی۔ اس سہولت کا موقع بہت کم خوش نصیبوں کو ملتا ہے۔

صوفی عبدالحمید صاحب نے بتایا کہ روحانی وظائف میں قوت پیدا کرنے کے لیے میں اس عمر میں بھی روزانہ اتنی پڑھائی کرتا ہوں کہ عام آدمی کے بس کی بات نہیں کہ وہ روزانہ اتنی پڑھائی کے لیے وقت نکال سکے۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی گھر میں جنات کا اثر ہو تو میں مریض کو صرف اتنا ہی کہتا ہوں کہ وہ گھر جا کر میری طرف سے جنات کو صرف اتنا پیغام دے دے کہ "صوفی عبدالحمید کہتا ہے کہ اس گھر سے دفع ہو جاؤ۔" اللہ کے فضل سے جس گھر میں میرا پیغام پہنچ جاتا ہے، وہاں دوبارہ کبھی کسی جن کو شرارت کی جرأت نہیں ہوتی۔ اگر کہیں زیادہ پیچیدہ مسئلہ ہو تو میں پانی دم کر کے دے دیتا ہوں، جس پر میں نے ایک ہزار مرتبہ قل شریف پڑھ کر دم کیا ہوتا ہے اور ساتھ ہی کچھ مسنون وظائف کے پڑھنے کی

سے دفع ہو جاؤ۔" اللہ کے فضل سے جس گھر میں میرا پیغام پہنچ جاتا ہے۔ وہاں دوبارہ کبھی کسی جن کو شرارت کی جرأت نہیں ہوتی۔ اگر کہیں زیادہ پیچیدہ مسئلہ ہو تو میں پانی دم کر کے دیتا ہوں جس پر میں نے ایک ہزار مرتبہ قل شریف پڑھ کر دم کیا ہوتا ہے اور ساتھ ہی کچھ مسنون وظائف کے پڑھنے کی تاکید بھی کرتا ہوں۔ اکثر مریضوں کو اللہ کے فضل سے شفا مل جاتی ہے۔

میرے پاس جو لوگ پہنچتے ہیں وہ جعلی عاملوں کے دھکے کھا کر ہی پہنچے ہیں۔ مگر انہیں یہاں کسی قسم کا نذرانہ دیے بغیر درست علاج کرانے کا موقع ملتا ہے۔ یہاں ایک بات کی وضاحت کر دوں کہ جب میں کسی جنات کے مریض کو یہ اجازت دیتا ہوں کہ وہ میرا نام لے کر اپنے گھر میں جنات کو دفع ہونے کا پیغام دے دے تو صرف اتنا کہنے سے کام نہیں ہوتا۔ بلکہ مجھے بھی اس کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے اور رات کو اس مریض کے علاج کے لیے دیر تک پڑھائی کرتا ہوں۔ یہ وضاحت کرنے کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ کہیں یہ نہ ہو کہ کوئی یہ تحریر پڑھ کر میرا نام لے کر جنات کو بھگانے کی کوشش کرے اور بعد میں اسے مزید پریشانی اٹھانی پڑے۔

یاد رہے کہ شفا اللہ نے اپنے ہاتھ میں رکھی ہے۔ میرا کام صرف خلوص دل کے ساتھ محنت کرنا ہے۔

باقی نفع و نقصان کا مالک صرف خدا کی ذات ...

رکھے۔

سورۃ رحمان کے ذریعے جادوگر کی ہلاکت:

صوفی عبدالحمید صاحب نے روحانی عملیات کے ضمن میں اپنے تجربات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ سورۃ مزمل کے بامؤکل عمل کی کامیابی کے بعد دوسرے عملیات مجھے جس طرح حاصل ہوئے، آپ یقیناً میری باتیں سن کر حیران ہوں گے۔ وہ اس لیے کہ مجھے بہت سے روحانی وظائف رب کریم کی طرف سے نیند کے دوران خواب میں عطا ہوئے۔ اکثر یوں ہوتا کہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرتے کرتے سو جاتا تو خواب میں کوئی واقعہ پیش آجاتا یا کسی اشارے سے رہنمائی مل جاتی۔ مثال کے طور پر آج سے دس سال پہلے میرے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا۔ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں سیالکوٹ بسوں کے اڈے پر کھڑا ہوں۔ میں ایک طرف کو چلنے کا ارادہ کرتا ہوں تو ایک شخص آگے بڑھ کر مجھے روکنے کی کوشش کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ اس طرف نہ جائیں۔ ادھر ایک بہت بڑا جادوگر ہے۔ وہ آپ کو نقصان پہنچائے گا۔ میں اس کے مشورے کی پرواہ کیے بغیر اس طرف چلتا ہوں تو اچانک دو افراد نمودار ہوتے ہیں۔ وہ شکل سے نیک آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ دونوں ہی باریش ہیں۔ وہ مجھے مخاطب کر کے کہتے ہیں

ہیں۔ وہ شکل سے نیک آدمی معلوم ہوتے ہیں۔ دونوں ہی باریش ہیں۔ وہ مجھے مخاطب کر کے کہتے ہیں
کہ تم ہم سے چند سو روپے لے لو اور اس طرف نہ جاؤ۔ مگر میں انہیں جواب دیتا ہوں کہ تم مجھے رقم کا
لالچ نہ دو۔ میں اس طرف ضرور جاؤں گا۔ جب میں بحث و تکرار کے بعد ان کی چپقلش کو چھوڑ کر تھوڑا سا
آگے بڑھتا ہوں تو چند قدم چلنے کے بعد میرے چاروں طرف آگ روشن ہو جاتی ہے۔ میں محسوس کرتا
ہوں کہ جادوگر نے مجھ پر کوئی عمل کر دیا ہے۔ میں اس سے بچنے کے لیے خواب میں ہی سورۃ الرحمان کی
تلاوت شروع کر دیتا ہوں تو وہ آگ مجھے چھوڑ کر اس جادوگر کی طرف پلٹ جاتی ہے اور میرے دیکھتے
ہی دیکھتے وہ جادوگر اپنی ہی جلائی ہوئی آگ میں جل کر بھسم ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد وہ دونوں باریش افراد دوبارہ نمودار ہوتے ہیں۔ جنہوں نے مجھے 1500 روپے کا لالچ
دیا تھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے تمہیں منع بھی کیا تھا کہ اس طرف کو نہ جاؤ مگر تم نے ہماری بات نہیں مانی۔
اسی بحث و تکرار میں، میں انہیں برا بھلا کہتا ہوں۔ اس کے ساتھ ہی گھڑی کا الارم بج اٹھتا ہے اور میں
بیدار ہو جاتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ سورۃ الرحمان والا عمل خواب میں ہی مجھے میرے خدا کی طرف سے
عطا ہو گیا۔ بعد میں، میں نے سیالکوٹ جا کر اس واقعہ کی تحقیق کی تو مجھے معلوم ہوا کہ واقعی اس مقام پر

ایک جادوگر رہتا تھا۔ لوگ اس کی بت پوجا پاٹ کرتے تھے مگر کسی صحیح العقیدہ شخص نے اسے قتل کر دیا۔

عملیات میں درود ابراہیمی کی اہمیت:

میں اکثر شہر سے اپنے گاؤں پیدل ہی جایا کرتا تھا۔ راستے میں ایک قبرستان آتا ہے جس سے گزر کر جانا پڑتا۔ یہ رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ ایک دن سحری سے کچھ وقت پہلے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ اس قبرستان میں ایک قبر کو آگ لگی ہوئی ہے۔ یہ منظر دیکھ کر میں نیند کی حالت میں ہی درود ابراہیمی پڑھنا شروع کر دیتا ہوں تو وہ آگ بجھ جاتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور اب میں اکثر پانی دم کر کے دیتا ہوں تو دوسرے وظائف کے ہمراہ درود ابراہیمی کو خاص طور پر پڑھتا ہوں کیونکہ اس کی برکت سے دم کیے ہوئے پانی کا اثر اسی طرح تیز ہو جاتا ہے جس طرح کسی قیمتی دوائی میں حکیم لوگ کستوری کو استعمال کر کے اس کی افادیت بڑھا دیتے ہیں۔

سورۃ جن کے عمل میں ناکامی کا سامنا:

صوفی صاحب نے بتایا کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص کو ہر عمل میں کامیابی حاصل ہو۔ اپنے ساتھ بیتے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب میں نے شروع شروع میں عملیات و روحانی وظائف

صوفی صاحب نے بتایا کہ ضروری نہیں کہ ہر شخص کو ہر عمل میں کامیابی حاصل ہو۔ اپنے ساتھ پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جب میں نے شروع میں عملیات و روحانی وظائف کو سیکھنے کا سلسلہ شروع کیا تو میری ملاقات سرگودھا کے ایک حافظ صاحب سے ہوئی۔ انہوں نے مجھے سورۃ "جن" کا ایک عمل بتایا کہ رات کو ایک مقررہ وقت پر روزانہ 21 مرتبہ سورۃ "جن" پڑھنی ہے۔ جب سورۃ "جن" پڑھنے کا آغاز کرتا ہے تو ایک چراغ جلا کر سامنے رکھ لیتا ہے۔ پھر اس چراغ کی روشنی پر مسلسل نظریں جما کر سورۃ "جن" 21 مرتبہ پڑھنی ہے۔ جب میں نے یہ عمل شروع کیا تو تیسرے چوتھے روز ہی چراغ کی روشنی میں تین جنات حاضر ہو گئے۔ مجھے ان سے کوئی خوف تو محسوس نہ ہوا مگر جنات کی یہ حاضری رائیگاں گئی۔ کیونکہ اس عمل کے دوران جو جنات حاضر ہوتے وہ بت بنے کھڑے رہتے۔ نہ مجھ سے ہم کلام ہوتے اور نہ ہی کسی سوال کا جواب دیتے۔ مجھے اس محنت کے نتیجے میں کچھ حاصل نہ ہوا۔ بالآخر ڈیڑھ سال کی متواتر پڑھائی کے بعد میں نے یہ عمل کرنا چھوڑ دیا۔

جنات اور جادو کا اثر لاعلاج مرض نہیں:

صوفی عبدالحمید صاحب نے اپنے تجربات کی روشنی میں کالے جادو کے اثرات پر گفتگو کرتے ہوئے

فرمایا کہ جادو اور جنات کے زیر اثر افراد کا مرض لاعلاج نہیں۔ بشرطیکہ ہم خلوص نیت کے ساتھ اپنے پروردگار کو مدد کے لیے پکاریں۔ اگر کوئی بھی باعمل مسلمان شیطانی ہتھکنڈوں کے مدمقابل کھڑا ہونے کا تہیہ کر لے تو معمولی محنت سے ان امراض سے بآسانی نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہاں یہ ضروری ہے کہ عمل کرنے والا مضبوط قوت ارادی کا مالک اور باعمل مسلمان ہو۔ اس کے علاوہ مریض کا اللہ پر کامل یقین اور طریقہ علاج پر اطمینان بھی مریض کے جلد صحت یاب ہونے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

مریض کا اطمینان علاج پر کس حد تک اثر انداز ہوتا ہے، میں اپنے تجربے کی بنیاد پر ایک حقیقی مثال آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ بعض اوقات جب میں گھر میں موجود نہیں ہوتا تو اکثر مریض میرے اہل خانہ کو اپنا مرض بتا کر پانی کی بوتل دم کرنے کے لیے دے جاتے ہیں۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ گھر والوں کو مجھے بتانا یاد نہ رہا اور انہوں نے از خود ہی فرض کر لیا کہ میں نے پانی دم کر دیا ہوگا۔ جب دوسرے دن وہ مریض دم کیا ہوا پانی لینے آیا تو انہوں نے وہ بوتل اس کے حوالے کر دی حالانکہ اس پانی پر دم نہیں کیا گیا تھا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں شفا دے دی۔

جبکہ پانی دم کرنے کی حقیقت یہ ہے کہ میں جس آسیب زدہ مریض کو پانی دم کرکے دیتا ہوں، جب وہ مریض پانی کا استعمال شروع کرتا ہے تو میرے موکلات کا خود بخود وہاں پہرہ لگ جاتا ہے اور تنگ کرنے والے

ریض دم کیا ہوا پانی پینے آیا تو انہوں نے وہ بوتل اس کے حوالے کر دی حالانکہ اس پانی پر
تھا لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں شفاء دے دی۔

جبکہ پانی دم کرنے کی حقیقت یہ ہے کہ میں جس آسیب زدہ مریض کو پانی دم کر کے دیتا ہوں
ریض پانی کا استعمال شروع کرتا ہے تو میرے موکلات کا خود بخود وہاں پہرہ لگ جاتا ہے اور تنگ
نے جنات وہاں سے بھاگ جاتے ہیں اور مریض اللہ کے فضل و کرم سے صحت یاب ہو جاتا ہے

باعمل مسلمان جنات کا علاج کرنے پر دسترس رکھتا ہے:

صوفی صاحب کے بقول جنات بلاوجہ کسی کو تنگ نہیں کرتے، بلکہ وہ خود انسانوں سے ڈرتے
تہ جو جنات کسی کے کہنے پر جادوگر عامل نے بھیجے ہوں۔ ان سے بچاؤ کی بروقت تدبیر
وری ہے۔ کیونکہ یہ خبیث جنات جس گھر میں ایک مرتبہ بیٹھ جائیں۔ سمجھ لیں کہ ان کے لیے
دروازہ مستقل طور پر کھل گیا۔ یہ بے ایمان جنات جس گھر میں ایک مرتبہ داخل ہو جائیں وہاں
کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ مگر اس کے باوجود ان سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ ہر باعمل
علاج کرنے پر دسترس رکھتا ہے۔

جادوئی عمل براہ راست انسانی ذہن پر اثر انداز ہو سکتے ہیں:

ر آپ روحانی عملیات پر عبور رکھتے ہیں تو آپ کو بروقت شیطانی طاقتوں کے مالک نام نہاد

عاملوں اور پیروں کے ساتھ مقابلے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔ کیونکہ ان عاملوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ کسی نا تجربہ کار حقیقی روحانی عامل کو اپنے جادوئی عمل کے ذریعے پسپا ہونے پر مجبور کر دیں۔

میرا بھی کئی مرتبہ شیطانی عاملوں سے آمنا سامنا ہوا مگر اللہ کا شکر ہے کہ اس کی دی ہوئی روحانی طاقت نے مجھے ہمیشہ سرخرو کیا۔ صوفی صاحب نے کہا کہ میں آپ کو روحانی عملیات کی طاقت کے چند دلچسپ واقعات سناتا ہوں۔ انہوں نے گائیوں والوں سے اپنے مقابلے کی روداد بیان کرتے ہوئے کہا کہ آپ نے اکثر ایسی آوارہ گائیوں کو گھومتے ہوئے دیکھا ہو گا جن کے سینگوں کے ساتھ کپڑے کی تھیلیاں بندھی ہوتی ہیں۔ یہ گائیں بابے کی گائیوں کے نام سے شہرت رکھتی ہیں۔ ان گائیوں کے متعلق لوگوں میں بہت سے گمراہ کن عقائد پائے جاتے ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ بعض ضعیف العقیدہ قسم کے لوگ ان گائیوں کی عقیدت کی حد تک پوجا کرتے ہیں۔ ان گائیوں کے سرپرستوں نے باقاعدہ پیری مریدی کا سلسلہ قائم کیا ہوا ہے مگر ان کے حلقہ اثر میں زیادہ تر مرید میراثی قوم سے تعلق رکھتے ہیں۔

بابے کی ان گائیوں کا قافلہ ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق مختلف شہروں میں چند دن قیام کرنے کے بعد اگلی منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ کسی بھی شہر میں مستقل قیام نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان گائیوں کے مریدین کی اکثریت خود معاشی مسائل کا شکار ہونے کی وجہ سے زیادہ دنوں تک مہمان

ہاں کی ان گائیوں کا قافلہ ایک طے شدہ پروگرام کے مطابق مختلف شہروں میں چند دن قیام کرنے کے بعد اگلی منزل کی طرف روانہ ہو جاتا ہے۔ کسی بھی شہر میں مستقل قیام نہ کرنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ ان گائیوں کے مریدین کی اکثریت خود معاشی مسائل کا شکار ہونے کی وجہ سے زیادہ دنوں تک مہمان نوازی کا بوجھ اٹھانے کی سکت نہیں رکھتی۔ ہر شہر میں پڑاؤ کے دوران گائیوں کو اپنی خوراک کے لیے خود ہی جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ ان بچاری گائیوں نے یہ سیکھ لیا ہے کہ انہیں اپنا پیٹ کس طرح بھرنا ہے۔

گائیوں والوں کے لیے اس سے زیادہ تو آسان اور کیا کام ہوگا کہ یہ مقدس گائیں سارا دن گھوم پھر کر نہ صرف مال مفت سے اپنا پیٹ بھرتی ہیں بلکہ جب یہ رات کو واپس پڑاؤ کی جگہ پر جمع ہوتی ہیں تو اپنے ساتھ بہت سی نقد رقم بھی لاتی ہیں۔ یہ رقم ضعیف العقیدہ لوگوں کے نذرانوں پر مشتمل ہوتی ہے جو ثواب حاصل کرنے کی نیت سے ان تھیلیوں میں ڈال دیتے ہیں جو گائیوں کے سینگوں کے ساتھ بندھی ہوتی ہیں۔ ان گائیوں کے ماننے والوں نے بہت سی جھوٹی روایات بھی پھیلا رکھی ہیں کہ اگر یہ گائیں کسی چیز کو کھانا چاہیں تو انہیں منع نہیں کرنا چاہیے یا کوئی شخص گائیوں کے سینگوں کے ساتھ بندھی ہوئی تھیلیوں سے رقم چرائے تو اس کو بہت سخت نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔

یہ تھیں وہ باتیں جو گائیوں کے متعلق عام طور پر سننے آتی ہیں۔ اب ہوا یوں کہ ایک مرتبہ یہ قافلہ

ان گائیوں کے قافلے نے ہمارے شہر میں قیام کیا۔ شہر کے باہر میراثیوں کی آبادی کے قریب انہوں نے ڈیرہ لگایا۔ میرے ایک دوست نے مجھے آ کر بتایا کہ میری ایک مجاور سے ملاقات ہوئی تو وہ ان گائیوں والے اپنے پیر صاحب کی تعریفیں بیان کرتے ہوئے کہنے لگا کہ ہمارے گرو بہت پہنچی ہوئی ہستی ہیں بعد کوئی عامل ان کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ میں نے اپنے دوست کی باتیں سننے کے بعد اگلے دن وہاں جانے کا پروگرام بنایا۔ دوسری صبح ہم ان کے پڑاؤ کے مقام پر پہنچ گئے۔ میرے علم میں یہ بات تھی کہ ان گائیوں والوں کے پاس جادو، ٹونے کا ایک ایسا عمل ہوتا ہے کہ وہ جس شخص کی شکل دیکھ لیں اور پھر چاہیں تو شیطانی عمل کے ذریعے رات کو خوفزدہ کر کے اسے سونے نہیں دیتے۔

وہاں ہماری ملاقات ایک مجاور سے ہوئی جو گائیوں کی خدمت پر مامور تھا۔ میں نے اسے کہا کہ میری ملاقات اپنے پیر صاحب سے کراؤ، میں ان کا مرید ہونے کے لیے آیا ہوں۔ وہ مجاور بتانے لگا کہ ہمارے گرو یعنی پیر صاحب بہت پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ اگر ان کی اجازت کے بغیر کوئی شخص ان گائیوں کا دودھ حاصل کرلے تو وہ دودھ خون بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ہمارے پیر صاحب کا کہنا نہ مانے تو اس کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں اور بالآخر مجبوراً اسے ان کا مرید ہونا پڑتا ہے۔ میں نے

ہمارے گرو جی پیر صاحب بہت پہنچے ہوئے بزرگ ہیں۔ اگر ان کی اجازت کے بغیر کوئی شخص ان کی گائیوں کا دودھ حاصل کرے تو وہ دودھ خون بن جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی ہمارے پیر صاحب کا کہنا نہ مانے تو اس کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں اور بالآخر مجبوراً اسے ان کا مرید ہونا پڑتا ہے۔ میں نے اس سے کہا تم نے جس برتن میں دودھ دوہا ہے مجھے دس قدم کے فاصلے پر کھڑے ہو کر وہ برتن دکھا کر دو۔ دوہا ہوا اس دودھ کو چاہے کسی صندوق میں رکھ دینا اور پھر اپنے گرو سے کہنا کہ وہ اپنے ہر عمل کے ذریعے زور لگا کر دیکھ لے۔ اگر وہ دودھ خون میں تبدیل ہو گیا تو ہم ان گائیوں کی نوکری کریں گے اور اگر وہ دودھ اصلی حالت میں رہا تو کیا تم یہ لعنتیوں والا کام چھوڑ دو گے؟

وہ چلا اور کہنے لگا کہ آپ کی باتوں کا جواب ہمارا گرو ہی دے سکتا ہے۔ اس کے بعد وہ ہمیں اپنے گرو کے پاس لے گیا۔ مضبوط جسم اور بلند قد وقامت کا ایک لحیم شحیم آدمی چارپائی پر بیٹھا تھا جبکہ اس کے ارد گرد عقیدت مند مریدنیاں ہجوم کی صورت میں زمین پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ اس نے میری طرف غور سے دیکھا اور بغیر کسی سوال وجواب کے کہنے لگا کہ آپ کل آئیں۔ میں نے سخت لہجے میں کہا کہ اب کیا ہے؟ مگر وہ کچھ نہ بولا۔ میں نے آنے سے پہلے اسے کہا کہ اچھی طرح دیکھ لو، کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ یہ رات کو جادوئی عمل کے ذریعے مجھے پریشان کرنے کی کوشش کرے گا۔

وہ کسی کو شرارت کے لیے بھیجے تو اس کا علاج ہو جائے۔ اس گائیوں والے بابے نے رات مجھ پر جادو کا وار کیا۔ یہ سحری کا وقت تھا اور میں معمول کی پڑھائی میں مصروف تھا۔ مجھے معلوم ہو گیا مگر اس کی کوئی تدبیر کامیاب نہ ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس شر سے محفوظ رکھا۔ جب صبح ہوئی تو میں اس کو ملنے کے لیے گیا مگر وہ وہاں سے فرار ہو کر کسی دوسرے شہر کو روانہ ہو گیا تھا۔

میں اپنے تجربے کی بنیاد پر آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے عاملوں سے کوئی عام روحانی عامل مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ ہی کرنا چاہیے۔ کیونکہ اگر آپ کو روحانی عملیات پر مکمل عبور حاصل نہیں تو اس صورت میں یہ آپ کو پریشان کر سکتے ہیں اور اگر یہ آپ کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں تو یہ اس کی خوب تشہیر کر کے اپنے عقیدت مندوں میں اضافہ کر لیتے ہیں۔

ابھی میں نے آپ کو شیطانی عاملوں کے ساتھ مقابلہ نہ کرنے کی جو تلقین کی ہے، میرے یہ خیالات کس حد تک درست ہیں، اس کا اندازہ آپ کو یہ واقعہ پڑھنے کے بعد ہو گا۔

صوفی محمد عبداللہ صاحبؒ بہت بڑے عامل گزرے ہیں، صوفی صاحب شاہ اسماعیل شہیدؒ کے کارکن تھے۔ اس زمانہ میں انگریز صوفی صاحب کو گرفتار کرنا چاہتے تھے مگر لوگوں کو ان کے ساتھ اتنی محبت تھی کہ [illegible] وہ نہ صرف عالم باعمل بلکہ ایک نڈر مجاہد بھی تھے۔ ڈوگرہ کے

تھے۔ اس زمانہ میں انگریز صوفی صاحب کو گرفتار کرنا چاہتے تھے مگر لوگوں کو ان سے اتنی محبت تھی کہ
کوئی ان کا ٹھکانہ بتانے پر آمادہ ہی نہ ہوتا۔ وہ نہ صرف عالم باعمل بلکہ ایک نڈر مجاہد بھی تھے۔ ان کے
ایک مولوی صاحب نے عملیات سیکھنے کے لیے بہت عرصہ تک ان کی خدمت کی۔ جب مولوی صاحب
کو عملیات پر مکمل عبور حاصل ہو گیا تو انہوں نے اجازت لے کر واپسی کا ارادہ کیا۔ ڈنگہ شہر میں کچھ عرصہ
تک تو انہوں نے استقامت دکھائی اور مریضوں کا صحیح علاج کیا۔ مگر جلد ہی ان کے قدم ڈگمگا گئے اور
دنیاوی لالچ نے ان کی عقل پر پردہ ڈال دیا۔ سب سے پہلے انہوں نے مسلک اہلحدیث کو چھوڑ کر نیا
مسلک اختیار کیا۔ اس کے بعد انہوں نے روحانی عملیات کی آڑ لے کر ہر طرح کے جائز و ناجائز کام
کرنے شروع کر دیے۔

ایک حافظ قرآن نوجوان جو عقیدہ توحید پر سختی سے کاربند تھا، ان کے پاس گیا اور ان کی غیر شرعی
حرکات پر بحث و مباحثہ شروع کر دیا۔ حافظ قرآن کے تند و تیز سوالات سے پریشان ہو کر مولوی صاحب
غصے میں آ گئے اور اس نوجوان سے کہا کہ جاؤ یہاں سے چلے جاؤ اور صبح داڑھی منڈوا کر میرے پاس آنا۔
میں نے تم جیسے بہت دیکھے ہیں۔ مسئلہ یہ ہے کہ وہ حافظ قرآن نوجوان عامل نہیں تھا اور نہ ہی اس میں کوئی

خدمت میں جا حاضر ہوا۔ اگر وہ حافظ قرآن نوجوان عامل ہوتا یا کسی عامل کو ہی اپنے ساتھ لے کر مولوی صاحب سے مقابلہ کرتا تو ہرگز مولوی اس پر اثر انداز نہ ہوتا۔ جب مجھے اس واقعہ کا علم ہوا تو مجھے بے حد افسوس ہوا۔ اس وقت پانی سر سے گزر چکا تھا۔

صوفی عبدالحمید صاحب نے بتایا کہ بعض عاملوں نے ایسے عملیات میں مہارت حاصل کی ہوتی ہے کہ وہ اپنے خیالات کو دوسروں کے ذہن پر اثر ڈال کر مسلط کر دیتے ہیں۔ صوفی صاحب کہنے لگے کہ میرے ساتھ بھی ایک مرتبہ اس قسم کا واقعہ پیش آ چکا ہے کہ ایک جادوگر نے اپنے عمل کے ذریعے مجھ پر ایسا مہلک وار کیا کہ اگر اللہ تعالیٰ اس موقع پر میری مدد نہ کرتا تو شاید میں بھی اس جادوئی عمل کے زیر اثر آ جاتا۔

یہ 1998ء کی بات ہے کہ میں عمرہ کرنے کے لیے سعودی عرب گیا۔ وہاں میری ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی جو ان دنوں لندن میں مقیم تھا۔ جبکہ اس کا آبائی گاؤں میری رہائش سے قریب ہی تھا۔ یہ نوجوان اور اس کے ساتھی بارہ افراد پر مشتمل ایک گروپ کی صورت میں لندن سے عمرہ کرنے کے لیے آئے تھے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک پیر بھی تھا۔ میں نے اس نوجوان سے سوال کیا کہ مجھے

یہ نوجوان اور اس کے ساتھی بارہ افراد پر مشتمل ایک گروپ کی صورت میں لندن سے عمرہ کرنے کے لیے
آئے تھے۔ ان کے ساتھ ان کا ایک پیر بھی تھا۔ میں نے اس نوجوان سے سوال کیا کہ مجھے بتاؤ کہ تمہارا
اور تمہارے پیر کا مشن کیا ہے؟ وہ کہنے لگا کہ اللہ کے رسول ﷺ کی سنت کو زندہ کرنا۔ میں نے اسے کہا کہ تم
لوگوں کی حرکات تو اس کے برعکس ہیں۔ جو تعلیمات رسول ﷺ نے بتائی ہیں، آپ لوگوں کا عمل تو ان
احکامات کی مخالفت کی نشاندہی کرتا ہے۔

وہ کہنے لگا کہ نہیں ہمارا طریقہ بالکل ٹھیک ہے۔ حرم پاک میں اکثر میرا ان سے آمنا سامنا ہو جاتا۔
ایک دن لندن سے آئے ہوئے اس گروپ کے پیر صاحب مجھ سے اگلی قطار میں نماز کے لیے کھڑے
ہوئے اور مجھے پچھلی صف میں جگہ ملی۔ نماز کے بعد میرے پاس بیٹھا ہوا ایک لڑکا ان پیر صاحب کی طرف
اشارہ کر کے مجھ سے پوچھتا ہے کہ یہ صاحب کون ہیں؟ میں اسے جواب دیتا ہوں کہ مجھے تو یہ کوئی جادوگر
معلوم ہوتا ہے۔ اس نامعلوم لڑکے نے جا کر انہیں بتایا کہ وہ شخص آپ کو جادوگر کہتا ہے۔ اللہ جانے اس
پیر نے کیا عمل کیا کہ حرم پاک میں ہی بیٹھے بیٹھے میرا دل کرنے لگا کہ میں اس پیر کا مرید ہو جاؤں۔ اس
کی مریدی اختیار کیے بغیر میں رہ نہیں سکتا۔ میں نے لاکھ دل پر قابو پانے کی کوشش کی مگر میرا کوئی بس

چلا۔ پھر میرے ذہن میں اچانک چڑھائی کا خیال آیا۔ جونہی میں نے وظائف کی دہرائی شروع کی تو مجھے ان خیالات سے نجات مل گئی۔ جب وہ اپنے مشن میں ناکام ہو گیا اور اسے محسوس ہو گیا کہ اسے ناکامی ہوئی ہے تو وہ میرے پاس آیا اور بڑی محبت کے ساتھ کہا کہ میرے لیے بھی دعا کریں تو میں نے انشاءاللہ کہہ کر اس سے اپنی جان چھڑائی۔

اس واقعہ کو بیان کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ جادوئی عمل میں اثر انداز ہونے کی تاثیر موجود ہے مگر قرآن مجید کے ذریعے روحانی طاقت کے استعمال سے اس کا سدباب بھی ممکن ہے۔

روحانی عملیات

یہ وہ وظائف ہیں جنہیں ہر مسلمان مرد وعورت آسانی سے کر سکتے ہیں۔

یہ وظائف جو آپ کی خدمت میں پیش کیے جا رہے ہیں، ان کو بتانے کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ہم نے ہر آدمی کو عامل بنانے کا عہد کیا ہوا ہے۔ بلکہ مقصد صرف یہ ہے کہ ہر آدمی کم از کم اپنی حفاظت خود کر سکے۔

ایک بات یاد رکھنے کی ہے کہ اگر آپ باقاعدہ وظائف کی دہرائی نہیں کرتے اور آپ نے کسی استاد کی رہنمائی میں خاص قسم کے وظائف نہیں کیے تو کالے علم والے جادوگروں سے خواہ مخواہ مقابلہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس میں بزدلی کی کوئی بات نہیں۔ اگر آپ کو زیادہ ہی شوق ہے تو پہلے اس کے مقابلہ کی طاقت پیدا کریں، پھر ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص نے ہاتھ میں تلوار پکڑی ہوئی ہو اور میں ہاتھ میں ڈنڈا بھی نہ پکڑوں اور مقابلے میں آمنے سامنے آ جاؤں تو ظاہر ہے کہ نقصان میرا ہی ہوگا۔ جادو چونکہ با اثر ہے اور اگر کسی پر اس کا وار ہو جائے تو اس کے اثر انداز ہونے سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ (مگر باذن اللہ) لیکن اس کا توڑ بھی ہے اور وہ ہے کلام الٰہی۔

اگر آپ کسی علاج کرنے والے سے رابطہ کرتے ہیں تو پہلے مکمل تحقیق کرلیں کہ کہیں وہ در پردہ جادوگر تو نہیں [illegible]

نقصان [illegible] ہو۔ جادو [illegible]
انکار نہیں کیا جا سکتا۔ (مگر باذن اللہ) لیکن اس کا توڑ بھی ہے اور وہ ہے کلام الٰہی۔

اگر آپ کسی علاج کرنے والے سے رابطہ کرتے ہیں تو پہلے مکمل تحقیق کر لیں کہ کہیں وہ خود جادوگر تو نہیں۔ آج کل جادو ٹونے کے ماہروں نے بھی روحانی عملیات کے ذریعے علاج کرنے کا ڈھونگ رچا رکھا ہے۔ تھوڑا سا دماغ کو حاضر رکھیں تو فوراً پتا چل جاتا ہے کہ علاج کرنے والا کس طبقے سے تعلق رکھتا ہے۔ جو عامل اللہ کی حلال کی ہوئی چیزوں پر پابندیاں لگائے، سمجھ لیں اس میں ضرور کوئی گڑبڑ ہے۔ مثلاً اگر کوئی بڑا گوشت کھانے سے منع کرے وغیرہ تو پھر شک والی بات نہیں بلکہ یقین کر لیں کہ اس شخص کا طریقہ علاج اسلامی اصولوں کے منافی ہے۔

میری طرف سے ان وظائف کی ہر خاص و عام کو اجازت ہے۔ مگر کوئی بھی شخص ان وظائف کے ذریعے علاج کرنا چاہے تو اسے معاوضہ وصول کرنے کی اجازت نہیں۔ اگر وہ معاوضہ طلب کرے گا تو نقصان کا خود ذمہ دار ہوگا۔ فی سبیل اللہ ان وظائف کے ذریعے ان شاء اللہ مریض اور معالج دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔

یہاں جن قرآنی وظائف کے ذریعے علاج کا طریقہ کار بتایا جاتا ہے، وہ محض خیال آرائی کے نتیجے میں تخلیق نہیں کیے گئے، بلکہ یہ وہ وظائف ہیں جو صوفی عبدالحمید صاحب کو تجربات و مشاہدات کے نتیجے میں حاصل [illegible]

بغیر ان سے استفادہ نہیں کیا جاسکتا۔

جنات اور جادو کی پہچان کا آسان طریقہ:

اگر آپ کو شک ہو کہ آپ کے اہل خانہ یا کسی عزیز پر کسی بدبخت نے جادو کرادیا ہے یا آپ کو واضح طور پر جنات کے اثرات نظر آئیں تو اس سلسلے میں سب سے پہلا کام یہ کریں کہ باقاعدہ علاج شروع کرنے سے پہلے مرض کی تشخیص کرلیں۔ مرض کی تشخیص کا یہ عمل مجھے صوفی محمد عبداللہ صاحبؒ ماموں کانجن والوں سے ملا تھا۔ مرض کی تشخیص کا طریقہ یہ ہے کہ باوضو ہوکر ایک گلاس پانی اپنے پاس رکھ لیں۔ ایک مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر اس پر پھونک ماریں۔ اس کے بعد دس مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر پھونک ماریں۔ دس دس مرتبہ چاروں قل (الکافرون، الاخلاص، الفلق، الناس) پڑھ کر چار مرتبہ پھونک مار کر پانی دم کریں۔ دس مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر پھونک ماریں۔ آخر میں دوبارہ ایک مرتبہ درود ابراہیمی نماز والا پڑھ کر پھونک ماریں۔ اس طرح یہ عمل مکمل ہوگیا۔ دم کیا ہوا یہ پانی جادو یا آسیب زدہ مریض کو پلا دیں۔

اگر پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہو تو جنات کا اثر ہے۔ اگر پانی ترش (کھٹا) محسوس ہو تو جادو کا اثر ہے

دیکھے۔
اگر پانی کا ذائقہ کڑوا محسوس ہو تو جنات کا اثر ہے۔ اگر پانی ترش (کھٹا) محسوس ہو تو جادو کا اثر ہے اور اگر پانی کا ذائقہ تبدیل نہ ہو تو جسمانی بیماری ہے۔ اس مریض کا ڈاکٹر سے علاج کروائیں۔

جنات اور جادو کے اثرات سے نجات کے لیے سورۃ بقرۃ کا خاص عمل:

جنات اور جادو کے اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لیے آپ میرے ایک آزمودہ طریقے پر عمل کریں۔ انشاء اللہ آپ کی تمام پریشانیاں اور مسئلے حل ہو جائیں گے۔ مگر اس کے لیے آپ کو تھوڑی سی محنت کرنا ہوگی۔ اس عمل میں سورۃ البقرۃ کو ایک خاص انداز سے پڑھنا ہے۔ جس کا طریقہ یہ ہے کہ جس گھر، دکان یا فرد پر جادو یا جنات کا اثر ہو اس خاندان کا کوئی فرد اس عمل کا آغاز کرے۔ اس عمل کو کرنے کے دوران کسی سے گفتگو نہیں کرنی۔ ایک جگہ اور ایک وقت مقرر کرلیں۔ عمل کرنے کے لیے سب سے بہتر وقت رات کا ہوتا ہے۔ اگر کسی مجبوری کی وجہ سے رات کو یہ عمل کرنا ممکن نہ ہو تو دن کے وقت بھی کیا جا سکتا ہے۔ من میں آہستہ آہستہ پڑھنے سے عمل زیادہ طاقتور ہوگا۔ خواتین بھی یہ عمل کر سکتی ہیں۔

باوضو ہو کر کسی برتن میں پانی ڈال کر اپنے پاس رکھ لیں۔ سات مرتبہ درود ابراہیمی نماز والا پڑھ کر

پانی پر پھونک ماریں۔ اس کے بعد سورۃ البقرۃ پڑھنی شروع کر دیں۔ جب ایک صفحہ مکمل ہو جائے تو پانی پر پھونک ماریں۔ اسی طرح باقی سورۃ البقرۃ مکمل کریں۔ اور ہر صفحہ پلٹنے پر پانی پر پھونک ماریں۔ جب سورۃ البقرۃ مکمل ہو جائے تو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر پانی پر تین پھونکیں مار کر پانی دم کر لیں۔ آخر میں دوبارہ سات مرتبہ درود ابراہیمی نماز والا پڑھ کر دم کریں۔ عمل مکمل ہو گیا۔

دم کیا ہوا یہ پانی گھر کے ہر فرد کو تین تین گھونٹ پلانا ہے۔ اگر گھر کا کوئی فرد شہر یا ملک سے باہر گیا ہو تو اہل خانہ میں سے کوئی فرد اس کا دل میں تصور کر کے اس کے حصے کا پانی پی لے۔ جو پانی باقی بچ جائے اس پانی کے مکان کے صحن، دیواروں، کمروں اور چھت پر چھینٹے لگائیں۔

اگر جادو بہت سخت قسم کا کیا گیا ہو تو روزانہ 41 دن تک یہی عمل کریں۔ ورنہ عام حالات میں 21 دن یہ عمل کافی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ جس نے آپ پر جادو کیا ہے، یہ جادو اس کی طرف واپس پلٹ جائے تو یہ عمل اس وقت تک جاری رکھیں جب تک آپ کو واضح یقین نہ ہو جائے کہ جادو واپس پلٹ گیا ہے۔

اس عمل کے دوران اگر اچانک خوشبو آنا شروع ہو جائے یا گھر میں کسی کے چلنے کی آوازیں آئیں تو گھبرانے کی ضرورت نہیں

اس عمل کے دوران اگر اچانک خوشبو آنا شروع ہو جائے یا گھر میں کسی کے چھینکنے کی آواز آئے تو گھبرانے کی ضرورت نہیں بلکہ یہ عمل کے کامیاب ہونے اور خوش بختی کی علامت ہے۔ اگر جادو اور جنات کا اثر بھی ہو تو پھر بھی یہ عمل اتنا مفید ہے کہ اس کی افادیت کا اندازہ لگانا ممکن نہیں۔ میں خود سات ماہ تک متواتر سورۃ البقرہ پڑھتا رہا ہوں۔ آپ اس کی برکت کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ اس عمل کے دوران مجھے نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔

آیت کریمہ کے ذریعے گمشدہ بچے یا عزیز کی تلاش کا عمل:

اگر کسی کا بیٹا یا کوئی عزیز گم ہو جائے یا روٹھ کر چلا جائے تو آیت کریمہ کے اس عمل کے ذریعے اس کی واپسی کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

گمشدہ بچے کے لیے عمل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پڑھنے والا ایک ہو، ایک جگہ اور ایک وقت مقرر کر لیں۔ عمل کرنے والا باقاعدہ نماز کی پابندی کرے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے باوضو ہو کر اس بچے یا عزیز کا تصور دل میں کر کے آنکھیں بند کر لیں۔ سات مرتبہ درود ابراہیمی پڑھ کر آیت کریمہ کی پوری ایک تسبیح پڑھیں۔ تسبیح مکمل ہونے پر تصور میں ہی اس بچے کے سینے پر پھونک ماریں۔ اسی طرح گیارہ

مرتبہ یہ عمل دہرائیں اور ہر مرتبہ تصور میں بچے کے سینے پر پھونک ماریں۔ میرے اللہ نے چاہا تو پہلے دن سے ہی گمشدہ بچے کے دل پر اثر ہونا شروع ہو جائے گا۔ جب یہ عمل مکمل کر لیں تو اس کے بعد اللہ سے صدقِ دل کے ساتھ دعا کریں کہ "اے اللہ! میری اس مشکل کو آسان کر دے۔"

یہ عمل کتنا با اثر ہے، اس کا تجربہ مجھے بارہا ہوا۔ میرے گھر کے قریب ہی ایک حجام تھا۔ اب وہ فوت ہو گیا ہے۔ ایک دن اس حجام کی اہلیہ ہمارے گھر آئی اور کہنے لگی "میں نے اس وقت تک آپ کے گھر سے نہیں جانا جب تک آپ میری مراد نہ پوری کریں گے۔" اس وقت بہت کم لوگوں کو علم تھا کہ میں عملیات کے شعبے میں دسترس حاصل کر چکا ہوں۔

میں نے اسے کہا کہ پہلے مجھے کچھ بتاؤ تو سہی کہ مسئلہ کیا ہے؟ پھر اس کا حل بھی سوچیں گے۔ وہ کہنے لگی کہ میرا بڑا بیٹا جو کہ شادی شدہ ہے، روٹھ کر کراچی چلا گیا ہے۔ نہ وہ اپنی بیوی سے رابطہ کرتا ہے اور نہ ہی ہماری سنتا ہے۔ خاص طور پر میرے بہت خلاف ہے۔ مجھے کہتا ہے کہ ماں جب تم مر جاؤ گی تو پھر واپس آؤں گا۔ اس کی تفصیلی گفتگو سننے کے بعد میں نے اسے کہا کہ اگر میں کچھ وظائف پڑھنے کے لیے بتاؤں تو کیا تم محنت سے عمل مکمل کر لو گی؟ وہ کہنے لگی کہ ضرور کر لوں گی۔ میں نے اسے یہی آیت کریمہ والا عمل بتایا۔ اس اللہ کی بندی نے اپنے بیٹے کی خاطر ایسی یکسوئی سے پڑھائی کی کہ کمال کر دیا۔ وہ

والا عمل بتایا۔ اس اللہ کی بندی نے اپنے بیٹے کی خاطر اسی یکسوئی سے پڑھائی کی کمال کر دیا۔ وہ روزانہ فجر کی نماز سے پہلے بیدار ہو جاتی اور عمل شروع کر دیتی۔ ابھی اسے عمل شروع کیے آٹھ دن ہی گزرے تھے کہ اس کے بچے نے بذریعہ خط گھر رابطہ کیا۔ اس خط میں اس نے بتایا تھا کہ میں پنجاب آ گیا ہوں۔ چند روز بعد اس کا دوسرا خط آ گیا کہ میں فلاں دن گھر آ جاؤں گا۔

شوہر روٹھ جائے تو......!

یہی عمل بیوی اپنے روٹھے ہوئے شوہر کو منانے کے لیے کر سکتی ہے اور اگر کسی کی بیوی روٹھ گئی ہو تو وہ یہی عمل اس کو منانے کے لیے کرے۔ انشاءاللہ اس کے مثبت نتائج سامنے آئیں گے۔

اگر کسی نے جادو وغیرہ کے ذریعے لڑائی جھگڑے کی بنیاد رکھی ہو گی تو اللہ تعالیٰ جادو کا اثر بھی ختم کر دے گا۔

گھریلو لڑائی جھگڑے سے نجات کا طریقہ:

اگر کسی عورت پر حب کا عمل ہو جائے یا کسی نے میاں بیوی کے درمیان لڑائی جھگڑے کے لیے سخت

کم کا جادو کیا ہو تو اس کی ظاہری علامات کے ذریعے تشخیص خاصی مشکل ہے۔ اس کا علم عام طور پر اس وقت ہوتا ہے جب معاملہ حد سے بڑھ جاتا ہے۔ لیکن اگر کسی گھر میں حفظ ماتقدم کے طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہوں تو جادو آسانی سے اثر نہیں کرتا۔ سب سے بہتر احتیاطی تدبیر سورۃ البقرۃ کا وہ عمل ہے جو میں شروع میں تفصیل سے بیان کر چکا ہوں۔

جب میاں بیوی کے درمیان معاملہ زیادہ پیچیدہ ہو جائے اور یہ یقین ہو کہ کسی نے جادو کیا ہے تو روزانہ آخری تینوں قل شریف اول و آخر درود شریف کے ساتھ زیادہ سے زیادہ پڑھ کر اللہ سے دعا کریں کہ اے اللہ تو ہی عطا کرنے والا ہے اور ہم تجھ ہی سے مانگتے ہیں۔ اگر تو ہم گناہ گار بندوں کا یہ چھوٹا سا کام سیدھا کر دے تو تیرا کیا بگڑتا ہے۔ انشاءاللہ بفضل خدا آرام آ جائے گا۔

اگر کسی کی زبان بند ہو جائے!

اگر کسی شخص کی زبان بند ہو جائے یا نظر پر اثر کر دیا جائے تو مریض خود یا اس کا کوئی عزیز بھی اس کا علاج کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ آخری تینوں قل شریف گیارہ گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنا شروع کر دیں۔ انشاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اگر مریض یہ عمل خود نہ کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا شخص باوضو ہو کر یہی عمل دہرائے اور آخر میں مریض

علاج کر سکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول و آخر درود شریف کے ساتھ آخری تینوں قل شریف گیارہ
گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنا شروع کر دیں۔ انشاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔ اگر مریض یہ عمل خود نہ
کر سکتا ہو تو کوئی دوسرا شخص باوضو ہو کر یہی عمل دہرائے اور آخر میں مریض کو پھونک مار کر دم کر دے۔

دردِ سر کے دائمی آرام کے لیے گڑ کا دم:

صوفی صاحب نے بتایا کہ میں سر درد کے لیے جو گڑ دم کر کے دیتا ہوں، اگر کوئی مریض بتائے ہوئے
طریقے کے مطابق اس کو استعمال کرے تو اللہ کے فضل سے زندگی میں دوبارہ کبھی اسے سر درد کی شکایت
نہیں ہوتی۔ یہاں میں آپ کو گڑ دم کرنے کا طریقہ بھی بتا رہا ہوں۔ اگر کوئی شخص خود دم کرنا چاہے تو اس
کو بھی اجازت ہے کہ وہ اس عمل کو کر سکتا ہے۔

گڑ دم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ضرورت کے مطابق گڑ لے کر کسی کھلے منہ والے برتن میں رکھ دیں۔
باوضو ہو کر اول و آخر درود شریف یا ابراہیمی کے ساتھ سات مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھ کر اس گڑ پر پھونک مار کر
دم کر دیں۔ عمل مکمل ہو گیا۔ اب روزانہ ڈھائی تولے گڑ کی مقدار مریض کو نہار منہ کھلائیں۔ اس کے بعد اس
وقت تک مریض کھانا نہ کھائے جب تک شدید بھوک نہ لگے۔ انشاء اللہ میرے اللہ نے چاہا تو دوبارہ کبھی

سر درد کی شکایت نہیں ہوگی۔ اس عمل میں مریض کا علاج پر اطمینان اس کی جلد صحت یابی میں اہم کردار ادا کرے گا۔

اگر جادوئی عمل سے بھینس کا دودھ خراب ہو جائے:

اس طرح ایک اور مختصر سا عمل بہت سارے لوگوں کے کام آئے گا۔ بعض دور دراز جگہوں پر جعلی پیر جادوئی عمل کے ذریعے لوگوں کو پریشان کرنے کے لیے بھینس کا دودھ خراب کر دیتے ہیں تا کہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوں۔ اس جادوئی عمل میں ہوتا یہ ہے کہ کسی شریر جن کی بھینس پر ڈیوٹی لگا دی جاتی ہے جو اس کے سر پر سوار رہتا ہے۔ اس بنا پر بھینس دودھ دوہنے کے عمل کے دوران بھی سخت مزاحمت کرتی ہے اور اگر دودھ حاصل کر لیا جائے تو وہ خراب ہو جاتا ہے۔ بھینس کو ٹھیک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آٹے کا ایک پیڑہ لے کر اول و آخر درود شریف کے ساتھ ایک مرتبہ سورۃ الفاتحہ پڑھیں اور ساتھ ہی آخری تینوں قل شریف پڑھ کر پھونک مار کر دم کر کے یہ پیڑہ بھینس کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

آرام نہ آ جائے۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ ادھر آپ علاج کر رہے ہوں اور ادھر جادوگر دوبارہ شرارت کر دے اس لیے بہتر ہے کہ عمل زیادہ دن کیا جائے۔ اس سے مرض دوبارہ پیدا ہونے کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔

روحانی عملیات میں شاگرد نہ بنانے کی وجہ:

صوفی عبدالحمید صاحب مرحوم و مغفور نے روحانی عملیات کے علم کی اہمیت کو جاننے کے باوجود شمول اپنی اولاد، کسی بھی شخص کو روحانی عملیات کا قیمتی ورثہ منتقل کرنا گوارا نہ کیا۔ انہیں وفات کے بعد روحانی طریقہ علاج جاری رکھنے اور جانشین مقرر کرنے سے کوئی دلچسپی نہ تھی۔ مرحوم کا کسی کو روحانی عملیات کی تربیت نہ دینے کا اصلی سبب معلوم کرنے کے لیے میں نے ایک مرتبہ ان سے سوال کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آپ نے آج تک کسی شاگرد کو اس علم کی تربیت کے لیے منتخب نہیں کیا؟

جواباً صوفی صاحب نے فرمایا کہ روحانی عملیات کی افادیت جاننے کے باوجود میں اس علم کو سیکھنے اور سکھانے کے سخت خلاف ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس شعبے میں کام کرنے والے کا برائی میں مبتلا ہونے

کا ہزار فیصد امکان ہر وقت موجود رہتا ہے۔ اس بناء پر میں ڈرتا ہوں کہ کہیں یہ نہ ہو کہ میرے تربیت یافتہ کسی شاگرد کی کوئی غلطی میری پکڑ کا باعث بن جائے۔ صوفی صاحب نے کہا کہ میرے نزدیک یہ زیادہ مناسب ہے کہ لوگوں کو براہ راست روحانی طریقہ علاج کے وظائف بتا دیئے جائیں۔ اس طرح نہ صرف وہ عاملوں کے آستانوں پر دھکے کھانے سے بچ جائیں گے بلکہ خود ہی اپنے مسائل کو حل کرنے کی صلاحیت حاصل کرلیں گے۔ صوفی صاحب کا اندازہ واقعی درست ثابت ہوا۔ اب الحمد للہ ان کے بتائے ہوئے وظائف پر عمل کر کے ہزاروں قارئین اپنی پریشانیوں سے نجات حاصل کر رہے ہیں۔

جادوگر شاہ سے مقابلہ:

صوفی عبدالحمید صاحب کی ساری زندگی اسلام دشمن پیروں اور نام نہاد عاملوں کے خلاف جہاد میں گزری۔ اللہ کے احکامات کو نظر انداز کر کے خلاف شریعت کام کرنے والوں کا انہوں نے سختی سے محاسبہ کیا۔ چونکہ وہ جانتے تھے کہ بڑے سے بڑا جادوئی عمل بھی قرآنی آیات کے سامنے ٹھہر نہیں سکتا۔ اس لئے باطل قوتوں سے مقابلے کے دوران وہ جرأت و بہادری کے ساتھ اپنے فرائض مکمل ذمہ داری سے ادا کرتے رہے۔

ہے پاس لوگوں نے عطا ہے دوران ...

ادا کرتے رہے۔

صوفی صاحب نے بتایا کہ میرے مشاہدے میں یہ بات آئی ہے کہ دور دراز کے قصبات میں جادوگروں اور شیطانی طاقتوں کے پیروکاروں کی اکثریت نے روحانی پیشوا کے روپ میں اپنی دکانداری چمکا رکھی ہے۔ ان لوگوں نے نیم خواندہ اور ضعیف الاعتقاد لوگوں کو اپنی مذموم خواہشات کے لیے نشانہ ستم بنا رکھا ہے۔ اگر کوئی شخص کسی وجہ سے ان کے حکم کی خلاف ورزی کر بیٹھے تو اسے سنگین نتائج کی دھمکیوں سے خوفزدہ کر کے اطاعت پر مجبور کیا جاتا ہے۔

اپنے ساتھ پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے صوفی صاحب مرحوم نے کہا کہ ہمارے قصبہ سہدرہ میں ایک نامی گرامی شاہ صاحب رہتے تھے۔ لوگوں کی اکثریت ان کی مرید تھی۔ عملیات کے ذریعے علاج کرنے میں بھی انہیں خاصی شہرت حاصل تھی۔ مگر میں اسے علی الاعلان جادوگر کہتا تھا۔ میری یہ بات سچ ثابت ہوئی، کیونکہ جب شاہ صاحب فوت ہوئے تو ان کے چہرے کا رنگ بالکل سیاہ ہو گیا۔ حالانکہ وہ بہت خوبصورت اور گورے چٹے تھے۔ شاہ صاحب نے اپنی زندگی میں ہی وصیت کر دی تھی کہ مرنے کے بعد انہیں مقامی مسجد کے فلاں کونے میں دفن کیا جائے۔ چنانچہ جب شاہ صاحب فوت ہوئے

تو ان کی وصیت کے مطابق انہیں مسجد کے ایک کونے میں دفن کر دیا گیا۔

شاہ صاحب نے اپنے ایک بیٹے کو بھی سفلی علوم کی تربیت دے رکھی تھی۔ اس کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ باپ کی قبر پر مزار تعمیر کیا جائے۔ اپنی اس خواہش کی تکمیل کے لیے اس نے مسجد کے ایک غریب ہمسائے کو مجبور کیا کہ وہ اپنے مکان سے دس فٹ جگہ مزار کے لیے دے دے۔ اس کے بدلے میں اسے متبادل جگہ دینے کا وعدہ کیا گیا۔ اس شخص نے اس معاملے میں مشورہ طلب کیا تو میں نے اسے منع کر دیا کہ اگر تمہارا دل نہیں کرتا تو بے شک مزار کے لیے جگہ نہ دو۔ دوسری طرف شاہ صاحب کے بیٹے کو یقین تھا کہ مسجد کا ہمسایہ انہیں جگہ دینے سے انکار نہیں کر سکتا۔ میرے مشورے کے بعد جب اس شخص نے مزار کے لیے جگہ دینے سے انکار کیا تو شاہ کے بیٹے نے طیش میں آ کر اس شخص کی بیٹی پر جادوئی عمل کے ذریعے وار کیا، جس کے نتیجے میں کوئی آسیب اس شخص کی جواں سال بیٹی کے بال کھینچنے لگا۔ وہ شخص بھاگا بھاگا میرے پاس آیا اور اپنی بیٹی کی دردناک حالت بیان کی۔ میں نے اس سے کہا کہ پریشانی کی کوئی بات نہیں، تم گھر پہنچو انشاء اللہ تمہاری بیٹی جلد ٹھیک ہو جائے گی۔

میں نے رات کو وظائف کی پڑھائی کے ذریعے شاہ کے بیٹے کے جادوئی عمل کے اثرات کا قلع قمع کر دیا۔ اس کے بعد شاہ کے بیٹے نے بہت زور لگایا کہ کسی طرح وہ شخص مزار کے لیے جگہ دینے پر آمادہ ہو جائے مگر وہ اپنے انکار پر قائم رہا۔ چند روز بعد میری ملاقات شاہ کے بیٹے سے ہوئی۔ اتفاقاً اس موقع پر مسجد کا ہمسایہ بھی میرے ساتھ تھا۔ شاہ کا بیٹا کہنے لگا ''مجھے معلوم ہے کہ مزار کی تعمیر رکوانے میں کس کا ہاتھ ہے اور میں پیشین گوئی کرتا ہوں کہ مزار بن کر رہے گا۔''

یہ گفتگو سن کر مسجد کا ہمسایہ ڈر گیا اور کہنے لگا ''ماما جی! میرا کچھ کریں۔ یہ شاہ کا بیٹا ہمیں پریشان کرنے کی کوشش کرے گا۔'' میں نے اسے تسلی دی کہ اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو فوراً مجھے اطلاع کرنا۔ اس کے بعد میں گھر آ گیا۔ ابھی مجھے بیٹھے چند منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ وہ ہمسایہ آ کر کہنے لگا کہ میں جس بات سے ڈر رہا تھا وہی ہوا۔ اس نے بتایا کہ جب میں گھر پہنچا تو میری والدہ چیخ و پکار کر رہی تھی کہ کوئی نظر نہ آنے والی چیز لوہے کے سوؤں سے میرے سر پر حملہ کر رہی ہے۔ اپنی والدہ کی تشویش ناک حالت دیکھ کر وہ فوراً میرے پاس چلا آیا۔ میرا اس وقت وضو نہیں تھا۔ میں نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تمہارا وضو ہے تو اس نے ہاں میں جواب دیا۔ میں نے اسے اللہ کے چار ناموں کا تعویذ بنانے کا طریقہ بتایا۔

جب اس نے کاغذ پر تعویذ لکھ دیا تو میں نے یہ تعویذ اس شخص کو دے کر ہدایت کی کہ اس کو کسی دھاگے کے ساتھ مریضہ کے سر پر باندھ دو۔ ان شاء اللہ دوبارہ کسی جادوگر کا وار نہیں چلے گا۔ الحمد للہ اس کے بعد دوبارہ کبھی شاہد کے لڑکے کا جادو ان پر اثر انداز ہو کر انہیں پریشان نہ کر سکا اور اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو اپنے حفظ و امان میں رکھا۔

جادو کا خوف دور کرنے کا عمل:

صوفی صاحب مرحوم کہا کرتے تھے کہ اگر کسی پر جادو کی وجہ سے گھبراہٹ طاری ہو جائے اور دن یا رات کے کسی حصے میں بلاوجہ خوف محسوس ہو تو صرف "یٰسین والقرآن الحکیم" کا ورد شروع کر دیں۔ ان شاء اللہ جادو کا اثر فوری طور پر زائل ہو جائے گا۔

کاروبار پر جادوئی اثرات سے نجات:

اسی طرح انہوں نے کہا کہ جن لوگوں کا کاروبار جادو کے ذریعے بند کر دیا گیا ہو ان کے لیے سورۃ البقرۃ کا عمل بہت مفید ثابت ہوگا۔ سورۃ البقرۃ کا عمل اس سے پہلے تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے۔ یہ عمل دکان میں کر کے کاروباری پریشانیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی

البقرۃ کا عمل بہت مفید ثابت ہوگا۔ سورۃ البقرۃ کا عمل اس سے پہلے تفصیل سے بیان کیا جا چکا ہے۔ یہ
عمل دکان میں کر کے کاروباری پریشانیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کی برکت سے تھانیدار کا علاج:

بار بار ایسے مواقع آئے کہ صوفی صاحب کو خود اپنی ذات کے لیے روحانی عملیات کا سہارا لینا پڑا۔
انہوں نے اپنی زندگی میں پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مرتبہ میری
دکان پر ایک پولیس آفیسر گھڑی مرمت کرانے کے لیے آیا۔ جب میں نے اس سے اپنے کام کا معاوضہ
طلب کیا تو وہ بپھر گیا کہ میں تو تھانیدار ہوں۔ آج تک مجھ سے کسی نے رقم کا مطالبہ نہیں کیا مگر صوفی
صاحب اپنے موقف پر ڈٹے رہے کہ میں تو اپنے کام کا معاوضہ بلاوجہ نہیں چھوڑ سکتا۔ مجبوراً اس تھانیدار کو
رقم ادا کرنا پڑی۔ تھانیدار نے معاوضہ تو ادا کر دیا مگر اس نے دل میں فیصلہ کر لیا کہ میں انہیں سبق سکھاؤں
گا۔ چند روز ہی گزرے تھے کہ تھانیدار ایک چور کو ساتھ لے کر دکان پر آ گیا۔ اس چور کو ساری کہانی سمجھا
کر بھجوایا گیا تھا۔ آتے ہی وہ چور کہنے لگا کہ میں نے اس دکان پر چوری کی گھڑیاں فروخت کی ہیں۔
اس الزام میں تھانیدار صوفی صاحب کو پکڑ کر تھانے لے گیا۔

نے صوفی صاحب کو بتائے بغیر تھانیدار سے تک مکا کر کے صوفی صاحب کو رہائی دلائی۔ بعد میں صوفی صاحب کو علم ہو گیا کہ اس تھانیدار نے رشوت لی ہے تو انہوں نے حکام بالا کے نام درخواستوں میں اصل واقعہ بیان کر کے تھانیدار کے ظلم و زیادتی پر کارروائی کا مطالبہ کیا۔ ان کی درخواستوں پر تھانیدار کے خلاف انکوائری شروع ہوئی۔ یہ انکوائری چار سال تک جاری رہی۔ اس دوران اس تھانیدار نے ہر طریقے سے صوفی صاحب کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی مگر اس کی کوئی تدبیر کارگر ثابت نہ ہوئی۔ بالآخر یہ انکوائری اس تھانیدار کی ملازمت سے برطرفی پر ختم ہوئی۔

صوفی صاحب کا کہنا تھا کہ جب میں اس تھانیدار کے خلاف انکوائری میں پیش ہوتا تو گھر سے چلتے وقت ایک عمل شروع کر دیتا۔ اگر کوئی بھی شخص اس عمل کو کرے تو حاکم اس کا حق چھین نہیں سکے گا۔ مثال کے طور پر اگر آپ کا کسی عدالت میں مقدمہ چل رہا ہے، آپ بے گناہ ہیں مگر آپ کو یہ شک ہے کہ جج ناانصافی کرے گا، یا اس کے علاوہ آپ کا کسی بھی دفتر میں کوئی کام پھنسا ہوا ہے مگر وہ شخص آپ کو خواہ مخواہ پریشان کر رہا ہے تو ایسے حالات میں یہ وظیفہ آپ کے مسائل کے حل میں بہت معاون ثابت ہو گا اور آپ کو اپنا حق بآسانی مل جائے گا۔ اس عمل کو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے کام کے سلسلے میں گھر سے

سلام قولا من رب الرحیم (آیت 58 سورۃ یٰسین) کا ورد کرتے [illegible]
ہوئے جب آپ اپنی منزل مقصود پر پہنچ جائیں تو دفتر میں داخل ہونے کے بعد افسر کے سامنے پیش
ہونے سے پہلے سلام پڑھ کر اپنے دائیں ہاتھ کی سب سے چھوٹی انگلی کو بند کریں۔ پھر یہی وظیفہ پڑھتے
ہوئے باقی ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے انہیں مکا نما بنا لیں۔

جب آپ افسر مجاز کے سامنے پیش ہوں تو ذرا بلند آواز میں السلام علیکم کہیں۔ جونہی اس
کی نظر آپ پر پڑے، دائیں ہاتھ کو اس طرح اوپر اٹھائیں کہ اس افسر کی نظر آپ کی ہتھیلی پر پڑے۔ آپ
کے اس عمل کے بعد اس میں اتنی جرأت نہیں رہے گی کہ وہ آپ کے خلاف غلط فیصلہ کرے۔

ہچکی روکنے کا آزمودہ طریقہ:

اسی طرح ہچکی روکنے کے لیے صوفی صاحب نے ایک آسان اور آزمودہ وظیفہ بتایا کہ اگر کسی شخص کو
ہچکی آنا بند نہ ہو تو جس شخص کو ہچکی لگی ہو، وہ دونوں پاؤں پر بیٹھ کر اپنی شہادت کی انگلیوں سے کانوں کو

مضبوطی سے بند کر لے اس کے بعد آنکھیں بند کر کے تین مرتبہ اونچی آواز میں اللہ اکبر کہے اس
کے بعد اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله
کہہ لے۔ عمل مکمل ہو گیا اور تنگی سے بھی نجات مل گئی۔

★★

ایک ناکام عامل

صوفی کشور رحمان

عملیات کے پر اسرار رازوں کے حصول کی خاطر عامل حضرات کے منہ سے بھی باتیں اگلوانا خاصا مشکل کام ہے۔اس کے لیے مستقل رابطہ اور سخت جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔اکثر اوقات یہ ہوتا ہے کہ عملیات میں معمولی سی شدبد رکھنے والے بھی ایسے بلند و بانگ دعوے کرتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے لیکن ایک آدھ ملاقات یا آزمائش کی بھٹی سے گزرنے کے بعد ان کے دعووں کا پول کھل جاتا ہے۔اس کے برعکس جو لوگ اس علم میں واقعی فہم و ادراک اور مہارت رکھتے ہیں،وہ آسانی کے ساتھ اس موضوع پر بات کرنے پہ آمادہ نہیں ہوتے۔

زیر نظر انٹرویو ایک ایسے عامل کی سرگزشت ہے،جس نے پر اسرار علوم پر دسترس حاصل کرنے کے شوق میں 45 سال تک پے در پے ناکامیوں کے باوجود اس امید پر اپنی زندگی کو داؤ پر لگائے رکھا کہ کبھی

شوق میں 45 سال تک پے در پے ناکامیوں کے باوجود اس امید پر اپنی زندگی کو داؤ پر لگائے رکھا کہ کبھی نہ کبھی تو کامیابی اس کے قدم چومے گی۔ اس انٹرویو سے کچھ عرصہ پہلے اللہ تعالیٰ نے انہیں ہدایت سے نوازا اور وہ اپنی سابقہ غلطیوں سے توبہ تائب ہو گئے۔ میرے پرزور اصرار پر بمشکل وہ اپنی داستان سنانے پر آمادہ ہوئے۔

قارئین کے لیے یہ ایک دلچسپ اور سبق آموز سلسلہ ہوگا۔ جس میں بہت سی نئی معلومات کے ساتھ ساتھ عملیات کے تباہ کن اور خطرناک نتائج سے آگاہی ہوگی۔ خاص طور پر وہ احباب جو صرف دنیاوی جاہ و حشمت اور راتوں رات دولت سمیٹ کر امیر بننے کے شوق میں چلہ کشی کے ذریعے تسخیرجات کے لیے اپنا قیمتی وقت برباد کر دیتے ہیں۔ یہ آپ بیتی پڑھ کر انہیں اندازہ ہوگا کہ اگر روز و شب کی محنت کے نتیجے میں کوئی قوت حاصل ہو بھی جائے تو وہ دنیا ہی میں انسان کی زندگی کو جہنم زار بنانے کے لیے کافی ہے۔ یہاں البتہ روحانی عملیات اور قرآنی ذکر و اذکار اس زمرے میں نہیں آتے۔ عملیات کے حصول کی خاطر انسان کیا کچھ کر گزرتا ہے، اس انٹرویو کو پڑھ کر آپ بخوبی جان جائیں گے۔

میرے والدین نے میرا نام کشور رکھا تھا۔ لیکن یہ نام عام طور پر لڑکیوں کا رکھا جاتا ہے۔ اس لیے

دوست اکثر شرارت سے مجھے پریشان کرتے۔ بہت سوچ بچار کے بعد میں نے اپنے نام کے ساتھ رحمان کا اضافہ کر لیا۔ اس طرح میرا نام کشور رحمان ہو گیا۔ میں نے آج تک شیو نہیں کروائی شروع ہی سے داڑھی رکھ لی۔ جس کی وجہ سے میرے جاننے والوں نے مجھے صوفی کشور رحمان کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔

میں عملیات کی دنیا میں کیسے آیا؟ یہ ایک لمبی کہانی ہے۔ میں کوشش کروں گا کہ اپنے مختصر حالات زندگی بیان کرنے کے بعد اصل موضوع کی طرف آؤں۔ میرا تعلق ایک کاروباری شیخ گھرانے سے ہے۔ میں اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا اس لیے مجھے والدین کا بہت زیادہ پیار ملا۔ میرے والدین کو مجھ سے اتنی محبت تھی کہ الفاظ کے ذریعے اس کا احاطہ کرنے میں مشکل پیش آئے۔ میرے والدین نے مجھے سکول میں پڑھانے کی بہت کوشش کی لیکن اسے میری بدنصیبی سمجھیں کہ میں سکول میں جانے کی بجائے دوستوں کے ساتھ آوارہ گردی کر کے اپنا قیمتی وقت ضائع کرتا رہا۔ میرے والد محترم نے میری تعلیم و تربیت کی خاطر پانچ چھ سکول بھی تبدیل کیے مگر سکول کے ساتھ میرا تعلق استوار نہ ہو سکا۔ میری ان حرکتوں کی وجہ سے گھر والے بہت پریشان تھے۔ ایک دن والد صاحب نے مجھے سمجھا بجھا کر شہر کے ایک پرائیویٹ سکول میں داخل کرا دیا کہ شاید یہاں ہی پڑھ جاؤں۔ اس سکول ... لیکن ...

[illegible] گھر والے بہت پریشان تھے۔ ایک دن والد صاحب [illegible]

میں داخل کرا دیا کہ شاید یہاں ہی پڑھ جاؤں۔ یہ سکول "لنجے کا سکول" کے نام سے مشہور تھا۔ میں جس پرائیویٹ سکول میں داخل ہوا، اس کا ایک استاد کالے علم میں ناکامی کی وجہ سے معذور ہو گیا تھا۔ اس کے ہاتھ اور پاؤں مفلوج ہو کر سکڑ گئے تھے اور سارا جسم آپس میں جڑ گیا تھا۔ ہمارے سکول کا وہ استاد نہ تو کھا پی سکتا تھا اور نہ ہی خود حرکت کر کے ایک جگہ سے دوسری جگہ جا سکتا تھا۔ سکول کے طالب علم صبح آ کر اسے اٹھا کر کرسی پر بٹھا دیتے اور وہ وہاں بیٹھا سارا دن بچوں کو پڑھاتا رہتا۔ یہ سکول ان کے گھر کی نچلی منزل پر تھا۔ اس سکول میں صرف آٹھ یا دس طالب علم تھے اور سب ہی انتہائی نالائق اور شرارتی۔ سکول کا سٹاف صرف دو اساتذہ پر مشتمل تھا۔ ایک لنجا اور دوسرا اس کا بھائی مولوی غلام محمد جو سکول کے علاوہ قریبی مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض بھی سرانجام دیتا۔

ایک دن ایسا ہوا کہ ہم دو لڑکے کلاس میں شرارتیں کر رہے تھے کہ مولوی صاحب کی نظر پڑ گئی۔ انہوں نے ہمیں کان پکڑنے کا حکم دیا۔ اس سزا کو شروع ہوئے ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ مولوی صاحب کا ایک چہیتا شاگرد جو ان کی بہت ہی خدمت کرتا تھا، اس نے کہا کہ مولوی صاحب انہیں ان شرارتی لڑکوں کو ایک ایک ڈنڈا لگوا [illegible]

اسے اجازت دے دی۔ اس نے کپڑے دھونے والا ڈنڈا اٹھایا اور ہم دونوں کی کمر پر ایک ایک ضرب لگائی۔ جب مجھے ڈنڈا پڑا تو میں نے بستہ وہیں چھوڑا اور سکول سے دوڑ لگا دی۔ یہ سکول میں میرا آخری دن تھا۔ گھر آ کر میں نے اعلان کر دیا کہ اب میں سکول نہیں جاؤں گا۔ سکول سے فراغت کے بعد میرے پاس وقت ہی وقت تھا۔ اب میرا زیادہ وقت شہر میں آئے ہوئے مداریوں کے تماشوں کو دیکھنے میں صرف ہوتا۔ یہ باتیں آج سے 45 سال پہلے کی ہیں۔ ہمارے شہر میں آئے دن کوئی نہ کوئی مداری تماشا دکھانے کے لیے آتا ہی رہتا تھا۔ بچپن کی عمر تھی، میں جب مداری کے کمال دیکھتا تو دل میں شوق پیدا ہوتا کہ اگر کسی طرح کا کوئی ہنر میرے ہاتھ آ جائے تو وارے نیارے ہو جائیں۔ لیکن چھوٹی عمر ہونے کی وجہ سے کسی رہنمائی کرنے والے تک رسائی حاصل نہ کر سکا۔ البتہ میں خود ہی بازار سے عملیات کی کتابیں خرید کر اس میں بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق جنتر منتر پڑھتا رہتا۔ لیکن اس میں مجھے کوئی کامیابی حاصل نہ ہوئی۔

جب میری عمر تقریباً 13 سال کے قریب ہوئی تو مسجد میں باقاعدگی سے آنا جانا شروع کر دیا۔ ہمارے گھر کے قریب ہی مسجد تھی۔ وہاں کے قاری صاحب سے میری ملاقات ہوئی۔ انہوں نے چند ایک

عمل کر رہے تھے۔ یہاں مجھے اپنے شوق کی تکمیل ہوتی نظر آئی۔ ایک دن میں نے ان سے درخواست کی
کہ میں آپ کی شاگردی کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے میری درخواست قبول کرلی۔ میں نے انہیں بتایا کہ
آپ کے پاس انگوٹھے پر موکلات کو حاضر کرنے کا جو عمل ہے۔ میں بھی اس میں مہارت حاصل کرنا چاہتا
ہوں۔ انہوں نے اس شرط پر ہاں کردی کہ تمہارے پاس عملیات کے موضوع پر جو بہت سی کتابیں موجود
ہیں وہ مجھے دے دو اور میں اس کے بدلے میں تمہیں انگوٹھے پر جنات کی حاضری کا عمل سکھا دوں گا۔ اس
عمل میں کامیابی کی صورت میں کسی نابالغ بچے کے انگوٹھے پر سیاہی لگا کر جنات کو حاضر کیا جاتا ہے اور ان
سے بہت سی معلومات حاصل کی جاتی ہیں۔ یہ عمل بھی کالے عملیات کے زمرے میں آتا ہے۔

وعدے کے مطابق میں نے قاری صاحب کو عملیات کی بہت سی کتابیں دے دیں۔ اس کے بعد ایک
رات گیارہ بجے ہم آبادی سے باہر ایک مسجد میں چلے گئے۔ راستے میں قاری صاحب نے مجھے وظیفہ یاد
کرایا اور اسے کرنے کا طریقہ سمجھایا۔ اس وظیفے کو صرف ایک سو مرتبہ دہرانا تھا۔ یہ گیارہ راتوں پر مشتمل
وظیفہ تھا۔ مسجد میں داخل ہو کر میں نے وضو کیا۔ اس کے بعد انگلی سے اپنے اردگرد حصار کھینچ کر وظیفہ پڑھنا
شروع کردیا۔ میں نے ابھی صرف آدھی تسبیح ہی پڑھی تھی کہ مجھے وظیفہ بھول گیا۔ میں نے حصار کے اندر

بیٹھے۔بہت کوشش کی لیکن وظیفہ ایسا میرے ذہن سے محو ہوا کہ ہزار کوشش کے باوجود مجھے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔جب کافی دیر گزر گئی تو قاری صاحب جو میرے پاس ہی بیٹھے تھے،انہوں نے آواز دی کہ اگر وظیفہ مکمل ہو گیا ہے تو پھر بھی آواز دے دو اور اگر مکمل نہیں ہوا تو بھی جواب دو۔میں نے روہانسی آواز میں کہا کہ میں وظیفہ بھول گیا ہوں۔انہوں نے مجھے تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی بات نہیں،یہی وظیفہ اچھی طرح یاد کر کے گھر میں ہی کر لینا۔باقی گیارہ راتوں کو میں نے یہ وظیفہ گھر میں ہی مکمل کر لیا۔وظیفہ مکمل کرنے کے بعد جب میں نے اس کے موکلات کو حاضر کرنے کے لیے تجربہ کیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ سوائے وقت کی بربادی کے مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا۔میں نے قاری صاحب کو جا کر ساری صورتحال بتائی تو وہ کہنے لگے کہ میں نے تو اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔اب تمہاری قسمت ہی خراب ہو تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ان کی گفتگو سن کر میں سخت دل برداشتہ ہوا۔کسی طرح اس واقعہ کا علم سید صاحب کو ہو گیا جو مسجد کے منتظم اعلیٰ تھے۔انہوں نے قاری صاحب کو بلا کر سخت الفاظ میں کہا کہ آپ یہاں بچوں کو پڑھانے کے لیے آئے ہیں یا انہیں عملیات سکھانے کے لیے۔سید صاحب کے کہنے پر قاری صاحب کو مجبوراً وہ تمام کتابیں واپس کرنی پڑیں جو

پر اس لیکن میرے شوق کی شدت میں مزید اضافہ ہو گیا۔

سکول سے فراغت کے کچھ عرصہ بعد والد صاحب مجھے کہنے لگے کہ تم ادھر ادھر فضول وقت ضائع کرنے کی بجائے روزانہ میرے ساتھ دکان پر جایا کرو، تاکہ تمہیں کاروبار کرنے کا طریقہ آ جائے۔ اب میرا زیادہ وقت دکان پر گزرتا۔ دکان پر ہی میرا رابطہ اکبر نامی ایک سابق عامل سے ہوا جس نے عملیات کے شوق میں اپنی آدھی سے زیادہ زندگی کے قیمتی لمحات گنوا دیے تھے۔ وہ کالے علم کا ماہر تھا، لیکن اس نے بھی توبہ کر لی تھی۔ وہ اکثر ہماری دکان پر سودا سلف خریدنے کے لیے آیا کرتا تھا۔ مجھے جب سے اس کے بارے میں معلومات حاصل ہوئیں، کسی پل چین نہ آتا۔ میں اسی انتظار میں رہا کہ کسی نہ کسی طرح اس کو اس بات پر آمادہ کر لوں کہ وہ مجھے کوئی اچھا سا عمل بتا دے۔ وہ جب بھی سودا لینے کے لیے دکان پر آتا، میں اسے کسی نہ کسی بہانے بٹھا لیتا اور عملیات کے موضوع پر مختلف سوال کرتا رہتا۔ کہ آپ نے کون کون سے عمل کیے اور اس کے نتیجے میں کیا کچھ حاصل ہوا۔ اس گفتگو کا یہ نتیجہ نکلا کہ ہمارے درمیان بہت اچھا تعلق بن گیا۔ اس نے مجھے سمجھایا کہ اس طرح کے فضول مشغلوں میں نقصان ہی نقصان ہے۔ اس لیے مجھے اس شوق کو ترک کر دینا چاہیے مگر شوق کی

اپنا کا یہ عالم تھا کہ یہ نصیحت آموز باتیں میرے سر کے اوپر سے گزر جاتیں۔ مجھے اس بات کی بھی کوئی پروا
نہیں تھی کہ اس میں جان جانے کا خطرہ ہے یا انسان کی عاقبت خراب ہو جاتی ہے۔ میں تو کالے علم کو حاصل
کرنا چاہتا تھا، چاہے اس کے لیے مجھے بڑی سے بڑی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔ میری منت سماجت
اور اکبر عامل نے میرے مجبور کرنے پر ایک وظیفہ بتا دیا اور اس کو پڑھنے کا طریقہ کار بھی سمجھا دیا۔ یہ وظیفہ
حضرت علیؓ کے نام سے منسوب تھا۔ عامل اس کو "علی کا ضدرا" کہتے تھے۔ یہ وظیفہ عجیب و غریب شرکیہ کلمات
پر مشتمل اور کافی طویل تھا۔ میں نے یہ وظیفہ جلد ہی یاد کر لیا۔

یہ اکتالیس دن کا عمل تھا۔ روزانہ رات کو 100 مرتبہ وظیفے کو دہرانا تھا۔ وظیفہ کرنے کے لیے آبادی
سے باہر کسی اجاڑ بیابان جگہ کا انتخاب کرنا تھا، تاکہ موکلات جلد از جلد رابطہ کر لیں۔ چھوٹی عمر ہونے کے
سبب رات کو گھر سے باہر جا کر اس وظیفے کو کرنا میرے لیے ممکن نہ تھا۔ البتہ تجرباتی طور پر میں نے رات
رات کو سونے سے پہلے دو تین مرتبہ اس وظیفے کو دہرانا شروع کر دیا۔ صرف اتنی تھوڑی تعداد میں

سارا دن بہت تکالیف میں گزرتا، کسی کی بات اچھی نہ لگتی، ذرا ذرا سی بات پر غصہ آنے لگتا، لیکن پھر بھی
میں نے اپنے معمولات جاری رکھے۔ ایک دن میری ایک شخص سے لڑائی ہوگئی اور میں نے غصے میں
آکر اس کو بددعا دے دی۔ ایک گھنٹے بعد ہی اس شخص کا ایکسیڈنٹ ہوگیا اور اسے دو سال بستر پر
گزارنے پڑے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یہ سب میری پڑھائی کی بدولت ہوا۔ میں خوش تھا کہ
میری محنت رائیگاں نہیں گئی۔ اب میں نے مزید شرکیہ کلمات کی طرف رجوع کیا۔ اسی دوڑ دھوپ میں
ایک عامل سے میرے گہرے تعلقات بن گئے۔ اکثر مشکل وقت میں اس سے مشورہ طلب کرلیتا۔ ایک
دن میں نے اس سے کہا: کسی ایسے خبیث عامل کا پتہ بتاؤ جس سے میرے شوق کی تسکین ہوسکے۔
میرے دوست نے جواب دیا کہ میں تمہیں ایسے خبیث عامل کا پتہ بتاؤں گا جو ہزار خبیث عاملوں سے
بڑھ کر ہوگا۔ کالے علم کے حصول اور تسخیر جنات کے لیے میں اس عامل کے پاس جانے کے لیے تیار
ہوگیا۔ یہ عامل ہمارے شہر سے بہت دور گجرات کے قریب ایک قصبے میں رہتا تھا۔ یہ ایک [illegible] دور دراز

کے مقام پر تھا، جہاں پہنچنے کے لیے چھ میل پیدل چل کر جانا پڑتا۔ راستے میں ایک برساتی نالہ بھی آتا۔ اس کو عبور کرنے کے بعد آدمی گاؤں میں پہنچتا تھا۔

ان دنوں برسات کا موسم تھا۔ میں سفر کی صعوبتیں برداشت کرتا ہوا عامل صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ وہ جمعہ کا دن تھا اور اتفاق سے عامل صاحب اکیلے ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ میری خواہش اور درخواست پر انہوں نے مجھے تسلی دی کہ آپ کی خواہش پوری کر دی جائے گی۔ سہ پہر چار بجے تک میں ان کے ساتھ محو گفتگو رہا۔ اس کے بعد میں نے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں تو گھر واپس چلا جاؤں، دوبارہ پھر حاضر ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں گھر والوں کو کچھ بتا کر نہیں آیا۔ لیکن انہوں نے رات ٹھہرنے پر بہت اصرار کیا۔ جب میں نہ مانا تو وہ کہنے لگے کہ دوست جب دوستوں کے پاس جاتے ہیں تو دوستوں کا فرض بنتا ہے کہ وہ انہیں نشانی کے طور پر کوئی تحفہ دیں۔ وہ اٹھ کر اندر گئے اور ایک گتے کا بنا ہوا کارڈ ساتھ لے کر آئے، جس پر اسم اللہ کا نقشہ بنا ہوا تھا۔ وہ انہوں نے مجھے دے دیا اور کہنے لگے کہ باوضو ہو کر اس پر نظر کو ٹھہرا کر اس لفظ کی ضرب دل سے لگانی ہے۔ یعنی دل میں پڑھنائی

کرنی ہے۔ اگر زبان سے پڑھائی کرو گے تو پاگل ہو جاؤ گے۔ میری رہنمائی کی خاطر انہوں نے
وہیں مجھے وضو کرایا اور کچھ پڑھ کر میری طرف پھونک ماری۔ اس کے بعد حکم دیا کہ اس کو اپنے سامنے رکھ
کر دل سے پڑھائی کروں۔ میں نے ان کے کہنے پر عمل کیا تو میرا دل اللہ ہو کی آواز کے ساتھ دھڑکنا
شروع ہو گیا۔ میں نے انہیں بتایا کہ میرے دل نے کام کرنا شروع کر دیا ہے۔ اب آپ مجھے اجازت
دیں باقی عمل میں گھر جا کر مکمل کر لوں گا۔

واپس آنے سے پہلے انہوں نے مجھے تاکید کی کہ رات ہو یا دن 24 گھنٹے میں جب بھی وقت ملے
اس گتے کے کارڈ کو دونوں ہاتھوں میں پکڑ کر سامنے رکھ لینا ہے اور دل سے پڑھائی کرنی ہے۔ زبان ہرگز نہ
ہلے۔ اس کے بعد عامل صاحب کمال مہربانی اور شفقت کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجھے الوداع کہنے کے لیے
میرے ساتھ کافی دور تک آئے۔ گھر واپس آکر میں نے اس عمل کا آغاز کر دیا۔ جب گیارہ دن مکمل ہو گئے
تو اس گتے نما کارڈ میں لکھے ہوئے اسم اللہ میں سے دھواں نکلنا شروع ہو گیا۔ میں بہت خوش ہوا کہ اب
مجھے منزل مل گئی ہے۔ کیونکہ آج تک کوئی اتنا مہربان عامل نہیں ملا تھا، جس نے گیارہ دنوں میں اس مقام
پر پہنچایا ہو۔ اگلے دن ہی میں خوشی خوشی مٹھائی کا ڈبہ لے کر عامل صاحب سے ملاقات کے لیے روانہ ہوا۔

گاؤں سے باہر برساتی نالہ پار کر کے دوسری طرف پہنچا تو عامل صاحب کے چند مریدوں نے (جنہیں میں نہیں جانتا تھا) اپنے تجربے کی بنیاد پر مجھے پہچان لیا کہ آپ ہمارے حضرت صاحب کے پاس جا رہے ہیں؟ ان میں سے دو مرید کہنے لگے کہ یہ حضرت صاحب کے مہمان ہیں' ہم انہیں اپنے کندھوں پر اٹھا کر ڈیرے تک لے جائیں گے۔ میرے اور ان کے درمیان کافی بحث ہوئی کہ میں پیدل ہی چلا جاؤں گا لیکن وہ کسی بھی بات کو سننے پر آمادہ نہ تھے۔ پلک جھپکنے کے دوران دونوں نے مجھے اٹھا لیا اور عامل صاحب کے پاس آ کر ہی مجھے نیچے اتارا۔ اس وقت وہاں پانچ چھ عورتیں تعویذات حاصل کرنے کے لیے بیٹھی ہوئی تھیں۔ عامل نے مجھے دیکھ کر جلدی جلدی انہیں فارغ کیا کہ کل دوبارہ آ جانا اور مجھے بہت خوش اخلاقی سے بغل گیر ہو کر ملے۔ میری باتیں سن کر وہ کہنے لگے کہ تمہارا دل سیاہ ہو گیا تھا۔ اسم اللہ سے جو آگ نکلی تھی وہ تمہارے دل کی سیاہی کو دور کرنے کے لیے نمودار ہوئی تھی۔ چند دنوں کے اندر تمہارا دل بالکل صاف ہو جائے گا۔ ان کی یہ باتیں سن کر میرے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے اور خوشی کے مارے برا حال تھا کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں جو مجھے اتنا کامل انسان مل گیا ہے۔ ورنہ آج تک تو میں نے دھکے ہی کھائے تھے۔

میری خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔ واپس آنے سے پہلے میں نے پوچھا کہ حضرت صاحب اب آئندہ کے لیے مجھے کیا کرنا ہے۔ کوئی خدمت، پڑھائی یا پرہیز وغیرہ ہو تو مجھے بتادیں۔

وہ فرمانے لگے کہ سنو! نماز نہیں پڑھنی، کسی نمازی کے ساتھ ہاتھ نہیں ملانا، قرآن نہیں پڑھنا، مسجد نہیں جانا۔ یہ سنتے ہی میرے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ کیونکہ جسم میں ابھی ایمان کے کچھ اثرات باقی تھے۔ میں نے وہاں بیٹھے بیٹھے دل میں سوچا کہ اب جس طرح بھی ممکن ہو یہاں سے نکلنا بہتر ہے کیونکہ میں تو چند منٹ پہلے یہ سوچ رہا تھا کہ میرے ہاتھ بہت قیمتی نسخہ آگیا ہے لیکن یہ تو کچھ اور ہی نکل آیا۔ میں اجازت لے کر گھر واپس آگیا۔ گھر آکر میں دن رات سوچوں میں گم رہا کہ نسخہ تو بہت قاتل ہاتھ آیا تھا لیکن جو طریقہ کار اس نے بتایا ہے، اس پر کسی طرح بھی عمل کرنا ممکن نہیں۔ صبح سے لے کر شام تک چھ میں دوست ایسے ملتے تھے جن کے ساتھ سلام دعا اور ہاتھ ملانا پڑتا۔ یہ سب پانچ وقت کے نمازی تھے۔ پھر والدین، بہن بھائی سب نمازی اور مسجد جانے پر بھی پابندی۔ اگر ان سب باتوں پر عمل کروں تو زندگی کیسے بسر ہو گی۔ بالآخر یہی فیصلہ کرنا پڑا کہ اس کو چھوڑنا ہی بہتر ہے۔ میرے دوست نے اس عامل کی جو تعریف کی تھی کہ یہ ہزار جیتوں پر بھاری عامل ہے، سچ ہی کہا تھا۔ اس کے بعد دوبارہ میں ان کی

خدمت میں حاضر نہ ہوا تو کچھ عرصہ بعد سرکار اپنے دو چیلوں کے ساتھ ہماری دکان پہ آ دھمکے۔ میں نے
نہ چاہتے ہوئے مجبوری میں انہیں گھر چلنے کے لیے کہا۔ تو وہ تیار ہو گئے مگر میرا دل اندر سے جل کڑھ
رہا تھا۔ میرے دل میں خیال بار بار آ رہا تھا کہ کون سا ایسا طریقہ اختیار کروں جس سے جلد میری جان
چھوٹ جائے۔ میں نے حسب توفیق خدمت کرنے کے بعد کہا کہ سرکار میرا ایک بہت پیچیدہ مسئلہ
ہے اگر اجازت ہو تو بیان کروں۔ انہوں نے کہا بتائیں۔ میں نے کہا: ہماری چار دکانیں کرایہ پہ
ہوئی ہیں۔ کرایہ دار نہ تو کرایہ ادا کر رہے ہیں اور نہ ہی دکانیں خالی کرنے پر تیار ہیں۔ اگر آپ اس
میں میری کچھ مدد فرما دیں تو میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر یاد رکھوں گا۔ ایک آدھ منٹ کی خاموشی
بعد انہوں نے میری طرف دیکھا اور بولے:

"تم نے قرآن پڑھا ہے؟"

میں نے کہا: "جی بالکل پڑھا ہے۔"

وہ کہنے لگے: اللہ قرآن میں فرماتے ہیں کہ ان الذین

مل کر رہیں گی، چاہے 80 سال بعد ملیں۔ ان کا یہ فرمانا تھا کہ دل میں جو تھوڑا بہت مہمان نوازی و
احترام تھا وہ بھی جاتا رہا۔ اس کے بعد وہ خود ہی کہنے لگے: اچھا ہم چلتے ہیں۔ میں جلدی سے اٹھ کھڑا
ہو گیا۔ سب کے ساتھ ہاتھ ملایا۔ اور دروازے تک انہیں چھوڑنے کے لیے آیا۔ جب مجھے اندازہ ہو گیا
کہ وہ جی ٹی روڈ کے قریب پہنچ گئے ہیں تو میں گھر سے دکان پر آ گیا۔

سرکار کا خیال تھا کہ یہ مرید ہماری بہت خدمت کرے گا۔ لیکن میرے رویے سے انہیں سخت مایوسی
ہوئی۔ البتہ وہ جاتے ہوئے کہہ گئے کہ ہم ہر چھ ماہ بعد حضرت خواجہ خضر کا ختم پاک دلواتے ہیں تم ضرور
آنا۔ وہاں ہم دعا کریں گے اور دکانیں خالی ہو جائیں گی۔ لیکن میں ختم شریف پر جان بوجھ کر نہ گیا۔ میرا
وہ دوست جس نے مجھے ان کا پتہ بتایا تھا اس کا بہنوئی ان کا مرید تھا۔ وہ ختم شریف پر گیا تھا۔ عامل صاحب
نے ان کے ہاتھ پیغام بھیجا کہ ہم نے کشور رحمان کو نافرمانی کی وجہ سے اپنی بارگاہ سے نکال دیا ہے۔
جب میں نے یہ سنا تو اللہ کا شکر ادا کیا کہ میرا ایمان اور جان بچ گئی۔

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی چیز کو حاصل کرنے کی خواہش کرتا ہے اور پھر کامیابی حاصل
کرنے کے لیے اپنی تمام صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کرتا ہے۔ لیکن ہزار کوشش کے باوجود کوئی نہ کوئی

رکاوٹ آڑے آ جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ میرے ساتھ بھی تقدیر نے کچھ اسی طرح کا کھیل کھیلا۔ جب بھی میں کالے علم کے ذریعے شیطانی طاقتوں کے قریب ہونے لگا تو مجھے ایسے تلخ تجربات ہوئے کہ مجبوراً مجھے ان کاموں سے توبہ کرنی پڑی۔ آج میں اپنی ناکامیوں پر افسوس کی بجائے اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے دونوں جہانوں میں ذلیل و رسوا ہونے سے بچا لیا۔ میرے شوق نے مجھ سے کیا کیا کام کرائے؟ کالے علم کو سیکھنے کا جنون کی حد تک شوق کے نتیجے میں مجھے کن مصائب کا سامنا کرنا پڑا؟ ان واقعات کو پڑھنے کے بعد آپ کو تمام سوالوں کا جواب مل جائے گا۔

عملیات کو سیکھنے کے دوران جہاں مجھے اور بہت سارے نقصانات اٹھانے پڑے، وہاں اپنی اولاد نرینہ سے بھی ہاتھ دھونے پڑے۔ میرے آٹھ بچے فوت ہوئے۔ جو بھی بچہ پیدا ہوتا اس کے سینے پر انسانی ہاتھ سے مشابہ نشان ہوتا اور وہ چند لمحے بعد ہی اپنے خالق حقیقی سے جا ملتا۔ لیکن عملیات سیکھنے کا شوق تھا کہ دل و دماغ میں ہر دم تازہ رہتا۔

ایک دن میں اپنی دکان سے گھر کی طرف آ رہا تھا کہ راستے میں ڈاکٹر اسماعیل والے چوک میں ایک

ایک دن میں اپنی دکان سے گھر کی طرف [illegible]

سائیں بابا کھڑا تھا۔ جس نے چھوٹے چھوٹے ڈبوں کے اوپر جڑی بوٹیاں سجا کر رکھی ہوئی تھیں اور لوگوں کے سامنے ان کی تعریفیں بیان کر رہا تھا۔ میں بھی قریب کھڑا ہو گیا، جب سب لوگ فارغ ہو گئے تو میں نے قریب جا کر آواز دی "سائیں جی!"

انہوں نے میری طرف نظر کر کے کہا "ہاں بھئی! کیا بات ہے؟"

اس لمحہ میں جب ان کی اور میری آنکھیں چار ہوئیں تو میرے دل کے اندر سے آواز آئی کہ یہ سائیں صرف سنیاسی نہیں بلکہ اس کے اندر بہت کچھ چھپا ہوا ہے۔ شاید یہ عملیات کا بھی ماہر ہو۔ میں نے نہایت عاجزی سے عرض کیا:

"سائیں جی! آپ سے ایک کام ہے۔"

وہ کہنے لگا: "ابھی میرے پاس فالتو وقت نہیں، تم مجھے کل صبح 8 بجے فلاں جگہ پر مل لینا۔"

میں اگلے دن اس کے بتائے ہوئے پتے پر وقت مقررہ پر پہنچ گیا۔ اس وقت سائیں بابا نے اپنے ہاتھ میں ایک چھوٹا مگر بہت خطرناک سانپ پکڑا ہوا تھا۔ میں اسے دیکھ کر خوفزدہ ہو گیا۔

سائیں بابا نے میرے آنے کا مقصد دریافت کیا تو میں نے عرض کیا "یا حضرت! پہلے اس کو کہیں [illegible]

پھر میں بات شروع کروں گا۔" میری حالت دیکھ کر سائیں بابا نے سانپ کو ہاتھ میں گول دائرے کی شکل میں پکڑ کر منہ میں کچھ پڑھا اور پھونک مار کر اپنے پاس رکھ لیا۔ میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی کیونکہ سانپ پتھر کا بن گیا تھا، بالکل بے حس و حرکت سوائے اس کی زبان کے جو کبھی کبھی وہ منہ سے باہر نکالتا تھا۔

سانپ کے خوف سے نجات پانے کے بعد میں نے سائیں بابا کو اپنی سابقہ ناکامیوں کی داستان اور اپنے شوق کا حال سنایا۔ میری باتیں سن کر وہ کہنے لگے:

"مولوی صاحب! میدان بہت اوکھا ہے۔ یہاں صرف وہ شخص کامیابی حاصل کر سکتا ہے جس نے بربادی کا سرٹیفکیٹ لے کر جیب میں ڈالا ہو۔"

میں نے عرض کیا: "سائیں جی! آپ کی جیب میں ایک سرٹیفکیٹ ہو گیا؟ میں بربادی کا دوسرا سرٹیفکیٹ جیب میں ڈال لیتا ہوں۔"

سائیں بابا مجھے سمجھاتے ہوئے کہنے لگے: "مولوی صاحب! جب میں نے کالے علم کو سیکھنے کا آغاز

کیا تھا تو پہلے چار دنوں میں یکے بعد دیگرے میرے گھر کے چار جنازے ...

میں نے کہا: ''سائیں بابا! یہ بات بھی آپ نے چھوٹی کی ہے۔ میں اپنے گھر سے چھ جنازے اٹھانے کے لیے تیار ہوں۔''

میری باتیں سن کر سائیں بابا کہنے لگا: ''اگر اتنا ہی شوق ہے تو پھر بات بن جائے گی۔''

میں نے کہا: ''سائیں بابا! اگر اجازت ہو تو ایک بات عرض کروں؟ مجھے اور میرے گھر والوں کو تو مرضی نقصان پہنچے لیکن میرے والدین اور بہن بھائیوں کو کوئی تکلیف نہیں پہنچنی چاہیے۔''

انہوں نے کہا: ''ٹھیک ہے، اس کا علاج میرے پاس موجود ہے۔ بازار میں حکیموں کی دکان سے ایک بوٹی ملتی ہے، تم اسے لے آنا میں اس پر دم کر دوں گا۔ پھر بوٹی کو سلگا کر اس کا دھواں مکان کے چاروں طرف دے دینا۔ ایسا کرنے سے تمہارے گھر والوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ لیکن ایک بات یاد رکھنا کہ حکیموں سے اصل بوٹی آسانی کے ساتھ نہیں ملتی۔ میں چند دنوں کے لیے نارووال جا رہا ہوں۔ وہاں میرے پاس اصل بوٹی موجود ہے۔ اگر تم کہو تو میں وہ بوٹی لیتا آؤں گا۔''

میں نے سائیں بابا کو بوٹی کی قیمت دس روپے ادا کی۔ سائیں بابا نے مجھ سے آٹھ دن بعد آنے کا وعدہ کیا۔ میں وہاں سے واپس چلا آیا۔

ہونے کے انتظار میں آٹھ دن کی طویل گھڑیاں بہت مشکل سے گزریں، لیکن سائیں بابا سولہ دن بعد تشریف لائے اور آخر حکم صادر فرمایا کہ عمل کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔ سب سے پہلا کام یہ کرو کہ دن کے بارہ بجے عیسائیوں کے قبرستان میں جا کر اکیس کنکر اٹھا کر لاؤ۔ یہ خیال رہے کہ قبرستان سے واپس آتے ہوئے پیچھے مڑ کر ہرگز نہیں دیکھنا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ سائیں صاحب کو تھوڑا سا پرکھنا چاہیے کہ وہ مجھے عمل کرانے میں کتنے مخلص ہیں؟

قبرستان جانے سے پہلے میں نے بہانہ بنایا اور کہا: سائیں جی! پتا نہیں کیا بات ہے کہ میرا قبرستان جانے کو دل نہیں کرتا، مجھے تو ابھی سے خوف آ رہا ہے۔

سائیں جی نے مجھے تسلیاں دیں تو میں نے کہا: سائیں جی! اگر آپ برا نہ منائیں تو میں چند باتیں آپ کی خدمت میں عرض کروں؟

انہوں نے کہا: ہاں ہاں ضرور کرو۔

کی انکار کرنے کے پیچھے ہوتی۔ جب میں یہ عمل شروع کروں گا تو پھر کیا ہے گا؟

سائیں جی کہنے لگے: میری کچھ مجبوریاں تھیں۔ تم اس بات کو چھوڑو، میں صرف تمہارے لیے یہ آیا ہوں۔ اب تم یہ عمل ضرور کرلو۔ میں نے کم و بیش 36 مرتبہ انکار کیا لیکن سائیں جی نے ہر بار یہی کہا کہ میں نے تمہیں عمل کرا کر ہی چھوڑنا ہے کیونکہ میں ادھر آیا ہی صرف تمہارے لیے ہوں۔

سائیں جی کہنے لگے: مولوی صاحب! اس عمل کی تمام مہلک شرائط بھی تمہیں معاف، بچے فوت نہیں ہوں گے، گھر کے کسی فرد کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ میں آج خوش ہو کر کہہ رہا ہوں کہ موقع سے فائدہ اٹھا لو میں تمہیں کچھ دے کر ہی جاؤں گا۔

ان کے بہت مجبور کرنے پر میں عمل کرنے پر آمادہ ہو گیا۔ اس دوران میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا، میں نے کہا: سائیں جی! آپ میرے عمل کرنے کے دوران پیچھے کتنی راتیں بیٹھیں گے۔ وہ کہنے لگے کہ میں گیارہ راتوں تک تمہارے پیچھے نگرانی کروں گا۔ میں نے کہا کہ سائیں جی! آخری گیارہ راتیں تو میری زندگی اور موت کی ہیں۔ لیکن وہ کسی صورت آمادہ نہ ہوئے۔

میں نے ان سے دریافت کیا کہ آخر کیا وجہ ہے کہ آپ آخری گیارہ راتیں میرے پیچھے بیٹھ کر

تھیں۔ سائیں جی کہنے لگے کہ میں نے میو ہسپتال والوں سے زبان کی ہوئی ہے کہ ہر ہفتے اڑھائی من
زندہ سانپ مہیا کروں گا، اس لیے میری مجبوری ہے۔ میں نے کہا کہ سائیں جی! وہاں سے آپ کو کیا
معاوضہ ملتا ہے تو وہ کہنے لگے کہ 20 روپے روزانہ کے حساب سے معاوضہ ادا کیا جاتا ہے اور میں نے
سات دنوں میں سانپوں کا مقررہ وزن پورا کرنا ہوتا ہے۔ میں نے آخری داؤ آزمایا اور انہیں پیشکش کی
کہ سائیں جی! آپ مجھ سے 40 روپے روزانہ کے حساب سے لے لیں مگر 21 راتیں میرے پیچھے
بیٹھیں گے۔ وہ اس پر بھی نہ مانے۔ یہ آج سے 20 سال پہلے کا واقعہ ہے۔ اس وقت 20 روپے کی
قیمت کچھ کم نہ تھی۔

یہ عمل بہت سخت قسم کا تھا اور اس کو کسی ایسے مقام پر بیٹھ کر کرنا تھا' جہاں اذان کی آواز سنائی نہ دے۔
اس میں اگر کامیابی ہو جاتی تو شیطان کے ساتھ دوستی اور تعلق قائم ہو جاتا تھا اور اگر ناکامی ہو جاتی تو
ساری زندگی بغیر کپڑوں کے گلیوں میں دھکے کھا کر گزرتی تھی۔ یہ تو اللہ کا شکر ہوا کہ سائیں بابا کسی شرط پر
بھی میرے پیچھے بیٹھنے پر تیار نہ ہوا۔ ورنہ معلوم نہیں، میرا کیا انجام ہوتا۔ ان دنوں جب مجھے کسی عمل کو
سیکھنے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا تو میں اپنے آپ کو دنیا کا بدقسمت شخص سمجھتا تھا اور ہر وقت افسوس کرتا

[illegible]

سیکھنے میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا تو میں اپنے آپ کو دنیا کا بدقسمت شخص سمجھتا تھا اور ہر وقت افسوس کرتا رہتا کہ مجھے کوئی اچھا استاد کیوں نہ ملا۔ آج میں خدا کا لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اچھا ہی ہوا کہ مجھے کوئی استاد نہیں ملا۔ سب نے مجھے دھوکہ دیا۔

کیونکہ یہ سراسر گھاٹے کا سودا ہے۔ بظاہر تو اس میں بہت کشش نظر آتی ہے جس میں جو لوگ اس جنجال میں پھنسے ہوئے ہیں، وہی جانتے ہیں کہ ان پر کیا بیت رہی ہے۔ آج اگر کوئی عامل میرے پاس اس حالت میں آئے کہ اس نے جنات کو تسخیر کر کے شاپر میں ڈالا ہو اور مجھے کہے کہ میں تمہیں تسخیر کی محنت کے سب کچھ مفت دینے کے لیے تیار ہوں تو پھر بھی میں انہیں نہ لوں۔

آدھی زندگی بدی اور آدھی نیکی کے ساتھ گزری:

ایک اچھا عامل ہونے کے لیے صحت مند جسم ہونا بہت ضروری ہے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ کا مجھ پر خاص احسان سمجھئے کہ اس نے مجھے بہت اچھی صحت سے نوازا اور گھر کی پکی ہوئی 18 روٹیاں کھانا میرا روزانہ کا معمول تھا۔ اگر ان روٹیوں کا موازنہ ہوٹلوں پر ملنے والی روٹیوں کے ساتھ کیا جائے تو یہ 18 روٹیاں ہوٹلوں کی 30 روٹیوں کے برابر بنتی ہیں۔

اللہ نے مجھے اتنی ہمت عطا کی تھی کہ میں صبح سے لے کر شام تک دکان پر سخت محنت کرتا۔ رات کو مولوی
صاحب کی خدمت کرتا، جب وہ سو جاتے تو باقی رات قبرستانوں میں وظائف کی پڑھائی میں گزارتا۔
مجھے بہت کم سونے کا موقع ملتا۔ غرض یہ کہ عملیات پر عبور حاصل کرنے کا اتنا شوق تھا کہ نہ ہی نیند پوری
کرنے کا وقت ملتا اور نہ ہی صحت کا کوئی خیال ہوتا۔

اس شوق کی بدولت کاروبار میں بھی مجھے نقصانات کا سامنا کرنا پڑا۔ میرا ذاتی اندازہ ہے کہ اگر میں مکمل
توجہ، یکسوئی اور محنت کے ساتھ کاروباری امور سرانجام دیتا تو آج معمولی پنساری کی دکان کی بجائے میرا بہت
بڑا کاروبار وسیع پیمانے پر پھیلا ہوتا، لیکن اب پچھتائے کیا ہوت۔ گزرا ہوا وقت تو واپس نہیں آ سکتا۔ ویسے تو
میں ایک ناکام عامل ہوں لیکن اس تحمل خواری کے دوران مجھے چند ایک ایسے وظائف بھی حاصل ہوئے جو
میری تمام عمر کی محنت کا حاصل ہیں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے، جب مجھے عملیات میں کامیابی کے لیے
جدوجہد کرتے ہوئے تقریباً 12 سال ہو گئے تھے اور میں نے عملی طور پر کوئی کامیابی حاصل نہیں کی تھی۔ ایک
دن میرے دل میں خیال آیا کہ میں اپنے ایک جاننے والے مولوی صاحب سے ملوں کیونکہ شہر میں ان کی

آ گیا۔ ان کا رویہ روایتی عاملوں سے بہت مختلف تھا۔ وہ میرے ساتھ بہت ہی شفقت سے
ساتھ پیش آئے۔ میری درخواست سن کر انہوں نے کہا کہ میں تمہیں ایک ایسا وظیفہ دیتا ہوں کہ اس پر عمل
کرنے سے اللہ کے فضل سے تمہاری ہر جائز خواہش پوری ہو جایا کرے گی۔

وظیفہ کے الفاظ یہ تھے "یَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَاب سَبِّبْ لِیَ الْخَیْر" عشاء کی نماز کے بعد باوضو ہو کر
اول و آخر گیارہ مرتبہ درود ابراہیمی کے ساتھ اس وظیفہ کو 700 مرتبہ روزانہ پڑھتا تھا۔ یہ عمل مسلسل گیارہ
دن گھر کی چھت پر سر کو ننگا کر کے کرتا تھا۔ میرے لیے یہ کوئی مشکل کام نہ تھا۔ میں نے مکمل توجہ اور یکسوئی
کے ساتھ گیارہ دنوں میں نہایت آسانی سے یہ عمل مکمل کر لیا۔ پھر میں نے اس وظیفہ کو بارہا آزمایا۔ اس
عمل کے کیا کہنے۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہر مرتبہ اس کا سو فیصد رزلٹ نکلا۔

مثال کے طور پر چند ایک واقعات آپ کے گوش گزار کرتا ہوں۔ کوئی بھی جائز مقصد حاصل کرنے
کے لیے اس وظیفہ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر نیت کر لیں کہ یا اللہ میرا یہ کام تیرے فضل سے ہو جائے تو وہ کام
ہو جائے گا۔ یہ آج سے 40 سال پہلے کی بات ہے۔ ان دنوں ہماری دکان کی کل سیل دو سو روپے روزانہ

ہوا کرتی تھی۔ یہ عمل مکمل کرنے کے بعد ایک دن میں دکان پر جانے کے لیے گھر سے نکلا تو میں نے دل میں ارادہ کر کے گیارہ مرتبہ ان کلمات کو پڑھ کر یہ نیت کی کہ یا اللہ! آج دکان پر 500 روپے کی سیل ہو۔ اسی دن جب رات کو دکان بند کرنے سے پہلے سیل گنی تو وہ پانچ سو ہی تھی۔ کافی دیر تک میرا یہی طریقہ کار رہا۔ پھر میں نے 700 روپے کی نیت کر کے دکان پر آنا شروع کیا۔ اس میں بھی مجھے کامیابی ہوئی اور اللہ نے میری دعا پوری کردی۔ یہاں تک کہ میں نے گیارہ سو روپے کا ارادہ کر کے گھر سے نکلنا شروع کر دیا اور میری یہ خواہش بھی پوری ہوئی۔

میرا اس عمل پر یقین اتنا پختہ ہو گیا کہ مجھے جب بھی کوئی مشکل پیش آتی، میں اسی وظیفے کے ذریعے اللہ سے مدد طلب کرتا۔ ایک مرتبہ میں سامان کی خریداری کے سلسلے میں لاہور گیا۔ وہاں سے میں نے دو بوریاں دنداسہ خریدا۔ (یہ اخروٹ کے درخت کا خشک چھلکا ہوتا ہے۔ عورتیں اسے اپنے دانتوں کی صفائی کے لیے استعمال کرتی ہیں) میں یہ بوریاں لے کر بسوں کے اڈے پر آیا۔ وہاں میں نے ایک بس کی چھت پر دونوں بوریاں رکھیں اور واپسی کا سفر شروع کیا۔ اسی دوران اچانک موسم ابر آلود ہو گیا۔ یوں لگتا

تھا کہ ابھی بارش ہوئی۔ دھاگے کو اگر پانی لگ جائے تو یہ خراب ہو جاتا ہے۔ موسم کافی خراب ہو رہا تھا
کسی وقت بھی بارش شروع ہو سکتی تھی۔ میں بہت پریشان تھا کہ میرے ذہن میں اچانک خیال آیا کہ
اس ادبی نسخے کو استعمال کر کے دیکھوں۔ شاید اللہ تعالیٰ اسی کی بدولت مجھے نقصان پہنچنے سے بچا لے۔ میں
نے اسی وقت دل میں تصور کیا کہ یا اللہ! میرے گھر پہنچنے تک بارش نہ ہو۔ یہ ارادہ کر کے میں نے گیارہ
مرتبہ وظیفہ پڑھا اور اللہ پر توکل کر کے بس میں بیٹھا رہا۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں تھا۔ اللہ نے مجھ
گناہ گار کی دعا قبول فرمائی اور تمام راستہ میں بارش نہ ہوئی۔ جب بس ہمارے شہر کے سٹاپ پر رکی تو بس
کے کنڈیکٹر نے دونوں بوریوں کو بس کی چھت سے نیچے پھینکا۔ اس کے ساتھ ہی ہلکی ہلکی پھوار پڑنے لگی۔
میں جلدی جلدی دونوں بوریاں بحفاظت دکان پر لے آیا۔ اس کے بعد زور کی بارش آئی۔

اسی وظیفے کی برکت کا ایک اور واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ میرا ایک بہت قریبی
دوست ایک عجیب مشکل میں مبتلا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ عرصہ 20 سال سے عدالت میں مقدمہ زیر
سماعت ہے۔ اس کا فیصلہ نہیں ہو رہا۔ ہم بہت پریشان ہیں، تم ہی کوئی ایسا طریقہ بتاؤ کہ ہماری جان اس
عذاب سے چھوٹ جائے۔ کیونکہ ہمارا مخالف فریق اس مقدمے کو سول کورٹ، سیشن کورٹ، ہائی کورٹ

کورٹ تک لے جا چکا ہے۔ اس کے باوجود کہ ہم حق پر ہیں، لیکن ہماری داد رسی نہیں ہو رہی۔ میں نے اس کو اپنے وظیفہ کے سابقہ تجربات سے آگاہ کیا۔ میری باتیں سن کر اس کا ذہن مطمئن ہو گیا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ اگر تم دل و جان کے ساتھ اس وظیفہ کو مکمل کر لو تو اس مقدمے سے ہونے والی پریشانی سے مستقل طور پر تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔ وہ کہنے لگا کہ میں اس وظیفہ کو ضرور کروں گا۔

میں نے اس کے کام کی پیچیدہ نوعیت کو دیکھتے ہوئے عمل میں تھوڑا سا اضافہ کر دیا۔ اس وظیفہ کو روزانہ 1100 مرتبہ اول و آخر درود شریف ایک ایک گیارہ مرتبہ کے ساتھ پڑھے اور مسلسل 41 دن تک اس عمل کو پہلے بتائے طریقے کے مطابق جاری رکھے۔ میرے دوست نے ذوق و شوق کے ساتھ وظیفہ کرنا شروع کر دیا۔ عمل شروع کرنے کے پندرہ دن بعد اگلے مقدمہ کی تاریخ نکل آئی۔ جب وہ مقررہ تاریخ کو عدالت میں حاضر ہوئے تو اس وظیفے کی برکت سے جج کو مخالف پارٹی کے طریقہ کار پر سخت غصہ آیا اور جج نے اسی دن مقدمے کا فیصلہ میرے دوست کے حق میں کر دیا۔ میرے دوست کی خوشی قابل دید تھی۔ اللہ نے اس کی محنت کا ثمر اسے دے دیا تھا۔

اگر کوئی اس وظیفہ کو کرنا چاہے تو میری طرف سے اجازت

ہے۔ بس اتنا خیال رہے کہ اس کے ذریعے کوئی ناجائز کام کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ یہ روحانی
وظیفہ ہے۔ ناجائز خواہشات کی تکمیل کے لیے اس کو استعمال کرنے پر الٹا نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

انہی عالم دین سے مجھے ایک اور وظیفہ بھی ملا۔ پہلے وظیفہ میں کامیابی کے بعد میری ان سے فرمائش
ہوتی تھی کہ مجھے پڑھنے کے لیے مزید کچھ بتائیں۔ ایک دن مولوی صاحب مجھے کہنے لگے کہ تم یہ عمل
استخارہ کا عمل کرلو۔ میں خوشی خوشی عمل کرنے کے لیے تیار ہوگیا۔ یہ 25 دن کا عمل تھا۔ فجر کی نماز کے بعد
باوضو ہوکر اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف ابراہیمی کے ساتھ اس وظیفہ کو پڑھنا تھا۔ وظیفہ کے کلمات یہ
تھے "نَسْئَلُکَ الْعِصْمَۃَ فِی الْحَرَکَاتِ وَ السَّکَنَاتِ" وظیفہ کو کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ
ان الفاظ کی پہلے دن 100 دانوں والی ایک تسبیح پڑھنی تھی۔ دوسرے دن 2۔ اسی طرح ہر روز ایک تسبیح
اضافہ کرتے جانا تھا۔ حتیٰ کہ تیرھویں دن 100 دانوں والی تیرہ تسبیح کی پڑھائی کرنی تھی۔ چودھویں دن
سے ہر روز ایک تسبیح کم کرکے پڑھنی تھی۔ جس دن آخری تسبیح 100 کی پڑھائی مکمل ہوجاتی تو عمل مکمل
جاتا تھا۔

آخری دن 50 بچوں میں آدمی آدمی روٹی اور حلوہ تقسیم کرتا تھا۔ مولوی صاحب نے استخارہ کرنے کا طریقہ یہ بتایا تھا کہ رات کو سونے سے پہلے سات مرتبہ وظیفہ کے کلمات پڑھ کر دایاں ہاتھ چہرے کے نیچے رکھ کر منہ قبلہ شریف کی طرف کر کے دل میں اپنے مقصد کا ارادہ کر کے سو جاتا ہے۔ نیند آنے کی دیر ہے کہ سات موکل خواب میں حاضر ہو جائیں گے۔ وہ خود کہیں گے کہ "تم نے اس کام کے لیے ہمیں طلب کیا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔"

عمل کرنے کے بعد میں نے بطور تجربہ پہلی رات کو عشاء کی نماز کے بعد سات مرتبہ یہ الفاظ دہرائے اور سو گیا۔ رات کو خواب میں سات جنات انسانی شکل میں حاضر ہو گئے۔ میں نے سونے سے پہلے دل میں یہ ارادہ کیا تھا کہ میری بہن جو عرصہ دراز سے بہت سخت بیمار ہے، اس کو کیا بیماری ہے۔ موکلات نے خواب میں بتایا کہ یہ بیماری اللہ کی طرف سے ہے۔ اس پر کسی نے جادو وغیرہ نہیں کیا۔ اس جواب کا یہ فائدہ ہوا کہ ہمیں تسلی ہو گئی کہ یہ جادو یا آسیب کا اثر نہیں۔ بعد میں ہم نے ڈاکٹری علاج جاری رکھا۔

جس رات کو میں یہ تجربہ کرتا ہوں، اسی دن صبح کو میرا ایک استاد مجھے ملنے کے لیے آتا ہے۔ جو کالے علم کا بہت ماہر تھا۔ وہ مجھے بہت دیر کے بعد ملنے کے لیے آیا تھا۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

علم کا بہت ماہر تھا۔ وہ مجھے بہت دیر کے بعد ملنے کے لیے آیا تھا۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتا تھا۔
اس نے میرے ساتھ مصافحہ کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔ میں نے ایک لمحہ میں ایک ہزار مرتبہ سوچا
کہ اگر اس سے ہاتھ ملا لیا تو یہ مجھ سے میرا عمل چھین کر لے جائے گا۔ کیونکہ ابھی میں نے عمل کی حفاظت
والا وظیفہ نہیں کیا تھا اور اگر میں ہاتھ نہیں ملاتا تو یہ کہے گا کہ میرا کیا نالائق شاگرد ہے۔ اتنی دیر بعد ملنے
کے لیے آیا ہوں اور یہ میرے سلام کا جواب دینے اور ہاتھ ملانے کے لیے بھی تیار نہیں۔

مجبوراً مجھے اس کے ساتھ ہاتھ ملانا پڑا۔ ہاتھ ملانے کے بعد دل سے یہ آواز آئی کہ لے بیٹا تمہارا کام تو ختم
ہوا۔ لیکن امید کی ایک ہلکی سی کرن کبھی کبھی کروٹ لیتی کہ شاید استاد نے عمل نہ ہی چھینا ہو۔ رات کو دوبارہ میں
نے تجربہ کیا تو کوئی موکل حاضر نہ ہوئے۔ چند دن مولوی صاحب کے ہاں چکر لگائے لیکن ملاقات نہ ہو سکی۔
یہ واقعہ رمضان المبارک کے مہینے میں پیش آیا۔ ایک دن پھر میں ان سے ملاقات کے لیے گیا تو مولوی
صاحب کے برخوردار کہنے لگے کہ وہ تو اعتکاف پر بیٹھ گئے ہیں۔ عید کے بعد تیسرے دن میں ان کے پاس
گیا۔ وہ اس وقت مسجد میں بچوں کو قرآن پاک پڑھا رہے تھے۔ میں کافی دیر ان کے فارغ ہونے کے انتظار
میں پاس ہی بیٹھا رہا۔ فارغ ہونے کے بعد انہوں نے میری طرف دیکھا اور دریافت کیا کہ کس طرح آئے ہو؟

میں نے انہیں بتایا کہ آپ نے مجھے جو عمل بتایا تھا، میں نے وہ عمل کر لیا لیکن اس کے بعد ایک بزرگ
استاد مجھے ملنے کے لیے آیا تھا۔ اس کے بعد موکلات کی حاضری نہیں ہوئی۔ انہوں نے مجھے کہا
کہ کوئی بات نہیں، اس کا کوئی حل نکال لیں گے۔ اس عمل کے ضائع ہونے کا مجھے بہت دکھ ہوا۔ میں
دوبارہ کئی بار اس سلسلے میں انہیں ملنے کے لیے گیا مگر پتہ نہیں کیا وجہ ہوئی کہ وہ مجھے ہر مرتبہ بہانوں
سے ٹالتے رہے۔ بالآخر میں نے وہاں جانا چھوڑ دیا۔ زندگی میں اگر کبھی کامیابی ملی بھی تو اس میں اس
کالے علم کے استاد کی وجہ سے ناکامی ہو گئی۔ کاش میں اس سے ہاتھ نہ ہی ملاتا۔ مگر اب افسوس کے سوا
کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

ایک اور واقعہ جو میری ابتدائی زندگی سے تعلق رکھتا ہے، اسے پڑھ کر بہت سے قارئین کے علم میں
اضافہ ہوگا اور وہ اس سے عملی زندگی میں فائدہ حاصل کر سکیں گے۔

میرے والد صاحب نماز کے بہت پابند تھے۔ میری عمر بہت کم تھی لیکن وہ پھر بھی مجھے اپنے ساتھ
مسجد لے جاتے۔ غالباً اس وقت میری عمر کوئی چھ برس کے قریب ہوگی۔ میں مسجد میں نماز پڑھنے کے

رہائش تھے۔ وہ عالم دین اور عامل باعمل تھے۔ وہ مسجد میں نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھے ہوئے تھے۔ میں
بھی ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور ان سے درخواست کی کہ مجھے کچھ پڑھنے کے لیے بتا دیں۔ وہ مجھے
دیکھ کر مسکرائے اور کہنے لگے کہ تمہاری تو عمر ابھی بہت کم ہے۔ تمہیں کیا بتاؤں۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے
کچھ نہ کچھ پڑھنے کے لیے ضرور بتائیں۔

وہ کہنے لگے: اچھا تم ایسے کرو کہ جب بھی صبح کو تم نیند سے بیدار ہو جاؤ تو چارپائی سے پاؤں نیچے کرنے
سے پہلے تین مرتبہ یہ الفاظ ادا کرنے ہیں:

”اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ“ جب
تیسری مرتبہ یہ الفاظ ادا کرنے لگو تو آخر میں بائیں کندھے کی طرف منہ کر کے تھو تھو کرنا ہے۔ یعنی تھتکار
دینا۔ انہوں نے مجھے تاکید کی کہ بلاناغہ اس عمل کو کرنا ہے۔ تمہارے لیے یہی کافی ہے۔ میں بہت خوش
ہوا کہ بزرگوں نے مجھے کچھ نہ کچھ پڑھنے کے لیے بتا دیا ہے۔ اس عمل کو کرتے ہوئے مجھے تقریباً 47
سال ہو گئے ہیں۔ آج بھی میں عمل کرنے کے بعد چارپائی سے نیچے پاؤں رکھتا ہوں۔

مجھے نہیں یاد کہ کوئی دن ایسا گزرا ہو، جب میں نے یہ عمل نہ کیا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ کسی علم میں
میری ناکامی کا سبب یہی وظیفہ بنا کیونکہ میں جب بھی کوئی سفلی عملیات کرنا چاہتا تو دل میں یاد رہتا
کہ بس شوق کی خاطر ایک مرتبہ سیکھنا ہے، پھر اس کو چھوڑ دینا ہے۔

میں نے ہزار بار توبہ کی اور اتنی ہی مرتبہ توبہ ٹوٹی۔ آدھی زندگی بدی اور آدھی نیکی کے ساتھ گزری
اب پھر توبہ کی ہوئی ہے اور ابھی تک قائم ہے۔

اگر اس کلمہ میں اتنی طاقت نہ ہوتی اور اس میں اثر نہ ہوتا تو میں آج بہت کامیاب عامل ہوتا
میرے بتائے ہوئے شرکیہ وظائف دوسرے لوگوں نے کیے اور انہیں کامیابی مل گئی۔ جب میں نے
ان کا تجربہ کیا تو کسی نہ کسی وجہ سے مجھے ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

اللہ کریم نے اس وظیفے میں اتنی برکت اور تاثیر رکھی ہے کہ اس کے ورد نے مجھے بار بار غلط راستے
سے ہٹا کر صحیح راستے پر چلایا۔ اگر اس تحریر کو پڑھنے کے بعد کوئی شخص ہر روز صبح اٹھ کر اسی طریقے سے
کلمات کو پڑھنا شروع کر دے تو وہ بھی شیطان کے وسوسوں اور چالوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

اس نفسا نفسی کے دور میں ہر شخص ...

قوت کو [illegible]

اس نفسا نفسی کے دور میں ہر شخص کامیابی وکامرانی اور منزل مقصود حاصل کرنے کے لیے اپنی ہمت کے مطابق کوشش کرتا رہتا ہے۔ کسی کو منزل مل جاتی ہے اور کوئی ساری عمر در در کی ٹھوکریں کھا کر اس دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے۔ پر اسرار عملیات کے ذریعے جنات کو قابو کرنے کے لیے میں نے جگہ جگہ دھکے کھائے، بہت زیادہ تکلیفیں برداشت کیں، ہر ناجائز طریقہ اختیار کیا، لیکن پھر بھی میری خواہش اور شوق کی تسکین نہ ہو سکی۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میری ہر تدبیر پر تقدیر غالب آتی رہی اور میں معجزاتی طور پر شیطانی قوتوں کے آلۂ کار بننے سے محفوظ رہا۔ تسخیر جنات کے شوق میں سوائے تباہی و بربادی کے مجھے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ جو واقعات میرے ساتھ پیش آئے ہیں، ان کو بیان کرنے کا صرف ایک ہی مقصد ہے کہ دوسرے لوگ ایسے فضول کاموں میں اپنا وقت برباد نہ کریں اور ان سے نصیحت حاصل کریں کیونکہ کامیابی صرف صراط مستقیم پر چلنے میں ہے۔ چند ایک واقعات قارئین کی خدمت میں تحریر کر رہا ہوں۔

یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں نے ابھی توبہ نہیں کی تھی اور شوق دل میں جوان تھا۔ میری ملاقات ایک ایسے شخص سے ہوئی جو بازار میں پرانے رسالے فروخت کرتا تھا۔ اسے بھی عامل بننے کا بہت شوق

تھا۔ میں فارغ اوقات میں گپ شپ لگانے کے لیے اس کے پاس جا کر بیٹھا رہتا۔ ہمارا موضوع گفتگو یہی ہوتا کہ کس طرح جلد از جلد عملیات کے میدان میں کامیابی حاصل کی جائے۔ ایک دن میں اسے ملنے کے لیے گیا تو ایک اجنبی شخص اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ رسالے بیچنے والے نے اس سے میرا تعارف کرایا کہ انہیں بھی عملیات سیکھنے کا بہت شوق ہے۔ ان کی بھی رہنمائی فرمائیں۔ انہوں نے میرے ساتھ کچھ دیر گفتگو کی تو انہیں اندازہ ہو گیا کہ میرے سر پر جنات کو قابو کرنے کا بھوت سوار ہے۔

انہوں نے مجھے ایک عمل بتایا لیکن اس کو کرنے کا طریقہ بہت عجیب و غریب تھا۔ اس سے پہلے میرے تجربہ میں اس قسم کا کوئی عمل نہیں آیا تھا۔ اس عمل کا باقاعدہ وظیفہ شروع کرنے سے پہلے شہر کی تمام گزرگاہوں اور چوراہوں میں سات شیطانوں کے ناموں کا کثرت سے ذکر کرتا تھا۔

میں صبح سے لے کر شام تک سارے شہر میں گھومتا رہتا۔ میرا بس ایک ہی کام تھا کہ ابلیس، شداد، ہامان، نمرود اور فرعون وغیرہ کے ناموں کی تسبیح زبان پر جاری رکھوں۔ یہ ان دنوں کی بات ہے جب میں نے ابھی تو نہیں کی تھی۔ چند دنوں میں یہ عمل مکمل ہو گیا۔ اس کے بعد کالے علم کا وظیفہ کرتا تھا۔ یہ ایک

وظیفہ کے تمام کلمات بدعو، سادھو اور دیگر شرکیہ الفاظ پر مشتمل تھے۔ ان کلمات کو قبر پر بیٹھ کر 500 مرتبہ پڑھنا تھا۔ جس پر کم از کم ایک گھنٹہ صرف ہوتا۔ شوق کے ہاتھوں مجبور اور کچھ حاصل کرنے کی جستجو نے مجھ گناہ گار سے یہ کام بھی کروا دیا۔

جس دن شہر کی گزرگاہوں میں پڑھائی مکمل ہوئی اسی دن میں نے قبرستان میں جا کر ایک قبر کا انتخاب کیا اور وہاں جھاڑو دے کر آیا۔ یہ بھی عمل کا حصہ تھا۔ جس قبرستان کا میں نے انتخاب کیا اس میں بہت خطرناک سانپوں کا بسیرا تھا لیکن میں نے اس کی بھی پرواہ نہ کی اور روزانہ رات کو قبر پر بیٹھ کر وظیفہ کرنا شروع کر دیا۔ اس عمل میں موکلات کی پہلی حاضری گیارہویں رات کو ہونی تھی لیکن موکلات آٹھویں رات کو ہی حاضر ہو گئے۔ میں قبر پر سوار عمل کرنے میں مصروف تھا کہ میرے سامنے کتے کا چھوٹا سا بچہ نمودار ہوا۔ پہلے تو مجھے بہت غصہ آیا اور میں نے سوچا کہ اس کو ایک ڈنڈا مار کر بھگا دوں۔ پھر دل سے آواز آئی کہ کتے کے بچے کا یہاں کیا کام؟ یہ کوئی موکل ہے جو کتے کی شکل میں آیا ہے۔ میں نے پڑھائی جاری رکھی تو کتے کا بچہ میرے پیچھے جا کر بیٹھ گیا اور اس نے اتنی خوفناک آواز میں چیخ ماری کہ

میرے جسم کا ایک ایک بال خوف کی وجہ سے کھڑا ہو گیا۔ میں بہت خوف زدہ ہوا۔ اس کی چیخ کی آواز سن کر کہیں شہر کے سارے لوگ قبرستان کا رخ نہ کر لیں۔ میں اٹھ کھڑا ہوا اور وہاں سے بھاگنے کا ارادہ کیا لیکن شوق کے ہاتھوں مجبور میں نے اپنے دل کو سمجھایا، تسلی دی اور دوبارہ بیٹھ کر پڑھائی شروع کر دی کہ کہیں میری اس غفلت کی وجہ سے شوق ادھورا نہ رہ جائے۔ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد میں گھر آ گیا۔

میں نے 21 راتوں کی پڑھائی مکمل کر لی لیکن نہ تو دوبارہ کوئی حاضری ہوئی اور نہ ہی مجھے کچھ حاصل ہوا۔

تقریباً ایک ہفتہ بعد میری ملاقات اس شخص سے ہوئی جس نے مجھے یہ عمل بتایا تھا۔ اس نے مجھ سے پوچھا: کیوں بھئی! آپ کا کام بن گیا؟ میں نے اسے تمام حالات وواقعات سے آگاہ کیا۔ میری باتیں سن کر وہ کہنے لگا کہ اگر تمہیں اس آسان عمل میں کامیابی نہیں ہوئی تو دنیا میں کوئی ایسا عمل نہیں جو تم کر سکو۔ وہ کہنے لگا کہ میں نے ایک عیسائی کو یہ عمل کرایا تھا، جب رات آخری تھی تو ایک دو گز لمبا سانپ حاضر ہو گیا۔ اس سانپ نے آتے ہی عیسائی کو اپنی مضبوط گرفت میں لے لیا۔ لیکن وہ گھبرایا نہیں اور اس نے پڑھائی جاری رکھی۔ جب وظیفہ مکمل ہو گیا تو موکلات نے حاضر ہو کر اس کی تابعداری قبول کر لی۔ اگر تم اس سے مضبوط ہو تو میرے ساتھ کراچی چلو۔ اس وقت

وہ مجھے کہنے لگا کہ تم کسی اچھے ... سے
کہ استاد جی اب مجھے اس کا کوئی حل بتائیں کہ میں کیا کروں؟
ملو وہ شاید وہ تمہاری رہنمائی کر سکیں۔ اس کا استاد فیصل آباد کے قریب ایک گاؤں کے قبرستان میں رہتا
تھا۔ ایک دن پروگرام بنا کر ہم وہاں چلے گئے۔ اس عامل نے میری باتیں سن کر کہا: آپ واپس چلے جائیں
میں ایک دو ماہ تک آپ کے پاس آؤں گا اور آپ کا مسئلہ ٹھیک طریقے سے حل کرا دوں گا۔ ہم وہاں سے
واپس چلے آئے۔ میں نے ایک ایک دن ان کے انتظار میں گزارا۔ دو ماہ مکمل ہو گئے لیکن وہ نہیں آئے۔ میں
دوبارہ اکیلا فیصل آباد جا کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے پھر آنے کا وعدہ کیا لیکن وہ نہیں آئے
اور نہ ہی دوبارہ میں نے رابطہ کرنے کی ضرورت محسوس کی۔

میرے شب و روز عملیات کی تلاش اور انہیں کرنے میں بسر ہو رہے تھے کہ میرے ایک دوست عامل
نے مجھے ہمزاد کو تسخیر کرنے کا عمل کرنے کا مشورہ دیا۔ یہ عمل بھی قبرستان میں بیٹھ کر کرنا تھا۔ اس عمل کو کرنے
کے لیے میں نے صوفیاں والے قبرستان کا انتخاب کیا۔ رات گیارہ بجے کے قریب میں ایک بالٹی میں پانی
اور ہاتھ میں ڈنڈا لے کر قبرستان کی طرف روانہ ہوا۔ جب میں قبرستان کے گیٹ پر پہنچا تو ایک کتا جس کا قد

گدھے کے برابر تھا وہ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے خطرناک تیور دیکھ کر میں پیچھے ہو گیا۔ مجھے سمجھ
نہیں آ رہی تھی کہ اب آگے جاؤں یا واپس چلا جاؤں کہ اچانک اس کتے نما گدھے نے چھلانگ لگائی اور
نظروں سے غائب ہو گیا۔ میں حوصلہ کر کے قبرستان میں داخل ہوا۔ وضو کیا اور پڑھائی شروع کر دی۔ اس
عمل کو گیارہ سو مرتبہ پڑھنا تھا اور یہ تقریباً ایک گھنٹے کی پڑھائی تھی۔ میں نے اپنا کام مکمل کیا اور گھر کی طرف
روانہ ہوا۔ گھر کے دروازے پر پہنچ کر اپنے بڑے بیٹے کے رونے کی آواز سنائی دی۔ میں دروازے پر کم و بیش
آدھ گھنٹہ کھڑا سوچتا رہا کہ اب کیا کروں۔ دروازہ کھٹکھٹانے کو دل نہ کرے کہ سارے گھر والے جاگ جائیں
گے اور سوال کریں گے کہ اس وقت کہاں سے آئے ہو۔ ادھر بچے کے رونے کی رفتار میں اضافہ ہوتا جا رہا
تھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ لگتا ہے یہ وظیفہ بھی نامکمل ہی چھوڑنا پڑے گا۔ میں نے دروازہ کھٹکھٹانے
سے پہلے وہیں کھڑے ہو کر یہ الفاظ ادا کیے کہ کل سے یہ عمل کرنے کے لیے نہیں جاتا۔ یہ الفاظ کہنے کی دیر تھی
کہ بچے کے رونے کی آواز بند ہو گئی۔ اس کے بعد میں نے دروازے پر دستک دی۔ میری اہلیہ نے خاموشی

کرنی چاہیے جو بہت اعلیٰ پائے کا ہو۔ میں نے اپنے ایک عامل دوست سے اس کا ذکر کیا

کہنے لگا کہ جو عمل تم کرنا چاہتے ہو، اس میں تمہاری اولاد کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ میں نے

کہ اولاد کی خیر ہے، عمل میں کامیابی ہونی چاہیے۔

یہ بہت زبردست قسم کا کالا علم تھا۔ اس عمل کی میں نے آزمائشی طور پر پانچ سات دن پڑھائی کی

جب کوئی مصیبت نازل نہ ہوئی تو میں نے اس عمل کو کرنے کا فیصلہ کرلیا۔ جس رات میں نے

وظیفے کے لیے بیٹھنا تھا، دوپہر کے وقت میں نے قبرستان جا کر ایک قبر کو منتخب کیا اور اس جگہ کی

کے گھر واپس آ گیا۔ دروازے سے اندر داخل ہوا تو گھر کی خواتین میرے بیٹے کو بستر پر لٹا کر

پریشانی کے عالم میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ میرے بیٹے کی آنکھیں الٹی ہو گئی تھیں اور وہ بے سدھ پڑا ہوا

میں نے ان سے پوچھا کہ اسے کیا ہوا ہے تو وہ کہنے لگیں کہ ایک گھنٹہ پہلے یہ خود ہی آ کر بستر پر

ہے کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ اس کو کیا ہو گیا ہے۔

میں نے فوری طور پر ڈاکٹرز سے رابطہ کیا لیکن کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ شام تک یہی سلسلہ چلتا رہا۔ نہ
ہی ڈاکٹر آکر اسے چیک کرتا، یہی کہتا کہ اس کو دوائی کس مرض کی دیں؟ سمجھ نہیں آ رہی، اس کو کیا ہوا
ہے۔ ہاں البتہ یہ آج رات صبح سلامت نکال گیا تو شاید پھر اس کے بچنے کی کوئی امید نکل آئے۔ بجائے
اس کے کہ میں رات جا کر قبرستان میں عمل کا آغاز کرتا، میری تمام رات بچے کی چارپائی کے پاس بیٹھے
گزری۔ صبح ہونے تک اس کی طبیعت جوں کی توں رہی۔ نہ تو اس نے کوئی حرکت کی اور نہ کچھ کھایا پیا۔ صبح
دس بجے کے قریب بچے کی نانی اتفاقاً لاہور سے ملنے کے لیے آ گئی۔ اس نے بچے کی حالت دیکھی تو ہمیں
مجبور کر کے لاہور کے کسی بڑے ڈاکٹرز کے پاس چلنے کو کہا اور کسی سیانے ڈاکٹر کو چیک اپ کرانے کے لیے
بچے کو اپنے ساتھ لاہور لے گئیں۔ وہاں ڈاکٹروں نے اس کے مختلف ٹیسٹ کیے اور دوائیں لکھ کر دیں۔
جب نرس نے بچے کو انجکشن لگایا تو کچھ دیر بعد بچے نے آنکھیں کھولنا شروع کر دیں اور پوچھنے لگا کہ مجھے
یہاں کیوں لے کر آئے ہیں؟ جب دوپہر کو اسے دوائی کی دوسری خوراک دی گئی تو وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔ شام کو
تیسری خوراک کھانے کے بعد وہ چلنے پھرنے لگ گیا۔ جب ڈاکٹر صاحب وارڈ میں اسے دیکھنے کے لیے
آئے تو ہم نے ان سے اجازت مانگی لیکن وہ کہنے لگے کہ مریض کو ایک دن مزید ادھر رہنے دیں۔ میرا بیٹا
بالکل تندرست ہو گیا کیونکہ اس کو تکلیف تو کوئی اور تھی۔ اصل مسئلہ تو میرے عمل کرنے کا تھا۔ وظیفہ شروع

آئے تو ہم نے ان سے اجازت مانگی لیکن وہ ...

بالکل تندرست ہو گیا کیونکہ اس کو تکلیف تو کوئی اور تھی۔ اصل مسئلہ تو میرے عمل کرنے کا تھا۔ عمل شروع کرنے سے پہلے ہی موکلات نے اپنا اثر دکھا دیا تھا کہ کہیں اس کا والد ہمارے لیے دشمن نہ بن جائے۔ ان کا یہ حربہ کامیاب رہا اور میں نے اولاد کی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہ عمل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا۔

عملیات کے حصول کی تگ و دو کے دوران میری ملاقات صوفی محمد شریف صاحب سے ہوئی۔ وہ پہلے بہت بڑے ڈاکو تھے۔ ایک مرتبہ ان کے دل میں توبہ کا خیال آیا تو وہ سب کچھ چھوڑ کر گوشہ نشین ہو گئے۔ انہوں نے پرہیزگاری اور تقویٰ میں کمال حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت اچھی آواز سے نوازا تھا۔ وہ اکثر اپنی سریلی آواز میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے۔

عشق محبت یا رب اپنی نالے حب نبی سرور دی

پاوے خبر نہیں گھٹ جاندی، رحمت تیرے گھر دی

ان کی آواز میں جادو کی اثر تھا۔ انسان تو کیا جن بھی ان کی آواز پر فریفتہ تھے۔ پتا نہیں ان کے دل میں چلہ کشی کا خیال کیسے آ گیا۔ انہوں نے بغیر کسی رہنمائی اور استاد کے شوقیہ طور پر ایک عمل کا آغاز کیا۔

32ویں رات حاضری ہوگئی اور لاکھوں کی تعداد میں موکلات حاضر ہوگئے اور یک زبان ہوکر کہنے لگے۔ صوفی صاحب! یہ عمل وغیرہ چھوڑیں، ہم تو پہلے ہی آپ کے عقیدت مند ہیں کیونکہ آپ نے گناہوں کی زندگی سے توبہ کی ہے۔ اس کے بعد جنات کا ان سے رابطہ ہوگیا اور وہ جب بھی انہیں کوئی کام کہتے وہ مکمل تابعداری سے حکم بجالاتے۔ صوفی صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ ان کی شادی ایک پری سے ہوئی ہے۔ بقول ان کے اس پری سے ان کے چار بیٹے پیدا ہوئے جو ان کے علاوہ کسی اور کو نظر نہیں آتے تھے۔

جب صوفی صاحب کی اتنی قابلیت اور درویشی میرے علم میں آئی تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں اپنے شوق سے آگاہ کیا کہ میں پری کی تسخیر کا عمل کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا یہ کوئی مشکل کام نہیں، اگر تم چاہو تو آج سے ہی اس عمل کا آغاز کردو۔ انہوں نے مجھے قرآن مجید کی ایک آیت بتائی اسے گیارہ سو مرتبہ پڑھنا تھا۔ یہ تقریباً دو گھنٹے کا عمل تھا اور آبادی سے باہر کسی کھلے مقام پر گیارہ راتوں میں یہ وظیفہ مکمل کرنا تھا۔ جب پہلے دن عمل مکمل کرنے کے بعد میں رات بارہ بجے کے قریب گھر واپس آیا اور خاموشی سے سوگیا۔ رات دو بجے کے قریب ہائے ہائے کی آوازیں سن کر میری آنکھ کھل گئی۔ گھر کے ایک فرد کو کسی چیز نے اوپر اٹھا کر بہت زور سے نیچے پھینکا تھا۔ اس کی چیخ و پکار کی وجہ سے

تمام اہل خانہ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کیا ہوا ہے؟ تو اس نے بتایا کہ مجھے
نہیں معلوم کس نے مجھے اوپر اٹھایا ہے؟ البتہ دھکا دے کر نیچے ضرور پھینکا ہے۔ صبح میں نے اپنے عامل
دوست سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا۔ وہ کہنے لگا کہ ان کاموں میں اس طرح کی تکلیفیں تو آتی ہی رہتی
ہیں۔ ابھی تو اور بہت سی مصیبتیں آئیں گی۔ اگر حوصلہ ہے اور برداشت کر سکتے ہو تو عمل کو جاری رکھو۔
میں نے دوسرے دن عمل کیا کرتا تھا، پندرہ دن تک گھر کے اس فرد کا علاج معالجہ کراتا رہا۔

میری طرح جو لوگ بھی عملیات کے ذریعے جنات کو تسخیر کرنے کے چکر میں مبتلا ہیں، وہ طرح طرح
کے مصائب صرف اس امید پر برداشت کرتے رہتے ہیں کہ جب بھی کامیابی ملے گی تو انہیں سکھ کا
سانس لینا نصیب ہوگا۔ یہ خام خیالی ہے، جنہیں کامیابی مل جاتی ہے، ان کی پریشانیوں میں اور اضافہ ہو
جاتا ہے۔ میں سینکڑوں عاملوں سے ملاقاتیں کر چکا ہوں۔ میں نے آج تک کسی کالے علم کے عامل کو
سکھی نہیں دیکھا۔ البتہ جو لوگ روحانی عملیات کے ماہر ہیں اور صرف شرعی طریقے پر چلتے ہیں، وہ خود بھی
مطمئن اور مسرور زندگی گزارتے ہیں اور دوسرے لوگ بھی ان سے فیض حاصل کرتے ہیں اور ان سے

اور کس دونوں جہانوں میں ملتا ہے۔

پان کے شوق نے مجھے عملیات کی دنیا سے دور کر دیا:

میں نے اپنی ضدی طبیعت کے ہاتھوں بہت نقصان اٹھائے۔ ایک ایسی چیز جواب میری زندگی کا حصہ بن چکی ہے کہ اس کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ میں اپنی اس عادت کے ہاتھوں بہت مجبور ہوں۔ میں اپنی بیوی، بچوں کے بغیر تو وقت گزار سکتا ہوں مگر اس کے بغیر مجھے کسی پل چین نہیں ملتا۔ صرف رمضان المبارک ایک ایسا بابرکت مہینہ ہے جس میں اللہ کی طرف سے صبر عطا ہو جاتا ہے۔ اس عرصہ میں میرے اور اس کے درمیان کچھ دیر کے لیے تعلقات منقطع ہو جاتے ہیں۔

یہ ہیں تمباکو کی پتیوں والے زہریلے پان جو میں بہت زیادہ تعداد میں کھاتا ہوں۔ ایک ضد تو میری عملیات پر عبور حاصل کرنے کی تھی اور دوسرا پان کھانے کا شوق میرے سر پر سوار تھا۔ مجھے پان کھانے کا شوق کس طرح پیدا ہوا؟ اس کی بھی عجیب ہی داستان ہے۔ یہ آج سے بیس سال پہلے کی بات ہے۔ ایک شخص سامان کی خریداری کے لیے روزانہ ہماری دکان پر آیا کرتا تھا۔ اس کے منہ میں ہر وقت پان ہوتا۔ روزانہ آنے کی وجہ سے میرا اس کے ساتھ اچھا تعلق بن گیا۔ ایک دن وہ مجھے کہنے لگا کہ میں آپ

ہوتا۔ روزانہ آنے کی وجہ سے میرا اس کے ساتھ اچھا تعلق بن گیا۔ ایک دن وہ مجھے کہنے لگا کہ میں آپ
کی خدمت میں ایک پان پیش کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے اسے بتایا کہ میں پان نہیں کھاتا۔ چنانچہ
اس نے پان کھانے کے فوائد بیان کیے اور مجھے دوبارہ پان کھانے کی دعوت دی لیکن میں نے انکار کر
دیا۔ اس کے بعد وہ تین ماہ تک مسلسل وقفے وقفے سے مجھے پان کھانے کی دعوت دیتا رہا۔ ایک دن
بدقسمتی سے میں نے پان کھانے کی ہامی بھر لی۔ وہ میرے لیے تازہ پان لگوا کر لایا اور بڑی چاہت سے
میری خدمت میں پیش کیا۔ جب میں نے پان منہ میں رکھ کر چبانا شروع کیا تو میرا دماغ گھوم گیا۔ بہت
سخت قسم کے چکر آئے اور پیٹ میں گڑبڑ شروع ہو گئی۔ میں نے فوراً پھینک دیا۔ اس دوران مجھے سخت
پسینہ آ گیا اور لیٹرین میں جانے کی حاجت محسوس ہوئی۔ میں نے دکان پر کسی کو احساس نہ ہونے دیا کہ
میرے ساتھ کیا بیتی ہے اور لیٹرین سے واپس آ کر دوبارہ کام شروع کر دیا۔

ہم نے فیصل آباد کی ایک کمپنی کو شیشے کے گلاسوں کا آرڈر دیا ہوا تھا۔ اتفاق سے اسی وقت کمپنی کا
ایجنٹ مال لے کر آ گیا۔ میری ذمہ داری تھی کہ ٹوٹے ہوئے گلاسوں کو علیحدہ کر کے صحیح مال کی گنتی کروں لیکن
میرے دماغ کو ابھی تک اتنے چکر چڑھے ہوئے تھے کہ مجھ سے سارے مال کو چیک کرنے کی ہمت نہ

رہی۔ میں نے اپنی جان چھڑانے کے لیے گلاسوں کو سرسری طور پر چیک کرنے کے بعد والد صاحب سے کہا کہ سارا مال ٹھیک ہے۔ اور جلدی جلدی سارا مال دکان کے اندر رکھ دیا۔ پان کھانے کی وجہ سے پہلے نقصان کا آغاز ہو گیا۔

میں نے اپنے طور پر اس شخص کے پان کھلانے کے مذاق کو چیلنج سمجھ کر قبول کر لیا اور دل میں فیصلہ کر لیا کہ میں اس پان کو کھا کر چھوڑوں گا۔ دوپہر کے وقت میں نے گھر جا کر کھانا کھایا اور اس کے بعد قریبی پان فروش سے اسی قسم کا تمباکو کی پتیوں والا پان لگوا کر کھانے لگا۔ پان منہ میں رکھنے کی دیر تھی کہ مجھے تین چار الٹیاں آئیں، جو کچھ کھایا پیا تھا' وہ سب باہر نکل آیا۔ اس کے بعد میں ایک گھنٹے تک چارپائی پر نڈھال پڑا رہا۔ جب ذرا ہوش آیا اور طبیعت سنبھلی تو پھر دوبارہ پان لے کر کھایا۔ دل میں یہ خیال تھا کہ اگر وہ یہ پان کھا سکتا ہے تو میں اسے کیوں نہیں کھا سکتا۔ کیونکہ میری صحت اس سے بہت اچھی تھی۔ اب عملیات کی فکر بھول گئی اور پان کھانے کا شوق سر پر سوار ہو گیا۔

میں آج بھی اس شک میں مبتلا ہوں کہ مجھے پان کھانے کی جو لت پڑی ہے، اس میں بھی کسی

بالآخر میں ان پان کو کھانے میں کامیاب ہو گیا۔ میری قوت ...

برداشت کر گیا۔ آہستہ آہستہ میری عادت پختہ ہو گئی۔ پہلے ایک مہینے میں روزانہ پانچ پان کھانے کا معمول بن گیا۔ جوان خون تھا، اس لیے پان کھانے میں بہت مزہ آتا اور عجب قسم کا روح پرور سکون ملتا تھا۔

وہ شخص جس نے مجھے پان جیسی لعنت سے متعارف کرایا تھا، ایک دن پوچھنے لگا کہ صوفی! روزانہ کتنے پان کھا لیتے ہو؟ میں نے اسے بتایا کہ پانچ پان روزانہ کھا لیتا ہوں تو وہ کہنے لگا گھبرانے کی ضرورت نہیں دس پندرہ پان تو روزانہ میں کھا جاتا ہوں۔ اس کی یہ بات سن کر میں نے روزانہ پان کھانے کی تعداد بڑھا کر دس کر دی۔ ایک سال تک یہی تعداد برقرار رہی۔ شروع شروع میں لوگوں نے مجھے بہت سمجھایا۔ گھر والوں اور دوستوں نے بہت سے ایسے لوگوں کی مثال دی، جن کو مسلسل پان کھانے کی وجہ سے منہ کا کینسر ہو گیا اور اس سے ان کی موت واقع ہو گئی۔

میرا ذہن بہت تیز تھا مگر ان نامراد پانوں کی وجہ سے بالکل تباہ ہو گیا۔ مجھے دماغی کمزوری کا احساس ہونے لگا۔ میں نے بہت دوائیاں استعمال کیں، کبھی طاقت کے انجکشن لگوائے۔ یہ سب کچھ برداشت

کرنے کے باوجود بھی مجھ سے پان نہ چھوٹ سکے۔ میں نے دس ہزار مرتبہ پان کھانے کی عادت کو ترک کرنے کا ارادہ کیا لیکن میری یہ عادت اتنی پختہ ہو چکی ہے کہ سوائے کسی معجزے کے موت کے ساتھ ہی اس کا خاتمہ ممکن ہے۔ آج بھی جب تک میں روزانہ بارہ، چودہ پان نہ کھا لوں مجھے سکون نہیں ہوتا۔ اب ایک واقعہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو پان کھانے کے شوق کی بدولت میرے تجربہ میں آیا۔

ایک پان فروش جس کو سب لوگ بھیا کہتے تھے، میرا دوست بن گیا۔ اسے بھی عملیات سیکھنے سے بہت لگاؤ تھا۔ میں جب بھی پان کھانے کے لیے اس کے پاس جاتا، وہ عملیات کے موضوع پر کسی نہ کسی کے ساتھ گفتگو کر رہا ہوتا۔ عملیات پر بحث مباحثہ اس کا محبوب مشغلہ تھا۔ میں نے ایک دن رازداری سے اس سے بات کی کہ آپ کی نظر میں کوئی ایسا عامل ہے جو کوئی اچھا سا عمل کرا دے۔ وہ کہنے لگا کون سا عمل کرنا ہے؟ میں نے کہا: کوئی بھی ہو جائے، چاہے نوری ہو، کالا ہو یا سفلی ہو، میں کرنے کے لیے تیار ہوں۔ اس نے مجھے ایک عامل کا پتہ بتایا جو ایمن آباد شہر میں رہتا تھا اور سو چیوں کا کام کرتا تھا۔ ہم دونوں ایک دن پروگرام بنا کر اس عامل کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس عامل کے ساتھ بھیا کا اچھا تعلق تھا۔ اس نے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ صوفی صاحب میرے دوست ہیں، انہیں کوئی

اچھا سا عمل کرا دیں۔ کشف حاصل کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ دربار پر دو زانوں بیٹھ کر
آدھ گھنٹے تک درود پاک پڑھنا تھا۔ میں نے ان کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق دربار پر جا کر
درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ چند منٹ بعد مجھے یوں محسوس ہوا کہ میرا جسم پھیل کر بہت موٹا اور لمبا ہوتا
بنتا جا رہا ہے۔ کشف کے دوران میں ہی میں نے محسوس کیا کہ میں گوجرانوالہ کچہری پہنچ گیا ہوں۔ وہاں
ایک عدالت میں ہماری جائیداد کا کیس چل رہا تھا۔ میں عدالت کے جج سے کہتا ہوں کہ ہمارے کیس کی
فائل باہر نکالو۔ جج نے فوراً وہ فائل نکال کر مجھے دکھائی تو میں اسے ہدایت دینے لگ گیا کہ اس کو اس
طریقے سے جلد نمٹا دو۔ ابھی میں اس کے ساتھ بحث مباحثہ کر رہا تھا کہ مجھے بھیا کی آواز سنائی دی۔ وہ
مجھے بلا رہا تھا کہ اب آ بھی جاؤ بہت زیادہ دیر ہو گئی ہے۔ میں نے آنکھیں کھول دیں تو سارا منظر غائب
ہو چکا تھا۔ ہم دونوں واپس عامل کے پاس آئے۔ میں نے انہیں تمام واقعہ سے آگاہ کیا۔ وہ کہنے لگے
کہ آپ کو اجازت مل گئی ہے۔ اب آپ ایک اور کام کریں۔ میرے والد صاحب کی قبر پر جائیں اور ا
طریقے سے آنکھیں بند کر کے 100 مرتبہ قل شریف پڑھ کر آئیں۔ میں نے یہ کام بھی مکمل کیا۔ ج

واپس عامل کے پاس آیا تو وہ پوچھنے لگے: پڑھائی کرنے کے دوران تمہارا دل قائم رہا؟ میں نے جواب دیا کہ اللہ کے فضل سے مجھے کوئی گھبراہٹ نہیں ہوئی۔ تو وہ کہنے لگے: یہاں سے بھی اجازت ہو گئی۔ اب آپ کو عمل کرا دیں گے۔ عمل کا طریقہ کار اور وظیفہ بتانے سے پہلے انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ یہ عمل کالے علم کا ہے۔ اس کو کالا پاک کہتے ہیں۔ اس عمل میں کامیابی کی صورت میں ہر وقت باوضو رہنا، ایک جوڑا پاک صاف کپڑوں کا اور ایک لوٹا پانی کا ہر وقت اپنے پاس رکھنا ضروری ہے تاکہ کہیں جاتے ہوئے اگر راستے سے کپڑوں پر گندے چھینٹے پڑ جائیں تو اسی وقت حصار کھینچ کر کپڑے تبدیل کرنے ہوں گے۔ اسی طرح پیشاب، سونا، کھانا پینا بھی اپنے اردگرد دائرہ لگا کر کرنا ہوگا۔ اس کے علاوہ سفر پیدل کرنا ہے، چاہے 100 میل کا ہو۔ تانگے اور گاڑی پر نہیں بیٹھنا۔ اگر تانگے پر بیٹھو گے تو اس کا پہیہ ٹوٹ جائے گا اور اگر گاڑی پر سوار ہو گے تو اس کا ٹائر پنکچر ہو جائے گا۔ میں نے ان تمام شرائط پر آمادگی ظاہر کی تو وہ کہنے لگے کہ اس کے علاوہ کچھ شرائط میری بھی ہیں۔ میں نے کہا: وہ بھی فرما دیجیے۔ وہ کہنے لگے: میں تمہیں جو کام بھی کہوں، تم نے انکار نہیں کرنا۔ میں نے بندوق تمہارے کندھے پر رکھ کر

چاہتی ہے۔ اس سے چاہے کسی کو کتنا بھی نقصان ہو، تمہیں کوئی اعتراض نہ ہوگا اور اگر میں تمہیں یہ کہوں
کہ یہاں میری جگہ پر بیٹھ کر جوتیاں درست کرو تو تمہیں یہ کام بھی کرنا ہوگا۔ میں نے اس کی بھی حامی بھر
لی۔ پھر انہوں نے مجھے عمل لکھ کر دے دیا اور تاکید کی کہ اس کو یاد کرنے کے دوران بھی حصار کھینچ لینا ہے۔
حصار کے بغیر ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لانا ورنہ نقصان اٹھانا پڑے گا۔ جاؤ جا کر اس عمل کو یاد کرو، تین
چار دن بعد میں خود تمہارے گھر آؤں گا۔ میں نے ان کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل کیا۔ چار دن بعد
وہ خود ہمارے گھر آ گئے۔ میں نے حسب توفیق ان کی خدمت کی۔ انہوں نے مٹھائی بہت خوش ہو کر
کھائی۔ اس کے بعد فرمانے لگے کہ تمہیں موکلات نے قبول کر لیا ہے۔ یہ مٹھائی میں نے کم اور موکلات
نے زیادہ کھائی ہے۔ تم باقاعدہ عمل شروع کرنے سے پہلے مجھے 32 روپے 10 آنے موکلات کے لیے
کڑاہی کی رقم ادا کرو۔ میں نے انہیں رقم ادا کر دی اور اسی رات عمل کا آغاز کر دیا۔ یہ 21 دن کا عمل تھا جو
سحری کے وقت اٹھ کر گھر میں ہی کرنا تھا۔ ان دنوں رمضان المبارک کا مہینہ تھا۔ عمل شروع کرنے کے
تیسرے دن بعد جمعۃ المبارک آ گیا۔ میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد عامل صاحب سے ملنے کے لیے ان
کے شہر پہنچ گیا۔ اس دن کا زیادہ حصہ میں نے ان کے پاس گزارا۔ اس دوران جمعہ کی نماز کا وقت ہو

ہوا۔ لیکن انہوں نے خود جمعہ کی نماز پڑھی اور نہ ہی مجھے حکم دیا۔ جب چار بجے سہ پہر کا وقت ہوا تو میں اجازت لیکر واپس آ گیا۔

عمل کرنے کے دوران میں نے ان کے ساتھ مسلسل رابطہ رکھا۔ ہر جمعہ کو میں ان کے پاس حاضر ہوتا اور اپنی کارگزاری سے آگاہ کرتا۔ اس دوران عامل صاحب موکلات کے لیے کڑاہیوں کے نام پر مجھ سے رقم بٹورتے رہے۔ کبھی انہوں نے 20 روپے 10 آنے کا تقاضا کیا، کبھی 36 روپے 10 آنے اور کبھی 40 روپے 10 آنے کا۔ میں ان کی یہ خواہش بھی پوری کرتا رہا۔

عمل ختم ہونے سے 8 دن پہلے ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ میں جتنا وقت عمل کی پڑھائی کرتا، باہر گلی میں ایک کتا خوفناک انداز میں بھونکتا رہتا۔ میں نے یہ بات عامل استاد موچی صاحب کو جا کر بتائی۔ وہ کہنے لگے۔ آج کے بعد کتے کے بھونکنے کی آواز نہیں آئے گی۔ انہوں نے مجھے علیحدہ علیحدہ ایک ایک لفظ میں مکمل آیت الکرسی کاغذ پر لکھ کر دی اور کہنے لگے کہ اب عمل کی پڑھائی اس کے اوپر بیٹھ کر کرنی ہے۔ اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حافظ قرآن یا کوئی ایسا دوست جو تمہیں فلاں سورۃ الٹی الفاظ میں یاد کرا دے

اس کو یاد کرتا ہے۔ میں نے بہت سوچا کہ ان باپ [illegible]
بات کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ البتہ آیت الکرسی کو میں نے جائے نماز کے نیچے رکھ کر جب دوبارہ عمل کی
پڑھائی کی تو دوبارہ کتے کے بھونکنے کی آواز نہیں آئی۔

اللہ اللہ کر کے 21 ویں رات آئی۔ اتفاق سے صبح عید کا دن آنا تھا۔ مجھے اس رات اتنی سخت نیند آئی
کہ میری وقت مقررہ پر آنکھ نہ کھل سکی اور وہ رات عمل کے بغیر ہی گزر گئی۔ تین چار دن بعد عامل صاحب
میرے پاس آئے اور پوچھنے لگے کہ ہاں بھئی! عمل پورا ہو گیا۔ میں نے انہیں ساری حقیقت بتا دی کہ
میری آنکھ نہ کھل سکی اور وہ رات گزر گئی۔ عامل نے میری بات سن کر رونا شروع کر دیا۔ وہ کافی دیر تک
روتا رہا اور شکوے کرتا رہا کہ میں نے تو تمہیں بہت بہادر سمجھ کر یہ وظیفہ بتایا تھا۔ نہ ہی میرے باپ دادا
نے آج تک اتنی آسانی کے ساتھ کسی کو یہ عمل بتایا تھا اور نہ ہی میں نے۔

میں نے تو تمہیں بہت کچھ سمجھا تھا۔ تم نے میری ساری محنت خاک میں ملا دی۔ وہ کہنے لگا کہ اب میری
کرائی 50 روپے 10 آنے ادا کرو اور میں واپس جاؤں۔ قصہ ختم۔ میں نے انہیں رقم ادا کی اور وہ چلے گئے۔

یہ عمل پورا نہ ہونے کے بعد جب میں نے غور کیا تو مجھے سمجھ آئی کہ اللہ کریم نے مجھے بہت بڑے

خبیث عمل سے بچا لیا۔ شوق سے میری عقل ماری گئی اور میں اتنا اندھا ہو گیا کہ اللہ کے پاک کلام پڑھ
کر جنات کو قابو کرنے کے لیے عمل کرتا رہا۔ اگر میں اس عمل میں کامیابی حاصل کر بھی لیتا تو اس کی شرائط
پر پورا اترنا میرے لیے انتہائی مشکل کام تھا۔ کسی بھی وقت شرائط میں معمولی کوتاہی پر مجھے اپنی جان سے
ہاتھ دھونا پڑتے۔ میں زندگی میں دعا کیا کرتا تھا کہ اے اللہ! مجھے بری موت سے محفوظ رکھنا اور حالت
ایمان میں اپنے پاس بلانا۔ شاید میری یہی دعا قبول ہو گئی۔

میری اپنے ان بھائیوں سے التجا ہے جو کالے علم کے شوق میں اپنا وقت برباد کر رہے ہیں کہ
میرے ان تجربات سے نصیحت پکڑیں۔ آج بھی ہر شہر میں ڈھیروں کے حساب سے اس قسم کے
عامل نتائج کی پرواہ کیے بغیر ناسمجھ شائقین کی جان کے ساتھ ہولی کھیلنے پر تیار بیٹھے ہیں۔

دعاؤں کی قبولیت کا راز:

پر جب بھی کوئی مشکل وقت آیا، میں نے وظائف کے ذریعے ہی اللہ سے مدد طلب کی۔ رب کریم نے ہمیشہ مجھ نادان اور نافرمان کی کوتاہیوں کو نظر انداز کر کے مجھ پر اپنے فضل و کرم کے دروازے کھول دیئے اور دعاؤں کو قبولیت سے نوازا۔

بڑے بھائی کی وفات کے تیسرے دن والد محترم مجھے کہنے لگے کہ میری ایک بات توجہ سے سنو! وہ یہ کہ تمہارا بڑا بھائی فوت ہو گیا ہے۔ میں پریشان ہوں کہ اس کی اولاد کا کیا بنے گا؟ میں نے انہیں کہا کہ آپ ان کی فکر چھوڑیں اور اللہ کی طرف دھیان کریں۔ انہوں نے دوبارہ اپنی بات کو دہرایا تو میں نے وہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ انہوں نے پھر یہی بات کہی تو میں نے انہیں جواب دیا کہ اگر بھائی کی اولاد کا طریقہ کار درست رہا اور کسی کی باتوں میں نہ آ کر انہوں نے اگر میرے ساتھ ہٹ دھرمی یا لڑائی جھگڑے سے گریز کیا تو میں جائیداد سے انہیں پورا حصہ ادا کروں گا۔ والد صاحب کو میری بات پر بہت اعتماد تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ یہ جو کہتا ہے، وہ کر دیتا ہے۔ میرا جواب سن کر وہ بہت مسرور ہوئے اور خاموشی اختیار کر لی۔ خاموشی اس بات کا ثبوت ہے کہ آدمی اس عمل پر رضامند ہے۔ بیماری کی

وجہ سے والد محترم بہت زیادہ کمزور ہو گئے تھے۔

ذراسی غلطی اور والد کی وفات:

ایک دن چارپائی پر لیٹے ہوئے کروٹ بدلنے لگے تو نیچے گر گئے۔ جس سے ان کی کمر کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ان کی حالت بہت تشویش ناک تھی۔ میرے ایک دوست حاجی محمد یوسف صاحب جن کا میڈیکل سٹور تھا، وہ تیمارداری کے لیے گھر تشریف لائے۔ والد صاحب کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ بہت تکلیف میں ہیں۔ میں آپ کو ایک دوا لا کر دیتا ہوں، اس کے کھانے سے ان کی حالت سنبھل جائے گی۔ میں ان کے ساتھ میڈیکل سٹور پر گیا اور دوا لا کر والد صاحب کو کھلا دی۔ یہ دوا بہت زیادہ نشہ آور تھی۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ دوا کھانے کے کچھ دیر بعد والد صاحب کی زبان بند ہو گئی۔ آنکھیں الٹی ہو گئیں۔ حالت مزید خراب ہو گئی۔ تین دن تک ان کی یہی حالت رہی۔ ہم نے یہ دن سخت مشکل میں گزارے۔ بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ میرے دوست نے جو دوا دی تھی، اس میں نشے کی بہت زیادہ مقدار شامل تھی اور کمر کی تکلیف میں مبتلا شخص کے لیے نشہ آور دوا بہت مہلک ثابت ہوتی ہے۔ تین دن بعد والد صاحب اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔ والد صاحب کی تجہیز و تکفین سے فارغ ہو کر گھر واپس آئے تو رات کو ایسا
محسوس ہوا جیسے کوئی ادھر سے جھانک رہا ہے۔ اس بنا پر مجھے گھر سے خوف آنے لگا۔ میں نے اپنے

ت قادری صاحب سے اس معاملے کا ذکر کیا۔ انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ کسی دن

حلائی کلو میٹھے چاول پکا کر غریبوں میں تقسیم کریں۔ ان کی ہدایت پر عمل کرنے سے ہمارے گھر

کی کیفیت ختم ہوگئی۔ والد صاحب کی وفات کے چار روز بعد ہی جائیداد کی تقسیم کا معاملہ شروع

ے والد اور میرے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی، اس کا علم صرف مجھے تھا۔ اس لیے میں نے اپنے

ئیوں کو وراثت سے مکمل حصہ ادا کر دیا۔ اب وہ مرحلہ شروع ہوتا ہے جس میں مجھے ایک دعا کے

رزق حلال نصیب ہوا۔ جب جائیداد تقسیم ہو رہی تھی تو دکان کا سامان لینے کے لیے کوئی بھی

ب کے مجبور کرنے پر مجھے اپنے حصے میں اس سامان کو وصول کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ میرے

گودام آیا جو بازار سے فاصلے پر تھا اور گاہک کا اس طرف بالکل کوئی رجحان نہیں تھا۔ یہ علاقہ

جس گلی میں مجھے گودام ملا، اس سے کوئی راہگیر گزرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ

ے زمیندار جب غلہ منڈی میں گدھوں پر غلہ لاد کر لاتے تو اپنے جانوروں کو اس گلی میں

محسوس ہوتا جیسے کوئی اوپر سے جھانک رہا ہے۔ اس اثنا میں ...
ایک دوست قاری صاحب سے اس معاملے کا ذکر کیا۔ انہوں نے مجھے مشورہ دیا کہ تین دن مسلسل
روزانہ اڑھائی کلو میٹھے چاول پکا کر غریبوں میں تقسیم کریں۔ ان کی ہدایت پر عمل کرنے سے ہمارے گھر
سے خوف کی کیفیت ختم ہو گئی۔ والد صاحب کی وفات کے چار روز بعد ہی جائیداد کی تقسیم کا معاملہ شروع
ہو گیا۔ میرے والد اور میرے درمیان جو گفتگو ہوئی تھی، اس کا علم صرف مجھے تھا۔ اس لیے میں نے اپنے
بھائی کے بچوں کو وراثت سے مکمل حصہ ادا کر دیا۔ اب وہ مرحلہ شروع ہوتا ہے۔ جس میں مجھے ایک دعا کے
ذریعے کشادہ رزق حلال نصیب ہوا۔ جب جائیداد تقسیم ہو رہی تھی تو دکان کا سامان لینے کے لیے کوئی بھی
تیار نہ تھا۔ سب کے مجبور کرنے پر مجھے اپنے حصے میں اس سامان کو وصول کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ میرے
حصے میں ایک گودام آیا جو بازار سے فاصلے پر تھا اور گاہک کا اس طرف بالکل کوئی رجحان نہیں تھا۔ یہ علاقہ
تھا غلہ منڈی کا۔ جس گلی میں مجھے گودام ملا، اس سے کوئی راہگیر گزرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ
باہر سے آنے والے زمیندار جب غلہ منڈی میں گدھوں پر غلہ لاد کر لاتے تو اپنے جانوروں کو اس گلی میں

باندھ دیتے۔ مجھے یہاں نئے سرے سے دکانداری کا آغاز کرنا پڑا۔ میں نے ساتھ دکان پر تو یہ بورڈ لگایا کہ دکان یہاں سے تبدیل ہو کر فلاں جگہ منتقل ہو گئی ہے اور نہ ہی گاہکوں میں اس بات کی تشہیر کی کہ میں یہ دکان چھوڑ رہا ہوں بلکہ میں نے اللہ کے بھروسے پر نئی جگہ دکان کا سلسلہ شروع کر دیا اور ساتھ ہی حضرت ام سلمیٰ والی دعا کا وظیفہ شروع کر دیا۔ اس امید پر کہ اللہ تعالیٰ میرے لیے بہتر اسباب پیدا کر دے گا۔ یہ وہ دعا تھی جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس وقت بتائی تھی جب ام سلمیٰ کے شوہر انتقال کر گئے تھے۔ حضرت ام سلمیٰ فرماتی ہیں کہ جب اس دعا کو پڑھتی تو دل میں خیال کرتی کہ مجھے ابو سلمیٰ سے بہتر شوہر کس طرح مل سکتا ہے لیکن اللہ کا ایسا فضل ہوا کہ اس دعا کے طفیل میری شادی آپ سے ہو گئی۔ یہ دعا تھی:

اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِیْ فِیْ مُصِیْبَتِیْ وَاخْلُفْ لِیْ خَیْرًا مِّنْهُ (بخاری)

میں ہر نماز کے بعد تین مرتبہ اس دعا کو پڑھتا اور دکان پر فارغ اوقات میں بھی اس کا ورد جاری رکھتا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں اللہ سے یہ بھی کہتا کہ یا اللہ! بازار والی دکان پر جو گاہک میرے پاس آتے

[illegible]

محمد پہلوان [illegible] کرنے کے بعد ہی اللہ نے اپنا فضل کر دیا۔ پھر سے [illegible]
گئے کہ ریاست [illegible] سال وکالت میں میرے پاس اتنے کام نہیں آتے تھے [illegible]
آج بھی اپنی مشکلات سے نجات اور بہتر اسباب کے لیے اس دعا کو جتنی زیادہ تعداد میں پڑھیں گے [illegible]
جلدی اس کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ میرا تو یہ آزمودہ نسخہ ہے۔

درویش صفت لٹیروں کے کرتوت:

میں آپ کو ایک درویش کا قصہ سناتا ہوں جو میرے ساتھ پیش آیا۔ اس قسم کے [illegible]
آپ کے ارد گرد دھونی مارے بیٹھے ہیں۔ ایک رات کو میں اور میرے دوست حاجی محمد یوسف [illegible]
جلسہ سن کر دیر سے واپس آئے۔ میں اپنے گھر چلا گیا اور سونے کی تیاری کرنے لگا۔ میری بیٹی [illegible]
ملنے کے لیے لاہور سے آئی ہوئی تھی اور قریب ہی چارپائی پر سو رہی تھی اچانک اس کی چیخ [illegible]
اس نے امی جی، امی جی کی آوازیں دینا شروع کر دیں۔ میری اہلیہ بھاگتی ہوئی اس کے پاس [illegible]
ڈرنے کی وجہ پوچھی۔ بچی خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی اور دہشت سے اس کے چہرے کا رنگ [illegible]

تھے لیکن چار ہزار روپے ادھار لینے کے بعد وہ ایک سال تک واپس نہ آئے۔ ایک دن صبح صبح دکان پر آ گئے اور کہنے لگے کہ رقم آپ کو مل گئی ہے؟ میں ان کی بات سن کر حیران ہوا اور "نہیں" میں جواب دیا۔ وہ کہنے لگے کہ میں افغانستان چلا گیا تھا اور جانے سے پہلے ایک طالب علم کے ہاتھ آپ کو رقم بھیج دی تھی۔ اس کے بعد آج ہی واپس آیا ہوں۔ آپ فکر نہ کریں، میں چند دن تک آپ کو بتا دوں گا کہ رقم کس وجہ سے آپ کو نہ مل سکی۔ اس کے بعد وہ دوبارہ مجھے ملنے نہیں آئے۔

پھر دو سال بعد ان کا ایک دوست قاری عبدالستار مجھے ملا۔ میں نے اسے ساری تفصیل سے آگاہ کیا اور انہیں حافظ صاحب کے کرتوت بتائے۔ میری باتیں سن کر قاری صاحب پریشان ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں کوشش کر کے جلد ہی آپ کی رقم واپس دلوا دوں گا لیکن حافظ جی کے سر پر اس لعن طعن کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس کے بعد میں نے مختلف جگہوں پر عامل حافظ صاحب کے خلاف بیانات جاری کرنے شروع کر دیئے۔ میں نے ان کے رشتہ داروں کو اپنا دکھڑا سنایا۔ جب میری جرأت اور "زبان درازی" کی

رپورٹ حافظ صاحب کے پاس پہنچی تو وہ مجبور ہو کر میرے پاس آ گئے۔ انہوں نے

باقی ایک ہزار روپے ایک مہینے بعد دینے کا وعدہ کر کے چلے گئے۔ آج ان کے وعدے کو

ہیں لیکن وہ ابھی تک واپس نہیں آئے۔ میں اسی انتظار میں بیٹھا ہوا ہوں کہ کب حافظ صاحب کا وعدہ پورا ہو اور وہ میری رقم واپس کر دیں۔

اس قسم کے بے شمار درویش صفت لٹیروں نے مجھ سے مختلف بہانوں سے ہزاروں روپے بٹورے۔ اس واقعہ کے بعد میرا اعتماد بہت مجروح ہوا کہ تو بہ تائب ہونے کے باوجود ایک فراڈیا میرے ساتھ ہاتھ کر گیا۔ اب تو بار بار دل میں یہی خیال آتا ہے کہ۔

یا رب یہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں

درویشی بھی عیاری ، سلطانی بھی عیاری

پراسرار علوم کا انسائیکلوپیڈیا
عقل کی حدوں سے ماوراء
حیرت زدہ کر دینے والے پراسرار علوم
کے سائنسی، شرعی اور فطری حقائق پر مبنی
سنسنی خیز انکشافات
مصنف عبید اللہ طارق

روحانی طریقہ علاج کی حقیقت

معروف روحانی معالج سید مزمل حسین شاہ کے انٹرویو
کے علاوہ روحانی طریقہ علاج کے تنقیدی
جائزہ پر مشتمل منفرد تحقیقی مضامین کا مجموعہ

مصنف: عبیداللہ طارق

ادارہ محمد پبلی کیشنز ملتان چونگی [illegible] روڈ لاہور فون: 5435667

پراسرار علوم کا انسائیکلوپیڈیا

عقل کی حدوں سے ماوراء

حیرت زدہ کر دینے والے پراسرار علوم

کے سائنسی، شرعی، اور فطری حقائق پر مبنی

سنسنی خیز انکشافات

سنسنی خیز انکشافات
روحانی طریقہ علاج کی حقیقت

جنات اور جادو
کے سربستہ راز